بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

چراغِ عقیدت

(نعت شریف)

شاذ رمزی

مختصر تعارف

والد	:	بدھوخان
والدہ	:	روح افروز
نام	:	محمداسحاق خان
تخلص	:	شاذ رمزی
پیدائش	:	یکم جنوری 1972ء
مقام	:	قصبہ علی گنج، ضلع بریلی (یوپی)
استاذ	:	حضرت شمس رمزی (مرحوم)
تصنیف	:	چراغِ ادب، چراغِ تصوف، چراغ عقیدت
تصنیف آئندہ	:	چراغِ غزل، چراغِ سخن،
اعجاز	:	مہاراشٹراساہتیہ اردو اکیڈمی ایوارڈ

Shaz Ramzi

Plot 10, Room No. 11, Gate
No.5, Malwani, Malad (W),
Mumbai- 400 095
Call: 8424898170
9867957402

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب	:	چراغِ عقیدت
نوعیت	:	نعت شریف
سرورق کمپوزائز	:	سلیم قاسمی، قاسمی پرنٹرس، ممبئی۔ 3
سن اشاعت	:	بارِاول 2024
ضخامت	:	192 صفحات
تعداد	:	1000
قیمت	:	300/- روپیے
ترتیب وتزین	:	ڈاکٹر غضنفر اقبال
نگران کار	:	رؤف صادق

Charagh-e-Aqeedat

(Naat Sharif)

Shaaz Ramzi

Plot 10, Room No. 11, Gate No.5, Malwani,

Malad (W), Mumbai - 95.

Call: 8424898170 / 867957402

انتساب

آقائے دوجہاں سرکارِ دوعالم

تاجدارِ مدینہ

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

کے نام منسوب

اظہارِ عقیدت

ڈاکٹر میاں میرٹھی

چراغِ عقیدت" شاذ رمزی صاحب کے ذریعے کہی گئیں نعتوں کا ایک وقیع مجموعہ ہے جو آج ہمارے ہاتھوں میں ہے، محبِّ رسول، عاشقِ نبی شاذ رمزی کا شمار برصغیر اور کشورِ ہند کے ممتاز، معروف ومعتبر شعراء میں ہوتا ہے، چراغِ عقیدت نامی مجموعۂ نعت سے قبل موصوف کی دو اور اہم منظوم کتابیں شائع ہوکر مقبولِ خاص و عام ہوچکی ہیں جن میں سے ایک چراغِ ادب (دنیا بھر کی علمی و ادبی شخصیات کا منظوم احاطہ پر مبنی) ہے تو دوسری کو ہم چراغِ تصوّف (اولیا اللہ، خاصانِ خدا اور بزرگانِ دینِ مبین کی حیات و خدمات کا منظوم تذکرہ) کے نام سے جانتے ہیں۔ نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی وصف اور خوبی کے ہیں جب بھی لفظِ نعت بولا یا لکھا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناوستائش اور تعریف وتوصیف مراد ہوتی ہے عربی زبان میں نعت کو مدحِ رسولؐ بھی کہتے ہیں۔ معلوم ہو کہ پیغمبرِ اسلام حضورِ مقبول محمد رسول اللہ ﷺ کے منظوم تذکرے اور نظمی اندازِ بیان کو شعری زبان میں نعت پاک کہتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ نبی آخرالزماںؐ کا اسمِ مبارک محمد ﷺ رکھا اور اس کے معنی" تعریف کے ہیں" اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں بہت سے مقام پر آپ کی تعریف وتوصیف بیان فرمائی ہے قرآنِ مقدس کی یہ چند آیات اِس کی واضح اور زرّیں مثالیں ہیں۔" وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِينَ"(الأنبیاء ۱۰۷)"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ أحزاب ۳۳:۲۱ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الانشراح ۴) نعت گوئی کا آغاز اس کی ابتدا اور شروعات شاعرِ رسول حضرتِ حسان بن ثابت سے ہوئی اِس کے بعد بہت سے صحابہؓ نے نعت کے اشعار کہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کر کے گئے تو قبیلہ انصار کی چھوٹی بچیوں نے آپؐ کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے

ہوئے مدحتِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت جامع استقبالیہ اشعار پڑھے وہ دنیا کی تاریخ میں اہمیت کے حامل ہیں۔ متعدد صحابہ وصحابیات نے آپ کی سیرت وصورت کا منظوم احاطہ فرمایا مگر شاعرِ اسلام حضرتِ حسان بن ثابت کہ جن کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منبر خالی کردیا اور فرمایا" حسان منبر پر آؤ اور نعت سناؤ" اِس سے بڑا اعزاز اور سمّان ایک شاعر کے لئے کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان صحیفوں میں بھی آپ کے خصائل و شمائل بیان فرمائے جنکو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث فرمایا، تورات، انجیل اور زبور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف اسمِ احمد کے ساتھ بیان ہوئی گویا کہ ابوالبشر حضرتِ آدم سے لیکر ابنِ مریم سیدنا حضرت عیسیٰ تک جتنے بھی انبیاء علیہم السلام اِس روئے زمین پر مبعوث فرمائے گئے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے، آپ نبی آخرالزماں احمد مجتبیٰ حضرت محمّد مصطفےٰ ﷺ کی تعریفیں کیں ہیں اور سنیں ہیں، سبحان اللہ۔ نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ سلسلہ جو مداحِ نبی، صحابیِ رسول، شاعرِ اسلام حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے شروع ہوا، صحابہ تابعین اور تبع تابعین سے ہوتا ہوا شیخ سعدی، مولانا رومی، ملّا جامی، حافظ شیرازی، امیر خسرو اور علامہ اقبال تک پہنچ گیا۔ چند فارسیو عربی کے شعراء کرام کے اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

وَأَحسَنُ مِن لَم تَرَ قَطُّ عَینی وَأَجمَلُ مِنكَ لَم تَلِدِ النِساءُ، خُلِقتَ مُبَرَّءً مِن كُلِّ عَیبٍ، أَنَّكَ قَد خُلِقتَ كَما تَشاءُ، حضرتِ حسان بن ثابت

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرْ مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ بعد از خدا بزرگ توئی قِصہ مختصر

وصلی اللہ علی نورٍ کز وشد نور ہا پیدا زمیں با حُبِّ اُو ساکن فلک در عشق اُو شیدا

محمد احمد و محمود، وے را خالقش بستود   از و شد جودِ ہر موجود، و ز و شد دیدہا بینا

مولانا جامی

بلغ العُلیٰ بکمالہ   کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حَسُنت جمیعُ خصالہ   صَلّو اعلیہ وآلہ

شیخ سعدی

سکۂ شاہان ہمی گردد   دگر سکۂ احمدؐ ببین تا مستقر
از درم ہا نام شاہان برکنند   نامِ احمدؐ تا ابد برمی زنند

مولانا رومی

خواخود میرِ مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمدؐ شمعِ محفل بود، شب جائے کہ من بودم

تُوغنی از ہر دو عالم من فقیر   روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
گر تومی بینی حسابم ناگزیر   از نگاہِ مصطفیٰؐ پنہاں بگیر

امیر خسرو

کی محمدؐ سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں   یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

علامہ اقبالؒ

آج بھی عشقِ رسول ﷺ سے سرشار لاتعداد شعراء اِس حسّاس ترین صنفِ سخن میں طبع آزمائی کی ہے ان میں سے کچھ مشہور و مقبول شعراء حضرات کے اسمائے گرامی یوں ہیں میر، نظیر، شوق و ذوق، مؤمن وولی، غالب و داغ، اقبال و حالی، مصحفی و انیس، جوش و جگر، اسماعیل میرٹھی، فیض و فراز حضرتِ خواجہ معین الدین چشتی، امیر خسرو، مولانا حالی، محمد علی جوہر، علامہ اقبال، امیر مینائی، محسن کاکوروی، جگر مرادابادی، مولانا قاسم نانوتوی، مولانا احمد

رضا خان بریلوی، قاری طیب قاسمی، حفیظ میرٹھی، ابوالاثر حفیظ جالندھری، ماہر القادری، شکیل بدایونی، نشور واحدی، عامر عثمانی، قمر عثمانی، تسنیم فاروقی، جلیل مانک پوری، رئیس نعمانی، امجد حیدرآبادی، ظفر علی خان علیگ، مظفر وارثی، اعجاز رحمانی، ابوالمجاہد زاہد، اے ایم گلزار قاسمی، احمد میرٹھی، فضا ابن فیضی، ذوق کیفی، حق کانپوری، کوثر نیازی، مخمور دہلوی، مہدی پرتاپگڑھی، راز الہ آبادی، گوہر عثمانی، شاذ رمزی، میاں میرٹھی وغیرہ۔ مولانا سید ابوالحسن علی میاں حسنی ندوی ایک جگہ لکھتے ہیں: ''نعت گوئی، عشقِ رسول اور شوقِ مدینہ ہندوستانی شعرا کا محبوب موضوع رہا ہے اور فارسی شاعری کے بعد سب سے بہتر اور سب سے مؤثر نعتیں اردو ہی میں ملتی ہیں''۔ (کاروانِ مدینہ، مجلس تحقیقات و نشریاتِ اسلام، ندوہ، لکھنؤ) نعت شریف ﷺ فنِ شاعری میں نہایت پاکیزہ اور بیحد مشکل ترین صنفِ سخن ہے جو انسانوں کی سماعتوں اور ذہن و فکر کو متاثر کرتی ہے جو حضورؐ سے وابستگی اور عشق محبّت کے نتیجے میں حضرتِ حق تعالیٰ جلّ مجدہ کی طرف سے تخلیق پاتی ہے، اسی لئے کامیاب نعت وہی انسان کہہ سکتا ہے جو حبّ رسولؐ میں سرشار ہو اور عرفان و آگہی بھی رکھتا ہو۔ نعت و مدحتِ رسولؐ کو صفحۂ قرطاس پر جلوہ طراز کرنے کے لئے عقیدے کی پختگی کا ہونا شرط ہے جب قرآن مقدس میں شاعروں کی مذمت ہوئی تو دربارِ رسول ﷺ کے شعراء حضرتِ حسان بن ثابت، حضرتِ عبداللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک روتے ہوئے دربارِ نبیؐ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ شاعروں کی تو یہ گت بنی اور ہم بھی شاعر ہیں تو آپ نے فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو، مومن جس طرح اپنی جان سے جہاد کرتا ہے اپنی زبان سے بھی جہاد کرتا ہے، واللہ تم لوگوں کے اشعار تو انہیں مجاہدین کے تیروں کی طرح چھید ڈالتے ہیں بخاری نے حضرتِ عائشہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد نبوی کے اندر منبر رکھوا دیتے تھے جس پر وہ کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فخریہ یا دفاعیہ کلام پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اللہ روح القدس سے حسان کی مدد کراتا ہے، جب تک

رسولِ خدا کے لئے حسان دفاع کرتا ہے۔(تفسیرِ مظہری اردو ۲۲۰/ ۹)" حضرتِ ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت کا حامل ہوتے ہیں (رواہ البخاری ۹۰۸/ ۲) ابی الصلت بھی جزیرۃ العرب کا ایک مشہور اور با کمال شاعر تھا، اس کا تعلق ثقیف سے تھا بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے عہدِ جاہلیت میں اہلِ کتاب سے دین سیکھا تھا اور وہ دینداری کی باتیں کرتا تھا حشر ونشر اور جدت کے دن پر بھی عقیدہ رکھتا تھا، اس کے اشعار علم وحکمت، ادب اور پند ونصائح سے پر اور لبریز ہوتے تھے، چنانچہ حضورِ اکرم محمد ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا تھا کہ" اس کے اشعار سے ایمان جھلکتا ہے اگرچہ اس کا دل کفر میں مبتلا رہا" بہرحال مزکورہ بالا احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ جو اشعار علم وحکمت اور پند ونصائح پر مشتمل ہوں ان کا سننا مسنون ہے اگرچہ ان اشعار کا کہنے والا غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔غیر مسلم شعراء کے نعتیہ اشعار بطور ثبوت پیش خدمت ہیں

عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں　　بس مسلماں کا محمد پہ اجارہ تو نہیں

کنور مہندر سنگھ بیدی سحر

دیکھے تو کوئی گنبدِ خضریٰ کی تجلّی　　اِک نور ہے جو فرش سے تا عرشِ بریں ہے

ڈاکٹر دھرمیندر ناتھ

ہندو ہوں بہت دور ہوں اسلام سے لیکن　　مجھ کو بھی محمدؐ کی شفاعت پہ یقیں ہے

برج ناتھ پرساد مخمور لکھنوی

جہاں میں کتنے رسول آئے مگر نہ آیا عظیم تم سا　　فہیم تم سا، علیم تم سا، نعیم تم سا حکیم تم سا

دیا نند سکسینہ خنجر قنوجی

گمراہ مجھ کو عیش کوئی کر سکے گا کیا　　روشن ہے دل میں شمعِ عقیدت رسولؐ کی

ذکر، سرکارِ دو عالم کا سنا تھا اِک دن　　عمر بھر میرے خیالات سے خوشبو آئی

مہندر ناتھ اشک نجیب آبادی

کیوں نہ ہو فخر یہ توقیر ہے کیا کم ہمدم　　بخش دی نعت کی جاگیر نبیؐ نے مجھ کو

گوری پرساد ہمدم*

سلام اس ذاتِ اقدس پر سلام اس فخرِ دوراں پر　　ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکاں پر

جگن ناتھ آزاد*

تیری معراج، محمدؐ تو ہے قربِ معبود　　میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

کرشن بہاری نور*

حضورِ مقبول محمد ﷺ کی عقیدت و محبّت کا رنگ نجانے کس انسان پر چڑھ جائے اس کا اندازہ لگانا بیحد دشوار اور نہایت مشکل کام ہے کیونکہ نبی آخر الزماں صل اللہ علیہ وسلم کی عقیدت ومحبت کا دائرہ بہت ہی وسیع اور کشادہ ہے صاحبِ کتاب شاذ رمزی نے اِس مکمل نعت میں اِن ہی سب باتوں کو بیحد خوبصورتی اور نہایت دلکشی کے ساتھ نظم کرنے کی سعادت حاصل فرمائی ہے۔

فقط ایسا نہیں کوئی سخنور نعت پڑھتا ہے		یہ دریا نعت پڑھتا ہے سمندر نعت پڑھتا ہے
نبیؐ کے عشق کا دیکھو عجب عالم ہے دنیا میں		پرندے چہچہاتے ہیں کبوتر نعت پڑھتا ہے
کبھی پروانے کا عشقِ حقیقی سوچ کر دیکھو		کسی شمعِ فروزاں پر وہ جل کر نعت پڑھتا ہے
کوئی پیسہ کماتا ہے وسیلہ نعت کا لے کر		کوئی تنہائی میں بیٹھا قلندر نعت پڑھتا ہے
جہاں کچھ دیر کو آقا مرے تشریف رکھتے تھے		وہی اِک پیڑ ہے اب بھی تناور نعت پڑھتا ہے
جسے پاگل سمجھتے ہو جسے کہتے ہو دیوانہ		خرد کی حد سے وہ باہر نکل کر نعت پڑھتا ہے
تصوّر میں مِرے آقا مِرے گھر شاذ جب آئے		مجھے ایسا لگا جیسے مِرا گھر نعت پڑھتا ہے

شاذ رمزی

نعت کہنے والے کو جہاں فنی لوازمات، نکات و باریکی، رموز و اسرار کا علم ہونا ضروری ہوتا ہے وہیں یہ خیال رکھنا بھی اشد ضروری ہے کہ یہ نازک اور حساس ترین صنف سخن افراط وتفریط سے مبرا اور پاک ہو آج کل دیکھا جا رہا ہے کہ بہت سے نعت گو نعت کے نام پر نہ جانے کیا کیا اور کہاں کہاں کی باتیں نظم کر دیتے ہیں یہ نعت کا درست اور صحیح حق نہیں ہے ۔نعت ہو تو پھر خالص نبی آخر الزمان صل اللہ علیہ وسلم کی سیرت وصورت نیز حیاتِ طیبہ کا منظوم تذکرہ ہی ہونا چاہئے ۔شاذ رمزی نے نعت کو نعت کے فریم میں لکھ کر نہایت جامع اور معتبر نعتیہ کلام کا یہ مجموعہ" چراغِ عقیدت" کے نام سے ترتیب دیا ہے جس میں افراط وتفریط کی آلودگی سے پاک وصاف بالکل درست وصحیح نعتوں کو تخلیق کر کے کتابی شکل عطا فرمائی ہے جو کہ لائقِ تحسین، قابلِ ستائش نیز بہت ہی عظیم کارِ خیر ہے ۔نعت خواں حضرات اور طلباء وطالبات کے لئے یہ نعت و مدحتِ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کا مرصع و مسجع، جامع و وقیع مجموعہ نہایت مفید وکارآمد ثابت ہوگا کیونکہ دینی مدارس اور اسلامک یونیورسٹیز کی کانفرنس، دینی اجلاس و دیگر محفلوں اور انجمنوں میں طلباء وطالبات کو اس سے واسطہ اور سابقہ پڑتا رہتا ہے لہذا نسلِ نو کی آبیاری، اصلاح وتربیت کے لئے بھی ایسے نعت کے مجموعے نہایت ضروری ہیں، ربّ قبلہ وکعبہ خالقِ کائنات اللہ تبارک وتعالیٰ نعتِ نبی آخر الزماں ﷺ کے اِس ضخیم مجموعے کو مقبول ومبرور فرما کر شاعر کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے ۔(آمین یا ربّ العالمین) نبیؐ کی رحمۃ اللعالمین، عیاں ہے سیرت وصوت سے گویا

☆☆☆

شیدائے رسولؐ: شاؔذ رمزی

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ! قمر الدین قمرؔ

حضرت عبدالرزاق بہ روایت حضرت جابر بن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بلاواسطہ اپنے حبیب محمد ﷺ کا نور پیدا کیا۔ پھر اسی نور کو خلق عالم کا واسطہ بنایا۔عالم ارواح میں ہی اس نور سراپا کو وصفِ نبوت سے سرفراز کیا۔آقاؐ فرماتے ہیں، وَ آدم بینا الروح والجسد ۔یعنی میں اس وقت نبی تھا جب کہ آدم کی روح نے جسم سے تعلق نہ پکڑا تھا۔ بعد ازاں اسی عالم میں اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء علیہم السلام کی روحوں سے عہد لیا۔ وَ اِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ النَّبِیّٖنَ (آلِ عمران) ترجمہ اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا۔صراط الجنان فی تفسیر القرآن کے مطابق حضرت علی نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک وعدہ لیا اور انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر ان کی حیات میں سرور کائنات مبعوث ہوں تو آپؐ پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد ونصرت کریں۔اس اقرار اور آپ ﷺ کے فیضان سے ان انبیائے کرام میں وہ وہ لیاقت آئی کہ دنیا میں اپنے اپنے وقت میں ان کو منصب نبوت عطا ہوا اور ان سے معجزات ظہور میں آئے ۔

اس آیت مبارکہ سے حضور اکرم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے کہ، آپ کی شان میں اللہ رب العزت نے محفل قائم کی، خود عظمت مصطفی بیان کیا، آپ کی عظمت بیان کرنے کے لیے مقدس ترین انبیائے کرام کو منتخب فرمایا، اور کائنات کے وجود میں آنے سے پہلے حضور اقدس کا ذکر جاری ہوا۔یعنی آپ کی ثنا خوانی کا رواج روز میثاق سے ہی جاری وساری رہا ہے۔ پھر حضرت عبدالمطلب نے آپ کی شان میں نعت کہی، آپ کی والدہ بی بی آمنہ نے بھی آپ کی شان میں متعدد اشعار کہے ہیں ۔تبع بن تمیری اور ورقہ بن نوفل نے پہلا باقائدہ نعتیہ قصیدہ

کہا۔ مدینہ میں تشریف آوری کے موقع پر قبیلہ او نجار کی بچیوں نے سب سے پہلے طلع البدر علینا والے اشعار پڑھے جو آج بھی مشہور ہیں۔ صحابہ میں حسان بن ثابت اسود بن سریع عبد اللہ بن رواحہ، عامر بن اکوع" ،عباس بن عبدالمطلب کعب بن زبیر نابغہ جعدی جیسے بے شمار شعرائے کرام نے نعتیں کہی ہیں۔

ٹھیک اسی طرح عربی و فاری کے بے شمار شعرائے کرام نے اللہ اور رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے آپ کی شان میں نعتیں کہتے رہے ہیں۔ برصغیر میں بے حساب صوفیائے کرام اور اردو شعراء نے نعت کو نیا آہنگ دیا ہے۔ عہدِ حاضر میں بھی ایسے شعراء بکثرت پائے جاتے ہیں، جنہوں نے عشق رسول کے اتھاہ سمندر میں ڈوب کر نہ صرف عقیدت کے سانچے موتی چن کر لائے ہیں بلکہ ارادت مندی کے مضبوط دھاگے میں پرو کر نعتوں کی خوشنما مالائیں آپ کے حضور میں پیش کی ہیں۔ ایسے ہی شعراء میں عاشق رسول شاذ رمزی بھی ایک ہیں۔ آپ کا تعلق علی گنج ضلع بریلی سے ہے جہاں علمی وادبی فصلیں لہلاتی رہی ہیں حمدوں اور نعتوں کے گلشن اپنی رنگینیاں بکھیر رہے ہیں تو یہاں کے معتبر شعراء، علماء اور صوفیائے کرام کی کہی ہوئی نعتوں نے ساری دنیا کو نکہت آمیز کر رکھا ہے۔ شاذ صاحب کی ذات گونا گوں عطریات کا مجموعہ ہے۔ ان کی شاعری کے مجموعے چراغ ادب اور چراغ تصوف معظم شہود پر جلوہ گر ہو چکے ہیں۔ چراغ ادب میں اردو دنیا کے معروف فنکاروں اور اہم شخصیات پر کہی گئی توصیفی نظمیں خوشبو پھیلا رہی ہیں۔

ان کی دوسری تصنیف" چراغ تصوف بھی ایک بلند پایہ تصنیف ثابت ہوئی ہے۔ اس لیے کہ اس میں ایسے ایسے تبرکات موجود ہیں جن کے دیکھنے سے آنکھوں کی روشنی دوبالا ہو جاتی ہے۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے دامن کو امہات المومنین، اہل بیت اطہار، خلفائے راشدین، اولیائے عظام اور المائے کرام کی مختصری منظوم سوانح حیات کے

مہکتے شگوفوں سے سجایا گیا ہے۔

ایک مدت سے شاذ صاحب کا دل نعت گوئی کی طرف مائل رہا ہے حضور اکرم کی محبت ان کے دل میں ہمہ وقت موجزن رہی ہے۔ ان کے دل کے نہاں خانوں میں عشق رسول کی امواج ٹھاٹھیں مارتی رہی ہیں، جس کے نتیجہ میں نعتیہ کلام کا نزول ہوتا رہا ہے۔ زیر نظر نعتیہ مجموعہ چراغ عقیدت اپنی خصوصیت اور مضامین کے اعتبار سے ایک قابل قدر مجموعہ ہے۔ اس مجموعے میں حمد باری تعالی کے بعد بحر رمل مثمن مشکول مسکن اور مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن کے اوزان پر کہی گئی پہلی نعت ہی ایسی ہے جس میں سوز عشق کی دہکتی ہوئی آنچ موجود ہے۔

افضل ہے ہر بشر سے درجہ مرے نبی کا
ہر اک نبی ہوا ہے شیدا مرے نبیؐ کا

اسی طرح کے بے شمار ایسے اشعار پائے جاتے ہیں جو شاذ صاحب کے عشق رسول کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ شریعت اور احکام شریعت پر کار بند ہوتے ہوئے شاذ صاحب نے موثر انداز میں نعت کے مضامین باندھے ہیں۔ ان کی نعتوں کی ردیفیں خاص طور سے قابل ذکر ہیں جو قاری کو ایک مخصوص کیفیت میں ڈال دیتی ہیں۔ چند ردیفیں ملاحظہ کیجئے کملی رسول کی یا رسول اللہ رسول عربی اور مدینے میں وغیرہ۔ ایک اور نعت میں درود شریف کے گنگنانے کی تلقین کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

جب درود اپنے ہونٹوں پر گنگناؤ گے
اک مکان جنت میں اپنا تم بناؤ گے

شاذ جب کے ہاں ذات رسولؐ سے منسلک واقعات و معجزات رسول، درجات و اوصاف اور مراتب نبوی جا بجا پائے جاتے ہیں۔ آپ کی نعتیہ شاعری میں وہ تمام موضوعات

سموئے ہوئے ہیں جن کا تعلق ذات رسالت مآب سے بے انتہا محبت، آپ کے شہر سے محبت، آپ کے اصحاب اور اہل بیت عظام سے محبت پائی جاتی ہے تو کہیں مدینے سے دوری کی کیفیات بھی ملتی ہیں اور روضہ اقدس پر حاضری کی تمنا بھی موجزن ہے۔ یہاں دو شعر درج ہیں جن میں معجزہ نبی اور واقع معراج کی تلمیح کی گئی ہے۔ بحر ہزج مثمن سالم، مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن کے اوزان پر یہ دونوں شعر ملاحظہ فرمائیں۔

ہوا واپس وہ ظالم مومنو شرمندگی لے کر
نبی ؐ کی آزمائش کو جو آیا کنکری لے کر
مرے آقا کے تلوؤں سے وہ اپنی آنکھیں ملتا ہے
زمیں ہے جو اترتا ہے خدا تیری وحی لے کر

جس کے دل میں نبی کی محبت ہو جس کی زبان پر ہمہ وقت نام رسول ہوتا ہو وہ ایک سچا امتی کہلاتا ہے۔ جس دماغ میں نعت کہنے کی جستجو اور جذبہ ہو وہ اللہ کے حضور گڑ گڑا کر دعا کرتا ہے۔ کہ اے پروردگار مجھے تیرے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ کی شان میں نعت کہنے اور ہمیشہ آپ کے ذکر میں مشغول رہنے کی توفیق عطا کر دے، تا کہ میری عقبیٰ سنور جائے۔ انہیں مقدس آرزوؤں کے پیش نظر شاذ صاحب نے مترنم بحر ہزج مثمن سالم، مفامیلای مفامیلان مفاعیلن مفاعیلی کے اوزان پر یہ شعر کہتے ہیں، ملاحظہ کریں۔

خدا توفیق دے مجھ کو کہ یہ دن رات میں لکھوں
کروں میں ذکر بس ان کا انہیں کی بات میں لکھوں

بحر رمل مثمن محذوف اور مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن کے اوزان پر نہایت عمدہ شعر دیکھئے۔

اک منور چاند کی ہے چاندنی سب سے الگ
اور محمد مصطفیٰ کی زندگی سب سے الگ

یہ ایک ایسی نعت ہے جس کے ہر شعر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات قدس کو نادر و نایاب کیا گیا ہے۔ یعنی مقام و مرتبہ کے لحاظ سے آقائے نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ کو مخصوص مانا گیا ہے، کیوں نہ ہو ہمارے آقا اعلیٰ و اولی مقام پر فائز ہیں۔ یہاں پر تمثیل یا سراپائے ممدوح شاعر کے تخیلات و تصورات نہ صرف براہ راست تعلق ہی رکھتے ہیں، بلکہ شعر کے دوران ایک واضح تشبیہ ابھر کر سامنے آتی ہے۔ جو ہر شاعر کی شاعری میں پائی جاتی ہے، کسی نے انبیائے کرام کو کہکشاں اور رسول اکرم کو چاند سے تشبیہ دی ہے تو کسی نے شمس الضحیٰ کسی نے بدر الدجیٰ کہا ہے۔ یہ لفظوں کے خوبصورت دروبست سے بھرنے والی وہ تشبیہات ہوتی ہیں جو واضح طور پر قاری تک پہنچتی ہیں۔ یہاں شاذ صاحب کے احساسات قدرے جداگانہ و ندرت طرازی کے حامل ہیں کہ انہوں نے چاند اور پھول جیسی تشبیہات دے کر اپنے آپ کو مطمئن کر لیا ہے۔ جو قابل سراہنا ہے۔

رضائے الٰہی رضائے محمد کا خلاصہ شاذ صاحب نے سہل ممتنع میں اس طرح کیا ہے کہ کم سے کم علم رکھنے والا شخص حضور اکرم کے مرتبہ سے با آسانی واقف ہو جاتا ہے اور آپ کی رضا کا خواہاں و جویاں ہو جاتا ہے۔ بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف، اوزان مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن پر کہے گئے شعر کا انداز تکلم ملاحظہ ہو

ان کے لیے خدا کی کوئی شرط ہی نہیں
آقا کی جو رضا ہے وہ رب کو قبول ہے

ایک اور شعر پر نظر ٹھہر جاتی ہے، جس کا مرکزی خیال تاریخ کا سب سے عظیم الشان سب سے حیرت افروز معجزہ ہے۔ اس موضوع پر ہر فنکار نے نہ صرف قلم اٹھایا ہے بلکہ بر صاحب فن نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس پر سیکڑوں اشعار کہے ہیں، شاید ہی کسی دوسرے موضوع پر اتنا ضخیم سرمایہ کلام موجود ہو۔ شاذ صاحب نے بھی اس موضوع سے اپنی شاعری کو زینت بخشی ہے۔ سہل ممتنع میں کہا گیا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

دونوں جہاں بنے ہیں محمد کے واسطے
قرآن نے صاف صاف یہ اعلان کر دیا

شاذؔ صاحب اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ ادب میں عمدہ اور صحت مند شاعری کے لیے اچھے جذبات و پاکیزہ خیالات کی فراوانی ضروری ہے۔ یہ بھی جانتے ہیں کہ فکر وخیال کا منبع دماغ ہے اور واردات و جذبات کا مرکز دل ہے۔قلب و ذہین کے درمیان اگر اعتدال و تعاون کارفرما ہو تو ادبی قدروں کا فروغ مسلم ہے۔اصناف سخن میں صرف نعت ہی ایک ایسی صنف ہے جس کی ارجمندی نیز ترفع و تقدس مسلم الثبوت ہوتا ہے، اس لیے کہ اللہ پاک اپنے محبوب سے فرماتا ہے کہ ورفعنا لک ذکرک لہٰذا جس پیرائے میں آپ کا ذکر ہو گا وہ اعلیٰ وارفع ہوتا ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ اللہ کی توفیق کے بنا کوئی اچھا کام نہیں ہو سکتا۔

اسی لیے شاذ رمزی صاحب کہتے ہیں کہ۔

بنا ان کی رضا کے نعت کوئی لکھ نہیں سکتا
اشارے پر انہیں کے تو قلم میرا یہ چلتا ہے

مجموعی طور پر شاذ صاحب کی یہ کاوش نہ صرف قابل سراہنا ہی ہے بلکہ لائق صد تحسین بھی ہے۔اس لیے کہ ندرت مضامین، پرواز خیال، تازہ کار تشبیہات، نادر استعارات کے ساتھ ساتھ عشق و عقیدت کی فراوانی لب ولہجہ کی سادگی و سنجیدگی کے لوازمات سے یہ مجموعہ ایک شاداب چمن اور سدا بہار گلزار کی تصویر پیش کرتا ہے۔ دعا ہے کہ اس کے خالق شاذ رمزی کو حضور اکرم کی خوشنودی حاصل ہو اور اللہ رب العزت ان کی عقیدت بھری اس نگارش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین۔

☆☆☆

شاذؔ رمزی اور نعت گوئی

شعور اعظمی

نعت عربی زبان کا لفظ ہے جو توصیف و تمجید کا مترادف ہے۔لیکن ہماری زبان میں ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نعت کہتے ہیں۔ یہ واضح کرنا بھی ضروری ہے کہ نعت کا اطلاق صرف نظم پر ہوتا ہے۔نثری تعریفوں کو" سیرت" کہتے ہیں۔

کتبِ سماویہ میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے۔توریت میں تو لفظ نعت بھی موجود ہے۔ چونکہ عربی زبان میں کچھ الفاظ متضاد معنی والے ہوتے ہیں۔ جیسے مولا بمعنی آقا اور غلام، توّاب بمعنی توبہ قبول کرنے والا اور توبہ کرنے والا، راعی بمعنی رعایت کرنے والا، اور چرواہا دشمنان اسلام جب اس طرح کے الفظ میں مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے تو انہیں" نعت السوء" کہا جاتا تھا۔

آمدم برسرِ مطلب کہ مدح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نعت کہتے ہیں جس کی جمع نعوت (ن ع و ت) ہے۔نعت کہنے والے کو ناعت کہتے ہیں۔جس کی جمع ناعتین اور ناعتون ہے۔نعت گوئی کے عمل کو انتقات کہتے چونکہ موضوع نعت، ذات رسول کریم ہے اس لئے"منعت" لفظ ہوئے بھی غیر مستعمل ہے۔

اتنی گفتگو کے بعد تین ذہن میں دو سوالات آتے ہیں۔

(1) پہلا نعت گو کون؟ (2) اردو میں نعت گوئی کی روایت، پہلا نعت گو کون؟

ناعتین ہیں اولیت مربیان رسول کریم ہی کو حاصل ہو گئی یعنی کی (1) آمنہ بنت وہب (2) جناب عبداللہ (3) جناب ابوطالب (4) جناب حمزہ۔

مائیں اپنے بیٹوں کو چندا، تارہ، پھول وغیرہ کہہ کے انہیں محظوظ کرتی ہیں اس لئے قرینِ قیاس ہے کہ جناب آمنہ نے سب سے پہلے نعتیہ انداز اپنایا ہوگا۔

ان کے سوانح سے پتہ چلتا ہے کہ وہ شاعرہ بھی تھیں۔ خاندان کے بزرگ بچوں کو گود میں لے کر ان سے گفتگو کرتے ہی ہیں، اس طرح جناب عبدالمطلب اور حضرت حمزہ وغیرہ کی زبان سے بھی نعتیہ کلمات نکلے ہوں گے۔

تاریخ اسلام نے حضرت ابو طالب کے اشعار کا بڑا حصہ محفوظ کیا ہے اس لئے مشاہیر ادب حضرت ابو طالب کو ناعِت اول قرار دیا ہے۔

اردو زبان میں ہر صنف سخن کی طرح ابتدائے انعات (ان ت ع ا ت) دکن ہی سے ہوتی ہے۔ اردو کے پہلے صاحبِ دیوان شاعر قلی قطب شاہ کے کلام میں نعت پائی جاتی ہے۔

اس سلسلے کی آخری بات یہ ہے کہ عہدِ قدیم میں خانوادۂ رسول اور اصحابِ رسولؐ کی تعریف کو بھی نعت کہہ دیا کرتے تھے جیسا کہ اس شعر سے ظاہر ہے۔

حمد ایزد واجب است وہم درود مصطفیٰ
نعتِ آلِ پاک وہم یاران آں خیر الوریٰ

علوی رامپوری

(بحوالہ العلم نعت خیر المرسلین)

لیکن فی زمانناٗ، دیگر بزرگانِ دین کی تعریف کو منقبت کہتے ہیں۔

لگے ہاتھوں اس لزام کا دفعیہ بھی ہو جائے کہ ہماری نعتوں میں مبالغہ آرائی بہت ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وما تشاؤن، ماینطق، مارمیت کی روشنی میں مبالغہ تو کچھ نہیں رہا سوائے اس کے کہ حضور رحمۃ اللعالمین ہی نہیں الہ العالمین بھی ہیں (معاذ اللہ) اور یہ آج تک کسی ناعت نے نہیں کہا لیکن یہ کہنے میں حرج نہیں۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ   بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

غزل کہنے کے لئے دو چار سو الفاظ کا علم بھی کافی ہے مگر اچھی نعت کہنے کے لئے حدیث و قرآن سے واقفیت بھی ضروری ہے۔

آیئے! اب یہ دیکھیں کہ شاذؔ رمزی صاحب اس صنفِ سخن میں کتنے کامیاب ہیں۔

چونکہ شاذ رمزی صاحب صوفیہ کے سلسلۂ ثقلینیہ سے بیعت ہیں عملاً صوفی نہ سہی صوفی منش ضرور ہیں، اس لئے ان کے کلام میں عشق کا والہانہ پن فطری ہے یقیناً اپنے مرشد کی باتیں ان کی رہنما ہوں گی اس لئے فقہی بے اعتدالیوں کا گزر نہیں ہوگا۔

زیرِ نظر مجموعہ "چراغِ عقیدت" ان کی نعتوں کا مجموعہ ہے جس کی ابتداء حمد باری تعالیٰ سے ہوئی ہے۔

ہر ایک شئے میں وہی جلوہ گر جہاں دیکھو
پہاڑ اس کے وہ جنگل نکھار دیتا ہے

مذکورہ بالا شعر میں ہمہ اوست اور ہمہ از اوست دونوں کے جلوے نظر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ نعتوں پر مبالغہ آرائی کا الزام لگانے والوں کی لب بستگی کا ساماں بھی۔

معراج کی شب یہ خدا پیار سے بولا
محبوب چلے آؤ یہ گھر آپ کا گھر ہے

اُدنُ منی کی دلکش تکرار کے پسِ منظر میں اس شعر کا حظ اٹھایئے کہ

خدائے لامکاں منزل قوسین پر اپنے محبوب سے کتنی چاہت سے کہہ رہا ہے اسے اپنا ہی گھر سمجھئے، واجب الوجود کے محبوب کی تعریف کی اک حد ممکن یہ بھی ہے۔

ہجرت میں علی کہتے ہیں میں چین سے سویا
ضامن ہیں نبی میرے تو کس بات کا ڈر ہے

شب ہجرت کی روایت ہے کہ رسول کریم نے اپنی امانتیں حضرت علی کے سپرد کیں تو علی نے سجدہ شکر ادا کیا۔ عام عقل سوچ سکتی ہے کہ صبح جب زندہ وسلامت اٹھتے تو سجدہ شکر ادا کرتے۔ لیکن یہ منزل یقین علی تھی کی امانتیں دی ہیں تو اٹھیں، لوٹانا بھی ہے یعنی کہ یہ فعل نبی (امانت کی سپردگی) میری حیات کا ضامن ہے۔

شاذؔ رمزی نعت ومنقبت کی صورت میں عقبیٰ سنوارنے کی عملی تعلیم دیتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

نبی کے عشق کا اک جام جس نے پی لیا دل سے
اسے کچھ خوف دنیا کا نہ وہ دوزخ سے ڈرتا ہے
جب درود ہونٹوں پر اپنے گنگناؤ گے
اک مکان جنت میں اپنا تم بناؤ گے

اختتامیہ کے طور پر عرض کردوں کہ جسے محمدؐ کہا جاتا ہے، جس کا مداح خود خدا ہے، عام انسان اس کی تعریف کا حق ادا تو نہیں کرسکتا لیکن یہ دعا تو مانگ سکتا ہے۔

یا خدا یہ رات دن نعت نبی لکھتا رہے
شاذؔ رمزی کو عطا کر بیخودی سب سے الگ

☆☆☆

اظہار تشکر

سب سے پہلے تو میں مشکور وممنون ہوں اس عظیم المرتبت شخصیت کا جس کے آگے لفظ شکریہ حقیر وفقیر نظر آتا ہے میں بات کر رہا ہوں منفرد مقام وشخصیت رکھنے والے ہمارے علاقے (مالونی ملاڈ ویسٹ ممبئی) کی قادری مسجد کے نوجوان امام ہیں محترم مفتی محمد اقرار ثقافی صاحب قبلہ (فاضل از: رالہند جامعہ مرکز الثقافۃ السنیہ کیرلا) جنہوں نے جواں سالی میں بزرگی کا لبادہ زیب تن کیا ہوا ہے ہر طرح کے دینی وملی مسائل میں بلا تاخیر خوشروی کے ساتھ پیش پیش رہتے ہیں سلام ہے ان والدین کی عظمت پر جنہیں اللہ رب العزت نے ایسا ہونہار لائق وفائق بیٹا عطا کیا ہے۔ اس خاکسار نے بھی اپنی کتاب چراغ عقیدت میں آپ سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ اور آپ نے بھی انتہائی فراخدلی اور خشوع وخضوع کے ساتھ اپنی علمی وعملی بصیرت و بصارت کا بھرپور تعاون کیا اور شرعی ذمےداری لیتے ہوئے پوری کتاب کا بہ نظر غرونہ صرف مطالعہ کیا ہے بلکہ اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازہ ہے میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب کے صدقے وطفیل ممدوح کے درجات واقبال بلند وبالا فرمائے۔ آمین! انکے علاوہ شعراء حضرات میں محترم رؤف صادق صاحب، حبیب الہ آبادی صاحب، یوسف یلغار صاحب، یوسف دیوان صاحب، اکرم نگینوی صاحب، فرحت اللہ خاں فرحت صاحب خمار دہلوی صاحب، میاں میرٹھی صاحب، منیر ہمدم صاحب، سیف سحری صاحب، جگر نوگانوی صاح، صدف برنی صاحب، اقبال ہنر مسعودی صاحب، جاوید مشیری صاحب، حسن لکھیم پوری صاحب، شرف نانپاروی صاحب، نور ککرالوی صاحب اسرار نسیمی صاحب، بلال راز صاحب، راغب ککرالوی صاحب، مختار تلہری صاحب، یوسف رانا صاحب، ڈاکٹر غضنفر اقبال صاحب، اظہار کریم صاحب، پرویز اختر صاحب نسیم فائق صاحب، عبدالجبار شارب صاحب، مسعود حساس صاحب، افسر رضا صاحب، صادق کرمانی صاحب، زینت جمشید پوری صاحبہ، ریحانہ شاہین صاحبہ، ثمینہ نعیم میاں صاحبہ، کا صمیم قلب سے مشکور وممنون ہوں آپ سبھی کی دعاؤں اور حوصلہ افزائی سے "چراغ عقیدت" منظر عام پر آئی ہے۔ جزاک اللہ خیر

شاذرمزی

اپنی بات

حضرت سید المرسلین رحمتہ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت وتعریف وتوصیف اور مدح سرائی کو نعت کہتے ہیں! جہاں تک میں سمجھتا ہوں تو اس ذات اقدس کی تعریف وتوصیف کو کوئی بیان کر ہی نہیں سکتا ہے جسکی تعریف وتوصیف خود اللہ تبارک وتعالیٰ کرتا ہے! میری نظر میں پورا قرآن کریم مجموعۂ نعت اور ضابطۂ حیات ہے جسکے ہر ایک پارے میں اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب کی تعریف وتوصیف کرتا نظر آرہا ہے! جس ذات اطہر کی بڑائی کا ذمہ خود قرآن نے لے لیا ہے تو پھر اس ذات عالی کی تعریف کوئی شاعر یا سخنور کیسے اور کہاں تک کرسکتا ہے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ کوئی بشر رسولِ برحق کی ثنا خوانی کا حق ادا کر سکے! مگر اسکے باوجود حضرتِ حسان جامی بن ثابت سے لیکر راقم الحروف تک بیشمار شعراء واُدبی نے نعتیں کہی ہیں کہہ رہے ہیں اور کہتے رہیں گے ان شاء اللہ عزوجل۔! اس میں کوئی شک نہیں کہ نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے یہ مقولہ ہم سب اپنے بزرگوں سے چلے آئے ہیں جو واقعی درست بھی ہے! جب بھی کوئی شاعر صنف نعت پر قلم اٹھاتا ہے تو اسکا صرف اور صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ پتہ نہیں میرے قلم سے نکلی ہوئی کون سی نعت کون سا شعر کون سا مصرع کون سا لفظ یا مفہوم بارگاہ رسالت مآب میں مقبولیت کا شرف حاصل کر جائے اور میری نجات ہو جائے! خاکسار نے بھی اسی توقع پر قلم اُٹھایا ہے کہ یقیناً میری اوقات تو ہرگز نہیں ہے نعت کہنے کی مگر میرا پروردگار بڑا ہی رحیم وکریم ہے اور میرے آقا امام الانبیاء رحمۃ اللعٰلمین ہیں! تو میرا ایمان کامل ہے کہ میری عقیدت وجذبۂ ایمانی سے یہ نعتیہ مجموعہ کلام مقبولیت کے درجے پر فائز ہو آمین نوٹ: قارئین سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ کہیں کوئی خامی نظر آئے تو پردہ پوشی فرمائیں اور شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں آپ کی قیمتیں رائے کا منتظر

شاذرمزی

حمد باری تعالیٰ

وہی تو باغ کو کھلتی بہار دیتا ہے
جو چاندنی سے اندھیرا سنوار دیتا ہے

ہر ایک دل کو سکون و قرار دیتا ہے
مگر غرور کا سر بھی اتار دیتا ہے

مجال کس کی کھلائے جو ایک وقت ہمیں
ہمارا رزق تو پروردگار دیتا ہے

وہ جنتوں کا بھی مالک ہے دوزخیں اس کی
ہر اک عمل کا صلہ شاندار دیتا ہے

ہر ایک شئے میں وہی جلوہ گر جہاں دیکھو
پہاڑ اسکے وہ جنگل نکھار دیتا ہے

زمیں کی بات زمیں پر ہی چھوڑئے صاحب
وہ پتھروں سے ہمیں آبشار دیتا ہے

وسیلہ شاذ نبی کا اگر دعا میں ہو
جو ایک مانگے کوئی وہ ہزار دیتا ہے ※

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نعت پاک

فرشتے بزم میں اپنی اسی کا ذکر کرتے ہیں
جو سنت پر رسول اللہ کی پورا اترتا ہے
شاذؔ رمزی

نعت پاک

ہے منفرد جہاں میں جلوہ مرے نبی کا
دیکھا نہیں کسی نے سایہ مرے نبی کا
افضل ہے ہر بشر سے درجہ مرے نبی کا
ہر اک نبی ہوا ہے شیدا مرے نبی کا
حاکم نبی ہیں سب پر وہ ہیرا ہو یا پتھر
ہر ایک نے پڑھا ہے کلمہ مرے نبی کا
الفت نبی کی ایسی دل میں مرے سمائی
جنت کے بدلے دیکھوں روضہ مرے نبی کا
ہے کفر جس پہ چھایا ہے عقل سے جو اندھا
وہ کس طرح سے سمجھے رتبہ مرے نبی کا
باعث ہوا خوشی کا ہر اک نبی کے دل میں
معراج کی وہ شب میں جانا مرے نبی کا
رزّاق ہے خدا یا بیشک میں مانتا ہوں
مخلوق کھا رہی ہے صدقہ مر
یں میں اسکی چوموں اسکی بلائیں لے لوں
دیکھا ہے جس کسی نے روضہ مرے نبی کا
انکے سوا میں کس کو کیسے عظیم کہہ دوں
درجہ جہاں میں کتنے پایا مرے نبی کا

جنت نثار اس پر قدموں میں اسکے دنیا
دل پر سرور جسکے چھایا مرے نبی کا
حور و ملک بھی اسکے حق میں دعائیں کرتے
نغمہ خوشی سے جسنے گایا مرے نبی کا
منکر یہ کوئ آکر اتنا مجھے بتا دے
ابرِ کرم نہ جس پر برسا مرے نبی کا
طیبہ کی سمت دیکھو کعبہ جھکا ہوا ہے
صد احترام کرتا کعبہ مرے نبی کا
ان سا بشر جہاں میں ہوگا کیا شاذ رمزی
ہم سایہ تک نہ پایا سایہ مرے نبی کا

☆☆☆

نعت شریف

کہدیا میرے نبی نے کل انا من نور اللہ
مسئلے سب ہو گئے ہیں حل انا من نور اللہ
ہے نبی کی پشت پر مہرِ نبوبت کا یہ مقصد
ہو گیا دور نبوبت شل انا من نور اللہ
آپ کے جسم مبارک کو ذرا سا چھو گئی
جو وہ چٹائ ہو گئ مخمل انا من نور اللہ
مومنو ہر دم نبی کے فیض سے سرشار ہو تم
ان سے بڑھ کر ہے نہ ہو افضل انا من نور اللہ
مئے کشی کرتا ہوں میں جام محبت پی رہا ہوں
ہے نبی کے عشق کی بوتل انا من نور اللہ
جس نے پتھر ان پہ پھینکے جسنے کوڑا روز ڈالا
اسکی خدمت میں نبی ہر پل انا من نور اللہ
ہم عبادت جسکو کہتے ہیں نمازیں اور تلاوت
اصل میں معراج کا ہے پھل انا من نور اللہ
آخرت اپنی بچانا ہے اگر اے شاذ رمزی
عشق احمد سے نہ ہو بوجھل انا من نور اللہ

☆☆☆

نعت شریف

دنیا میں کہیں اور کوئی ایسا بشر ہے
مخلوق خدا صرف ترے زیر اثر ہے

ہے ناز فرشتوں کو جسے چومنے کے بعد
اس روئے زمیں پر وہ محمد کی ڈگر ہے

معراج کی شب میں یہ خدا پیار سے بولا
محبوب چلے آؤ یہ گھر آپ کا گھر ہے

بستر ہے چٹائی کا غذا جو کی ہے روٹی
سلطان دو عالم کی ادا پیش نظر ہے

گستاخ نبی جو ہو مرے سامنے آئے
بولے یہ عمر دیکھوں ذرا کس میں جگر ہے

ہجرت میں علی کہتے ہیں میں چین سے سویا
ضامن ہیں نبی میرے تو کس بات کا ڈر ہے

اک روز کی صحبت نہیں ہیں پھر بھی صحابی
قرنی کے مقدر میں محبت کا ثمر ہے

ہے شاذ گناہوں کے سمندر میں گلے تک
بس تیرے اشارے کی یہ محتاج بھنور ہے

☆☆☆

نعت شریف

ہر غم چھپا کے لے گئی کملی رسول کی
خوابوں میں جب دکھائی دی کملی رسول کی

ہر جرم میرے سامنے جب میرا آگیا
ہم درد بن کے مل گئی کملی رسول کی

کوئی بھی دھوپ غم کی مجھے چھو نہیں سکی
سایہ فگن بنی مری کملی رسول کی

دست دراز کس لئے کرتا جہاں میں مَیں
حاجت روا جو بن گئی کملی رسول کی

جس دن مجاہدوں نے کفن سر سے باندھا ہے
اس دن خوشی سے جھومتی کملی رسول کی

امت نجات پائے گی سورج کی آگ سے
محشر میں جب بھی آئے گی کملی رسول کی

مجھ کو شعور نعت یقیناً ذرا نہیں
میری تو رہنما بنی کملی رسول کی

دشمن سے بھی یہ شاذؔ محبت نہ کیوں کرے
درسِ بشر ہے یہ بنی کملی رسول کی

نعت شریف

جو نبی کے قریب ہوتا ہے
وہ خدا کا حبیب ہوتا ہے

شرط ہوتی ہے عشق کرنے کی
پھر مدینہ نصیب ہوتا ہے

ہر مرض کی دوا وہ کرتے ہیں
کون ایسا طبیب ہوتا ہے

اس کی چوکھٹ پہ شاہ جھکتے ہیں
جو جہاں میں غریب ہوتا ہے

سب سے میٹھی زبان ہے اس کی
وہ جو ان کا خطیب ہوتا ہے

ان کی رحمت ہی کام آئے گی
قبر میں کب مجیب ہوتا ہے

ان کی تعریف جو رقم کر دے
شاذؔ شاعر عجیب ہوتا ہے

نعت شریف

سنو اے حاجیو جاکر شہہ لولاک سے کہنا
مرے آنسو بہیں شب بھر شہہ لولاک سے کہنا

سوائے آپ کے آقا مرا غمخوار کیا ہوگا
پھروں میں کب تلک دردر شہہ لولاک سے کہنا

گناہوں کا ہے بھاری بوجھ آقا میرے کاندھوں پر
پسینے میں ہوں اپنے تر شہہ لولاک سے کہنا

چھپاؤں منہ زمانے سے بھلا میں کس لئے آخر
مجھے بس آپ کا ہے ڈر شہہ لولاک سے کہنا

مری اتنی تمنا ہے ملے بس خاک طیبہ کی
تڑپ کر میں نہ جاؤں مر شہہ لولاک سے کہنا

مجھے دو گز زمیں آقا مدینے میں عطا کر دیں
بڑا احسان ہو مجھ پر شہہ لولاک سے کہنا

زمانے کی یہ در بدری مقدر شاذؔ ہے میرا
مرا کوئی نہیں ہے گھر شہہ لولاک سے کہنا

نعت شریف

نبی کے حسن کا اشعار میں جب رنگ بھرتا ہے
مری سانسیں مہکتی ہیں مرا لہجہ نکھرتا ہے

نبی کے عشق کا اک جام جس نے پی لیا دل سے
اسے کچھ خوف دنیا کا نہ وہ دوزخ سے ڈرتا ہے

فرشتے بزم میں اپنی اسی کا ذکر کرتے ہیں
جو سنت پر رسول اللہ کی پورا اترتا ہے

عقیدت سے میں سنی ہوں وسیلہ جان ہے مری
ولی اللہ کی نسبت سے میرا گھر سنورتا ہے

نبی کے عشق کی پتوار جس کے ہاتھ میں آئی
سمندر سے فنا کے ڈوب کر وہ ہی ابھرتا ہے

کوئی ادنیٰ سا عاشق بھی ہزیمت سہہ نہیں سکتا
وہی گستاخ آقا کے لبوں سے پر کترتا ہے

سکوں تو شاذ ملتا ہے نبی کی نعت گوئی میں
نبی کی نعت سے بگڑا مقدر بھی سنورتا ہے

نعت شریف

یہاں کانٹوں سے رشتہ ہے وہاں پھولوں پہ چلتا ہے
نبی کے عشق میں جو شخص دنیا سے نکلتا ہے
اسے جنت کی سب گلیاں گلے اپنے لگتی ہیں
نبی کے عشق میں جو شخص اپنے ہاتھ ملتا ہے
قلم کو اپنے اشکوں سے سراپا غسل دیتا ہوں
نبی کی نعت کا ہر شعر مشکل سے نکلتا ہے
پریشانی مدینے میں نبی محسوس کرتے ہیں
محبت میں کہیں کوئی جو دیوانہ مچلتا ہے
قناعت آپ کی دیکھو شکم پر باندھے ہیں پتھر
مگر ان کی عطا سے ہی جہاں سارا یہ پلتا ہے
بنا ان کی رضا کے نعت کوئی لکھ نہیں سکتا
اشارے پر انہیں کے تو قلم میرا یہ چلتا ہے
خدا سے رازداری یوں عیاں ہوتی ہے شاذ ان کی
فرشتہ خود وحی لے کر میرے آقا سے ملتا ہے

☆☆☆

نعت پاک

کسی بھی طور زمانے میں خوشگوار کہاں
نبی کے ذکر سے خالی رہی ہے جس کی زباں
اسے زبان میں کیسے کہوں بتا مولا
نبی کے نام سے خالی ہے جس کا ذکر و بیاں
مری نظر میں ابو بکر سا نہیں کوئی
نبی سے عشق یقیناً کرے ہے سارا جہاں
تمہارے در کے علاوہ کہیں نہیں ایسا
مدینے جا کے فضا میں بدل گئ ہے خزاں
نبی کا فیض نبی کی کہو اسے نسبت
جو سائبان بنی سر کی میرے یہ برقِ تپاں
ہراک نبی کو امامت قبول ہے جس کی
امام حق سے بڑا کوئی بھی امام کہاں
عطائے غیب سے سرشار ہیں حضور مرے
ہر ایک راز خدا نے کیا ہے ان پہ عیاں
زمانے بھر میں کئی تاجور ہوئے ہیں شاذؔ
سوائے ان کے دو عالم کا تاجدار کہاں

نعت پاک

منکر سمجھ نہ پائیں گے طاقت رسول کی
قدرت خدا کی ہوتی ہے قدرت رسول کی

میں پاک پنجتن کی محبت میں غرق ہوں
ان کے بغیر کیسی محبت رسول کی

قرآن کو میں نعت کا کہتا ہوں مجموعہ
قرآن کا بیان ہے سیرت رسول کی

کتنے امام آج تلک بے بہا ہوئے
تا حشر بے مثال امامت رسول کی

کتنے سخی ہوئے سخی ابن سخی ہوئے
اعلیٰ سخاوتوں میں سخاوت رسول کی

اے مومنو! یہ بات ابھی دل میں ٹھان لو
دولت خدا کی ہوتی ہے دولت رسول کی

نعت پاک

ہے نگاہ گنبد پر اور دل سوالی ہے
خاکِ طیبہ آنکھوں سے خواب میں لگا لی ہے

جا کے ان کی چوکھٹ پر ڈھونڈے غم نہیں ملتا
روضۂ مبارک کی شان ہی نرالی ہے

کیا تمنا جنت کی آپ کے غلاموں کو
اس زمینِ طیبہ کی خلد خود سوالی ہے

آئے قتل کرنے کو اب عمر سپاہی ہیں
کافروں نے دانتوں میں انگلی اب دبالی ہے

دور رہ نہ پائے گا شاذ اب مدینے سے
اشک اب کہاں میرے چشم نم میں لالی ہے

☆☆☆

نعت پاک

جب درود ہونٹوں پر اپنے گنگناؤ گے
اک مکان جنت میں اپنا تم بناؤ گے

اس زمینِ اقدس کا کیا ٹھکانہ ہے لوگو
تم زمین طیبہ پر جنتیں لٹاؤ گے

ہجر غم کا اک آنسو رائیگاں نہ جائے گا
آپ اپنے در پر بھی ایک دن بلاؤ گے

بھیک شاہ عالم بھی مانگتے ہیں اس در پر
خالی ہاتھ جاؤ گے جھولی بھر کے آؤ گے

حالِ غم کے ماروں کا ہر گھڑی وہ سنتے ہیں
تم جہاں پکارو گے بس وہیں پہ پاؤ گے

ظلمتیں زمانے کی دور ہوتی جائیں گی
جب بھی شمع ایماں کی مومنو جلاؤ گے

لمحہ بھر میں پاؤ گے تم شفا یقیں رکھو
زخم شاذؔ تم اپنے جب انہیں دکھاؤ گے

☆☆☆

نعت پاک

بگڑی ہوئی بنتی ہے ہر بات مدینے میں
دنیا کے مسیحا کی ہے ذات مدینے میں
دامن کو پسارو تم جا کر درِ آقا پر
بن مانگے ہی ملتی ہے خیرات مدینہ میں
دنیا ہی نہیں میری جنت بھی خدا لے لے
مل جائے جو رہنے کو اک رات مدینے میں
جب ہاتھوں میں جالی ہو دل ان سے سوالی ہو
گزریں کبھی ایسے بھی لمحات مدینے میں
جھولی میں غلاموں کی ہیں پھول درودوں کے
لائیں گے ہم اتنی سوغات مدینے میں
اس عرض مقدس کی توقیر کا کیا کہنا
رحمت کی ہے روز و شب برسات مدینے میں
پہنچے جو مدینہ میں آقا کی اجازت سے
پھر دھوم سے نکلے گی بارات مدینے میں
اب ہند میں اپنا تو دل شاذؔ نہیں لگتا
گائیں گے چلو ہم بھی نغمات مدینے میں

نعت پاک

بڑا معذور ہے شیدا تمہارا یا رسول اللہ
مرا تم بن نہیں کوئی سہارا یا رسول اللہ

سمندر میں غموں کے دیکھو چھوڑا ہے زمانے نے
ملا دو مجھ کو اب تم ہی کنارا یا رسول اللہ

سفر ہوگا مدینے کا ہمیں آقا بلائیں گے
یقیں اتنا تو کامل ہے ہمارا یا رسول اللہ

مرا ایماں تو یہ ہے قبر میں تسریف لائیں گے
وہیں پہنچے جہاں تم کو پکارا یا رسول اللہ

مدد کن یا رسول اللہ تمہیں پر ناز کرتا ہوں
مجھے ہر لمحے پر دینا سہارا یا رسول اللہ

ستایا ہوں زمانے کا جگہ قدموں میں دیدینا
پھرے گا شاذؔ ورنہ مارا مارا یا رسول اللہ

نعت پاک

عشق نبی کی مومنو زندہ مثال ہے
عرش بریں کا لاڈلا پیارا بلال ہے

ان کے غلام بھرتے ہیں شاہوں کی جھولیاں
داتا کو کیا کہوں جو یہ منگتوں کا حال ہے

اسلام کا سفینہ تو غرقاب تھا مگر
اس کو بچانے والا تو زہرہ کا لال ہے

ایسے بھی دن گزارے ہیں شاہوں کے شاہ نے
ہجرت ہے غار ہے کہیں مکڑی کا جال ہے

مجھ سے غلام کا ہے فقط اتنا مشغلہ
ہر لحہ ان کے سامنے دستِ سوال ہے

کردیں دونیم چاند پلٹ آئے شمس بھی
ان کے سوا جہاں میں یہ کس کی مجال ہے

وہ شاذؔ ہم کلام ہوئے رب سے اس جگہ
یعنی جہاں فرشتوں کا جانا محال ہے

☆☆☆

نعت سریف

ہوا واپس وہ ظالم مومنو شرمندگی لے کر
نبی کی آزمائش کو آیا کنکری لے کر
عبادت لاکھ کر لو تم خیالِ جنتی لے کر
مگر پچھتاؤ گے آقا سے میرے دشمنی لے کر
شب ہجرت کی تاریکی میں تھا اک خوف کا عالم
مگر بے خوف سوئے ہیں علی نامِ نبی لے کر
مرے آقا کے تلوں سے وہ اپنی آنکھیں ملتا ہے
زمیں پر جو اترتا ہے خدا تیری وحی لے کر
فرشتے بھی جہاں مجبور ہو جاتے ہیں چلنے سے
مرے آقا چلے علم و عمل کی روشنی لے کر
خدا کا نام سن کر جاگتے ہو میں نے یہ مانا
کبھی سو کر بھی تو دیکھو ذرا نامِ نبی لے کر
مرا عزم مصمم ہے اگر موقع ملے مجھ کو
درِ احمد کو میں چوموں غضب کی بے خودی لے کر
سنا ہے میں نے سب عاشق وہاں نغمے سناتے ہیں
تو چل اے شاذؔ تو بھی اک نئی سی راگنی لے کر

نعت پاک

دل کی نظر سے دیکھو کیا ہے مرے نبی میں
نورِ خدا مکیں ہے ذات محمدی میں

اپنی مصیبتوں کا کرنا ہے جو مداوا
اک پل ادب سے جھانکو آقا کی زندگی میں

رفتار دیکھتی ہیں حیرت سے اب حلیمہ
طاقت کہاں سے آئی کمزور اونٹنی میں

تیرے سوا جہاں میں ہے کون ایسا داتا
شاہوں نے بھیک مانگی داتا تری گلی میں

تاریک تھا مقدر دائی حلیمہ تیرا
اب جگمگا رہا ہے آقا کی روشنی میں

جالی پکڑ کے ان کی کہہ دوں گا حال دل کا
آئے گا وہ بھی لمحہ اے شاذؔ زندگی میں

☆☆☆

نعت پاک

انسان کیسے سمجھے رتبہ مرے نبی کا
حور و ملک ہیں گاتے نغمہ مرے نبی کا

سارے نبی چلے ہیں اس راہِ مصطفٰے پر
ایسا بنا ہوا ہے رستہ مرے نبی کا

محشر میں ہر بشر کو ان کا ملے گا سایہ
دنیا میں کس نے دیکھا سایہ مرے نبی کا

اللہ میرا شاہد اسلام تیری خاطر
کربل مین لٹ گیا ہے کنبہ مرے نبی کا

رضوان تیری جنت تجھ کو رہے مبارک
جنت سے بڑھ کے مجھ کو کوچہ مرے نبی کا

اہل نظر نے دیکھا کعبہ جھکا ہوا ہے
یوں احترام کرتا کعبہ میرے نبی کا

وہ قبر ہو یا محشر بے خوف ہو کے جاؤں
مل جائے شاذؔ مجھ کو تمغہ مرے نبی کا

نعت پاک

بے شک گناہوں کا میں بڑا آبشار ہوں
آقا پناہ دے دیں بہت اشکبار ہوں

نظرِ کرم ہو آپ کی ہو جاؤں آفتاب
میں خاک سے بنا ہوں میں گرد و غبار ہوں

کل حشر میں حضور یہ کہدیں خدا سے آپ
عاشق بہت ہیں آپ کے میں بھی شمار ہوں

خاک مدینہ جھوم کے ماتھے سے میں ملوں
دیکھوں سنہری جالیاں میں بے قرار ہوں

محشر میں میری لاج بچا لیجئے حضور
اپنے ہر اک گناہ کا میں راز دار ہوں

میرے حضور کیسے یہ نظریں اٹھاؤں میں
اعمال پر میں اپنے بڑا شرم شار ہوں

گھبرا کے اس جہاں سے پکارا ہے آپ کو
جس کو نہ کوئی سن سکا وہ ہی پکار ہوں

ہاتھوں میں ابھی شاذ ہے دامن حضور کا
دنیا سمجھ رہی ہے میں گزری بہار ہوں

نعت پاک

حالِ دل میں بھی کہوں گا سیدِ ابرار سے
ساری دنیا پل رہی ہے آپ کے دربار سے

جب مدینہ کر کے ہجرت آگئے میرے حضور
عشق زندہ ہو گیا ہے باخدا انصار سے

جنتی باغوں کے گُل ہیں یہ نواسے آپ کے
تھوڑی خوشبو چاہئے بس آپ کے گلزار سے

دشمنوں کو بھی دعائیں آپ نے دی ہیں سدا
پھول ہی برسے ہیں آقا آپ کے اظہار سے

کوئی دریا بھی اسے ہرگز ڈبو سکتا نہیں
واسطہ جس نے رکھا ہے آپ کی پتوار سے

ساری دنیا کے غریبوں کا یہی ایمان ہے
آپ نے الفت رکھی ہے ہر گھڑی لاچار سے

جو خدا کے فضل سے ڈوبا نبی کے عشق میں
پھر اسے مطلب نہیں ہے درہم و دینار سے

جاہلانہ گفتگو کا ہنس کے دیتے ہیں جواب
شاذ کچھ تو سیکھ لے تو آپ کے کردار سے

نعت شریف

اس کی قسمت کا چمکتا ہے ستارا آقا
جس نے مشکل میں کبھی دل سے پکارا آقا

مجھ کو کیسے نہ ملے گی یہ بتاؤ جنت
ایک ادنیٰ سا اگر کر دیں اشارہ آقا

اپنے در پر ہی بلالیں مرے آقا مجھ کو
ہند میں اب تو نہیں میرا گزارا آقا

لاج رکھ لیں مرے آقا یہ دعا ہے میری
میں بھی کر آؤں مدینے کا نظارا آقا

سامنا جب ہو قیامت میں گناہوں سے مرا
اپنی چادر میں چھپا لینا خدارا آقا

میں گناہوں کے سمندر میں گلے تک ڈوبا
آپ ہی مجھ کو ملا دینا کنارا آقا

جب فرشتہ وہ مجھے موت کا لینے آئے
شاذ کے لب پہ رہے نام تمہارا آقا

نعت شریف

سب سے افضل جہاں میں وہ انسان ہیں
لا مکاں پر خدا کے جو مہمان ہیں

سب غلامی میں ہیں اک خدا کے سوا
دوجہاں کے یقیناً وہ سلطان ہیں

رب کے محبوب کو بھول بیٹھے ہیں جو
با خدا با خدا وہ پریشان ہیں

یہ زمیں یہ فلک جن کی خاطر بنا
میرے رب کے وہی ایک ذی شان ہیں

بند مٹھی میں کنکر بھی کلمہ پڑھیں
بدیقیں دشمنِ دین بھی حیران ہیں

ہیں صداقت کے سچے امیں اس لئے
سارے جن و بشر ان پہ قربان ہیں

نعت لکھوں مدینے میں جا کر کبھی
شاذؔ دل میں بہت میرے ارمان ہیں

نعت شریف

میں اپنی ذات کو توبہ سے خود تطہیر کرتا ہوں
پھر اس کے بعد نعت پاک میں تحریر کرتا ہوں

نبی کی زندگی ہے آئینہ اس میں اتر جاؤ
میں خود کو سامنے رکھ کر یہی تقریر کرتا ہوں

مصائب خوب پڑھتا ہوں میں پہلے اپنے آقا کے
پھر اس کے بعد اپنے نفس کی تسخیر کرتا ہوں

نبی کی یاد میں جب بھی کلیجہ منہ کو آجائے
میں اپنے آخری گھر کی وہیں تعمیر کرتا ہوں

مرے آنسو نہیں بہتے لہو آنکھوں میں آتا ہے
کہیں جب ذکر اہلبیت کا دلگیر کرتا ہوں

تبرّا میں نبی کی آل پر سن ہی نہیں سکتا
میں ایسے شخص کی دل سے وہیں تحقیر کرتا ہوں

زمانہ شاذؔ مجھ کو بس یہی پہچان دیتا ہے
نبی کے سب غلاموں کی بڑی توقیر کرتا ہوں

☆☆☆

نعت شریف

اک منور چاند کی ہے چاندنی سب سے الگ
اور محمد مصطفیٰ کی زندگی سب سے الگ

سب نبی پر نور ہیں کامل مرا ایمان ہے
آمنہ کے لاڈلے کی روشنی سب سے الگ

اس جہاں میں ہم نے دیکھے سیکڑوں رہبر مگر
اک رسولِ پاک کی ہے رہبری سب سے الگ

ہر بشر ہے رب کا بندہ یہ مجھے معلوم ہے
بس رسولِ پاک کی ہے بندگی سب سے الگ

جو بھی منکر ہے نبی کا وہ بہت پچھتائے گا
جب قیامت میں دکھے گی برتری سب سے الگ

پھول ہم نے سیکڑوں دیکھے ہزاروں باغ بھی
اک علی کے باغ کی ہے تازگی سب سے الگ

یا خدا یہ رات دن نعتِ نبی لکھتا رہے
شاذ رمزی کو عطا کر بے خودی سب سے الگ

☆☆☆

نعت شریف

دنیا مجھے سمجھ لے سخنور کے آس پاس
یارب مرا قلم ہو پیمبر کے آس پاس

آئے ہیں جب حضور جہاں میں تو کیا کہوں
حورو ملک کھڑے تھے سبھی در کے آس پاس

جب سے حلیمہ آپ کو لائی ہیں ساتھ میں
بارش ہے ایک نور کی اس گھر کے آس پاس

الفت نہیں جسے بھی نبی سے وہ ایسا ہے
جیسے ہو کوئی پیاسا سمندر کے آس پاس

جب لا مکاں پہ میرے نبی سیر کو گئے
جبریل تک نہیں تھے پیمبر کے آس پاس

کیسے کہوں یزید کے لشکر کی جیت ہے
نام و نشاں نہیں ہے بہتر کےآس پاس

یارب تو اپنے شاذؔ کی مقبول کر دعا
روضہ نبی کا دیکھ لوں دل بھر کے آس پاس

☆☆☆

نعت شریف

کبھی حالات اپنے کہہ نہیں سکتا زمانے سے
انہیں کے غم کا شیدا ہوں ہے نسبت آستانے سے

یہ دنیا آخرت کیا ہے سمجھ میں کچھ نہیں آتا
مری آنکھیں کھلی ہیں با خدا آنسو بہانے سے

گناہوں میں گھرا ہوں اے مرے آقا بچا لیجئے
مجھے اب خوف آتا ہے کسی کو منہ دکھانے سے

مرے آقا قیامت میں مجھے سائے میں لے لینا
مرے سب عیب چھپ جائیں تمہارے ہی چھپانے سے

میں دامن کیوں نہ پھیلاؤں نبی کی آل کے آگے
یہ دنیا پل رہی ہے جب نبی کے ہی گھرانے سے

خدا کے واسطے آقا مجھے اپنا بنا لینا
خطا بیشک ہوئی ہوگی تمہارے اس دیوانے سے

سوائے آپ کے کوئی سہارا شاذؔ کا کب ہے
بہت بیزار بیٹھا ہوں زمانے کے ستانے سے

نعت شریف

قبول میری اگر ایک نعت ہو جائے
قسم خدا کی وہیں پر نجات ہو جائے

سوائے آپ کے معراج کس نے پائی ہے
بھلے سے طور پہ موسیٰ کی بات ہو جائے

اسے ہو خوف زمانے کا کس لئے سوچو
وہ جس کے سر پہ پیمبر کا ہاتھ ہو جائے

درودِ پاک جو پڑھتا رہے سلیقے سے
پھر ایک ادنیٰ سے اعلیٰ وہ ذات ہو جائے

نبی کے چاہنے والوں کی جیت ہوتی ہے
کبھی یہ ہو نہیں سکتا کہ مات ہو جائے

وہی تو مالک کون و مکاں ہیں دنیا میں
وہ دن کو رات جو کہہ دیں تو رات ہو جائے

مدینے جا کے کبھی شاذؔ اس طرح روؤں
کہ میری آنکھ بھی نہرِ فرات ہو جائے

☆☆☆☆

نعت شریف

خدا توفیق دے مجھ کو یہ دن رات میں لکھوں
کروں میں ذکر بس ان کا انہیں کی بات میں لکھوں

مرے آقا میں خط لکھوں تمہیں اس دل کے کاغذ پر
گزاری زندگی کیسے سبھی جذبات میں لکھوں

مرا یہ کلمۂ طیب یقیناً ایک تحفہ ہے
درودِ پاک کو اپنے لئے سوغات میں لکھوں

مدینے میں بسیرا ہو وہاں کچھ دن ٹھہر جاؤں
کبھی طیبہ کے دن لکھوں مچل کے رات میں لکھوں

کہیں معراج کا منظر نگاہوں میں سمایا ہے
کہیں اس کربلا کی خاک کے حالات میں لکھوں

ادب سے فاطمہ لکھوں جہاں ذکرِ نبی آئے
کہیں حسنین میں لکھوں علی کی ذات میں لکھوں

نہیں ہے ان سے بڑھ کر شاذؔ کوئی خیر خواہوں میں
وہ محسن ہیں مسیحا ہیں انہیں صدمات میں لکھوں

☆☆☆

نعت شریف

میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ رب ڈھونڈ رہا ہوں
مدہوش ہوں آقا کی طلب ڈھونڈ رہا ہوں

دنیا سے یقیں اب تو مرا اُٹھ گیا آقا
سرکار تمہیں شاہِ عرب ڈھونڈھ رہا ہوں

بس خاک ہی مل جائے مجھے طیبہ نگر کی
عاشق ہوں فقط حسنِ ادب ڈھونڈ رہا ہوں

جو ذکر کریں آپ کا پڑھتے ہوں درودیں
صورت میں سبھی کی وہی لب ڈھونڈ رہا ہوں

کعبہ تو وہیں ہے وہ جہاں پہلے کبھی تھا
یلغار کا اب تک میں سبب ڈھونڈ رہا ہوں

پاگل مجھے سودائی یا دیوانہ کہو تم
میں ان کی محبت میں لقب ڈھونڈ رہا ہوں

الفاظ مجھے شاذ نہیں ملتے ہیں ایسے
تعریف کروں کیسے میں اب ڈھونڈ رہا ہوں

☆☆☆

نعت شریف

رسول اللہ پر جو دل اگر مائل نہیں ہوگا
بظاہر میں وہ مومن ہے مگر کامل نہیں ہوگا

غلامی کا نبی کی جس نے پٹّا ہنس کے پہنا ہے
مرا دعویٰ ہے دوزخ میں کبھی داخل نہیں ہوگا

نمازیں اور روزے سب تمہارے رائیگاں ہوں گے
مدینے کی طرف جو دل کبھی مائل نہیں ہوگا

تڑپ جس میں نہیں ہوتی ذرا شاہِ مدینہ کی
مری نظروں میں پتھر ہے کبھی وہ دل نہیں ہوگا

محبت جو نہیں کرتا نبی کی آل سے لوگو
نبی کا قرب ایسے شخص کو حاصل نہیں ہوگا

ولی اللہ سے جو بھی محبت دل سے کرتا ہے
وہ انپڑھ ہی سہی لیکن کبھی جاہل نہیں ہوگا

نمازیں تو قضا ہیں شاذؔ کی بیشک خدا شاہد
نبی کے عشق سے اک پل کبھی غافل نہیں ہوگا

☆☆☆

نعت شریف

یا خدا اب دعا میں اثر چاہئے
بس مدینے کا مجھ کو سفر چاہئے

کیسے رضوان روکے گا مجھ کو بھلا
میرے آقا کی تھوڑی نظر چاہئے

بس درودوں کو لب پر سجا کے رکھو
مومنوں تم کو جنت اگر چاہئے

کیا جلائے گی دوزخ مجھے دوستو
سر پہ بس دست خیر البشر چاہئے

میں گنہ گار ہوں مجھ کو معلوم ہے
پھر بھی شفقت تمہاری مگر چاہئے

فتح خیبر کوئی اور کرتا بھی کیوں
میرے مولا علی کا جگر چاہئے

شاذ رمزی خطا کار ہے واقعی
یا نبی آپ کی در گذر چاہئے

نعت شریف

جس نے دل سے پی لیا ہے ایک جامِ مصطفیٰ
ساری دنیا نے کہا اس کو غلامِ مصطفیٰ

میں کروں تعریف ان کی کیا مری اوقات ہے
عرشِ اعظم پر لکھا ہے دیکھو نامِ مصطفیٰ

آپ کی تعریف جا کر پوچھ لو قرآن سے
اس جہاں میں کون سمجھے گا مقامِ مصطفیٰ

مکڑی جالا بُن رہی تھی یہ نبی کی شان ہے
غار میں اک دن ہوا تھا جب قیامِ مصطفیٰ

جب حلیمہ آپ کو لے کر چلی تھیں اپنے گھر
اونٹنی بھی کر رہی تھیں احترامِ مصطفیٰ

بو جہل گھبرا گیا تھا ایسا منظر دیکھ کر
سب حجر پڑھنے لگے آخر کلامِ مصطفیٰ

شاذؔ رمزی مشغلہ ہے اب مرا یہ رات دن
قوم تک پہنچا رہا ہوں میں پیامِ مصطفیٰ

☆☆☆

نعت شریف

جنت کا اس نے آپ ہی سامان کر دیا
جس نے نبی پہ نفس کو قربان کر دیا

آئے تھے قتل کرنے کو حضرت عمر وہاں
قسمت نے ان کو صاحبِ ایمان کر دیا

رو رو کے مصطفیٰ نے نمازوں میں رات دن
اُمت کے واسطے بڑا احسان کر دیا

ہم سب بشر ہیں وہ تو ذرا خود ہی سوچئے
کیوں لا مکاں پہ آپ کو ذی شان کر دیا

دونوں جہاں بنے ہیں محمد کے واسطے
قرآں نے صاف صاف یہ اعلان کر دیا

سارے نبی تھے مقتدی آقا امام تھے
اس طرح سارے نبیوں کا سلطان کر دیا

محشر میں شاذؔ وہ ہی شفاعت کو آئیں گے
یا رب ہے تیرا شکر مسلمان کر دیا

☆☆☆

نعت شریف

قرآن کی باتوں کا مرے دل پہ اثر ہے
الفت ہے نبی سے مجھے اللہ کا ڈر ہے

کہنے کو بہت دور تھی معراج کی منزل
صدیوں کی مسافت میں ہی لمحوں کا سفر ہے

مضبوط ہے ایمان اسی بات پہ میرا
دنیا کے ہر اک شخص پہ آقا کی نظر ہے

ایماں تو یہی ہے مرا اے شاہِ مدینہ
طیبہ کا ہر اک ذرہ بھی نایاب گہر ہے

یا شاہِ امم اب مری بگڑی کو بنا دیں
سوکھا ہے گلا میرا مری آنکھ بھی تر ہے

طیبہ کا نظارہ کبھی اک بار میں کرلوں
بیچین مرے آقا مرا قلب و جگر ہے

اے شاذؔ میں انجان تھا دنیا کی نظر میں
پہچان ملی ہے مجھے نعتوں کا اثر ہے

☆☆☆

نعت شریف

شاہد ہے خدا میرا مجھے پورا یقیں ہے
دنیا میں کوئی ایسا نہیں اُن کا نہیں ہے

جس نے بھی رکھا بغض ذرا شاہِ امم سے
اس شخص کی قسمت میں نہ دنیا ہے نہ دیں ہے

ایسا ہے کوئی دوسرا تو لا کے دکھا دو
اللہ کا محبوب دوعالم سے حسیں ہے

میں مان لوں کیسے کہ وہ رخصت ہوئے ہم سے
ان سے ہی فلک سارے ہیں ان سے ہی زمیں ہے

اللہ رے امت کی محبت کا کیا کہنا
رو رو کے دعا کرتے ہیں سجدے میں جبیں ہے

اس روح کو رکھتے تو فرشتے کہاں رکھتے
نکلی تھی جہاں سے وہ ابھی روح وہیں ہے

اک بار جو آقا کی نظر ہوگئی تجھ پر
اے شاذ سمجھ لے کہ تو جنت کا مکیں ہے

☆☆☆

نعت شریف

طلب کروں میں جہاں میں کس سے غرض نہیں ہے مجھے کسی سے
وہی بھریں گے یہ میرا دامن میں مانگ لوں گا مرے نبی سے

خدا کے بندوں ذرا تو سوچو گوارا کیسے نبی کریں گے
جہاں میں رکھے جو بغض کوئی محمدی ہی محمدی سے

نبی نے رو رو کے راتیں کاٹیں دعائے امت میں دن گزارے
نہیں ذرا سی ہے شرم اس کو دغا کرے ہے جو امتی سے

خدا کو مانے نبی کو چھوڑے کہے جو خود کو خدا کا بندہ
یقین مانو کہ دور ہوگا قسم خدا کی وہ بندگی سے

سبھی نے اپنی مرادیں پائیں نبی سے جس نے ہے جو بھی مانگا
بتائے کوئی نہیں ملا ہے کہاں کسے کیا درِ نبی سے

درِ بنی کا نظارہ کر لوں مدینے جا کر میں نعت لکھوں
سوائے اس کے نہ شاذ چاہوں میں اور کچھ بھی تو زندگی سے

☆☆☆

نعت شریف

ہو گیا روشن زمانہ آمدِ سرکار سے
ذرّہ ذرّہ کھل اٹھا ہے بارشِ انوار سے

رحمتیں وہ لے کے آئے ہر بشر کے واسطے
سب کی جھولی بھر رہی ہیں سیدِ ابرار سے

صدق دل سے جو بھی کرلے گا زیارت آپ کی
اس کا گھر جنت میں ہوگا آپ کے دیدار سے

سانپ اندر ڈس رہے تھے با خدا صدیق کو
اک ذرا آواز باہر ہی نہ آئی غار سے

مرتبہ ان کا بڑھا جب ہو گئے خادمِ بلال
وہ اذاں پہلی پڑھائی اپنے خدمت گار سے

کیا نرالی شان ہے آقا کی میرے دیکھئے
انسیت رکھی ہمیشہ آپ نے لا چار سے

شاذؔ رمزی کو مدینے میں بلا لیجئے حضور
دن گزرتے ہیں مرے آقا یہاں دشوار سے

☆☆☆

نعت شریف

سکوں ملے گا مجھے ان کے ہی سفینے میں
مجھے جو موت بھی آئے تو وہ مدینے میں

جہاں میں نور علیٰ نور ذات ان کی ہے
بسی ہے خوشبو عجب سی ترے پسینے میں

کھڑے ہیں شاہ و گدا سب درِ محمد پر
کمی نہیں ہے ذرا سے کہیں خزینے میں

نبی تھے مقتدی سارے امام تھے آقا
نبی کھڑے تھے سبھی ایک ہی قرینے میں

سنہری جالیاں چوموں میں اپنی پلکوں سے
مچل رہے ہیں یہ ارمان میرے سینے میں

نبی پلائیں گے ہنس ہنس کے جام کوثر کے
ملے گا لطف بڑا ہم کو جام پینے میں

خدا کرے کہ مدینے کی خاک ہو جاؤں
مزا نہیں ہے یہاں شاذؔ اب تو جینے میں

☆☆☆

نعت شریف

مدتوں سے ہوں طالب میں دیدار کا
دیکھ لوں جا کے روضہ میں سرکار کا

ہو کرم آپ کا نعت کر لیں قبول
کچھ سلیقہ نہیں مجھ کو گفتار کا

بخشوا نے کو امت بہت روئے ہیں
کیا بدل کوئی لائے گا اس پیار کا

پورے قرآن میں آپ کا ذکر ہے
حوصلہ کیسے کر لوں میں اذکار کا

بس غلامی کی خواہش ہے میرے حضورؐ
کوئی مقصد نہیں جیت کا ہار کا

میری کشتی کے آقا نگہبان ہیں
خوف تھوڑا نہیں مجھ کو مجدھار کا

فکر محشر کی ہے آپ کے شاذؔ کو
مدعا اتنا ہے مجھ سے لا چار کا

☆☆☆

نعت شریف

دنیا میں بے مثال شرافت رسول کی
امداد کرنا سب کی ہے عادت رسول کی

جابر کی بکری کردی ہے زندہ حضور نے
مشہور ہے جہاں میں وہ دعوت رسول کی

امت کو بخش دے ، تھی دعا لب پہ آخری
قربان جاؤں کیسی ہے چاہت رسول کی

ان کے بغیر کوئی ٹھکانہ کہاں ملے
دنیا رسول کی ہے تو جنت رسول کی

اے منکروں سمجھ لو ابھی وقت خاص ہے
جنت دلائے گی یہ رفاقت رسول کی

افضل ہر ایک شئے سے ہیں اعلیٰ مقام ہیں
محشر میں دیکھ لینا یہ طاقت رسول کی

رورو کے مصطفیٰ نے یوں آنسو بہائے ہیں
سب سے الگ ہے شاذؔ عبادت رسول کی

☆☆☆

نعت شریف

کبھی تو نعت کا ایسا نزول ہو جائے
کہ حرف حرف ہی ان کو قبول ہو جائے

نبی کی زندگی پڑھ لے جو کوئی الفت سے
قسم خدا کی وہیں با اصول ہو جائے

بڑی تمنّا ہے دیدار خواب میں کر لوں
بس ایک بار ہی میرے رسول ہو جائے

عمر کو دیکھ کے معلوم یہ ہوا ہم کو
جو کانٹا آپ کو چھولے وہ پھول ہو جائے

نبی کو خود سا بشر میں تو کہہ نہیں سکتا
جسے بھی ہونا ہے دل سے ملول ہو جائے

بس ایک لفظ لکھوں ان کی شان میں ایسا
کہ شاعری کا یقیناً حصول ہو جائے

درود پاک کے صدقے میں شاذؔ ہے سب کچھ
بِنا درود کے جینا فضول ہو جائے

نعت شریف

دونوں عالم کے ہیں سلطان رسول عربی
آپ اللہ کے ذی شان رسول عربی
ایسا اعزاز بھلا کس کو خدا نے بخشا
عرش اعظم کے ہیں مہمان رسولِ عربی
میری اوقات کہاں آپ کی تعریف کروں
جب ثنا خواں بنے قرآن رسولِ عربی
آپ کے واسطے ہر شئے ہی بنائی رب نے
خود فرشتے بھی ہیں دربان رسولِ عربی
آپ ہر شئے کے لئے رحمتیں لے کر آئے
آپ کا سب یہ ہے فیضان رسولِ عربی
چاند دو ٹکڑے ہوا شمس پلٹ آیا تھا
ہر بشر ہو گیا حیران رسولِ عربی
آپ کے در پہ جو قسمت سے کبھی آؤں میں
ہو نہ جائیں خطا اوسان رسولِ عربی
اپنے سائے میں چھپا لینا اسے محشر میں
آپ کا شاذ ہے نادان رسولِ عربی

☆☆☆

نعت شریف

نعت پڑھئے اور اپنے نام جنت کیجئے
جو کہے خود سا بشر اس پر بھی لعنت کیجئے

رات کو بستر پہ جا کر روز پڑھنا ہے درود
فائدہ پھر دیکھئے ، اتنی تو عادت کیجئے

نعت اور قرآن پڑھنا دونوں ہیں کارِ ثواب
محفل میلاد کر لیں یا تلاوت کیجئے

آپ کی تعریف کرنا اور سننا ہے ثواب
جب کہیں نعت نبی ہو آپ شرکت کیجئے

ایک سنت یہ بھی ہے میرے نبی کی دوستو
جب کوئی بیمار ہو جائے عیادت کیجئے

رحمۃ للعالمین ہیں اس لئے میرے حضور
میرے رب نے کہہ دیا محبوب رحمت کیجئے

رات دن کہتا ہے مجھ سے بس یہی میرا ضمیر
شاذ رمزی آپ بھی اک دن زیارت کیجئے

☆☆☆

نعت شریف

ایک نام ہی آقا آپ کا صداقت ہے
دین حق کی راہوں میں آپ کی علامت ہے

جس کسی کے سینے میں آپ ہی کی چاہت ہے
باخدا یقیناً ایمان وہ سلامت ہے

خوشبوئیں بھی کم تر ہیں آپ کے پسینے سے
پھول میں بھی اے آقا آپ کی نزاکت ہے

جو درود پڑھتا ہے یا نبی محبت سے
اس ضمیر میں سمجھو واقعی حرارت ہے

آپ زندہ ہیں اب بھی اس لیے میں کہتا ہوں
اب بھی دونوں عالم پر آپ کی حکومت ہے

لوگ اچھا کہتے تھے کچھ برا بھی کہتے ہیں
سب کو بس دعا دینا آپ کی یہ عادت ہے

ان کے ہی کرم سے تو عشق ان کا حاصل ہے
شاذ میرے ہاتھوں میں بس یہی تو دولت ہے

☆☆☆

نعت شریف

ملا ہے جو بھی ہمیں وہ عطا نبی کی ہے
فلک زمین پہ آب و ہوا نبی کی ہے

جسے ہو چاند پہ جانا وہ شوق سے جائے
مری نظر میں فقط خاکِ پا نبی کی ہے

وہ تاجدار ہیں بے شک ہر ایک عالم کے
ہر ایک شئے پہ حکومت سدا نبی کی ہے

یقین سب کا ہے رب تو زباں نہیں رکھتا
مجھے یہ کہنے دو کن کی صدا نبی کی ہے

کبھی اُداس اگر ہو گئے نبی میرے
تو فاطمہ کی ہنسی ہی دوا نبی کی ہے

میں اس لئے تو دعائیں نبی سے کرتا ہوں
ہلادے عرش کو ایسی دعا نبی کی ہے

جو روشنی ہے یہاں شاذ میری آنکھوں میں
مجھے یقین ہے اس میں ضیاء نبی کی ہے

☆☆☆

نعت شریف

جس کے لب پر ہر گھڑی میرے نبی کا نام ہے
قبر میں بھی اس کو اپنی با خدا آرام ہے

حشر میں سب پیاس کے مارے ہوئے ہیں اور بس
آپ کے ہاتھوں میں کوثر کا وہ ٹھنڈا جام ہے

اس یقیں پر جی رہا ہوں ہند میں دن رات میں
میری قسمت میں بھی طیبہ کی سہانی شام ہے

آپ نے تو اس کے حق میں بھی نہیں کی بددعا
جس کے ہونٹوں پر ہمیشہ ہی کوئی دشنام ہے

بھوکا پیاسا اور تڑپتا مر گیا ظالم یزید
دشمنِ آلِ نبی کا بس یہی انجام ہے

حبِّ اہلِ بیت خود جنت میں لے کر آگئی
الفت آلِ نبی کا بس یہی انعام ہے

شاذؔ رمزی ہر عمل سے ہے یہی بہتر عمل
بس درودِ پاک پڑھنا اب تو صبح و شام ہے

☆☆☆

نعت شریف

لاکھ الزام لگا لیں یہ زمانے والے
میرے سرکار ہیں دوزخ سے بچانے والے

آپ نے صبر کی تاریخ رقم کردی ہے
گر گئے آپ کے قدموں میں ستانے والے

ہو گئے شان سے قربان بچالی امت
کتنے سچے ہیں محمد کے گھرانے والے

آپ کو اُمّی بتاؤں تو بتاؤں کیسے
آپ ہیں غیب کی باتوں کو بتانے والے

کس کی اوقات ہے دنیا میں کھلائے ہم کو
میرے آقا ہیں زمانے کو کھلانے والے

ان کی عظمت کو کوئی کیسے سمجھ پائے گا
خود فرشتے ہیں جنہیں جھولا جھلانے والے

شاذؔ رمزی تجھے ڈرنے کی ضرورت کیا ہے
میرے سرکار ہیں گرتوں کو اُٹھانے والے

☆☆☆

نعت شریف

خدا تو موت مجھے دے اگر مدینے میں
جھکا کے پھر نہ اُٹھاؤں میں سر مدینے میں

تصورات کی دنیا عجیب ہوتی ہے
ہے شام ہند میں میری سحر مدینے میں

جہاں جہاں مرے آقا کے نقش پا دیکھوں
ہر اک مقام پہ ٹھہرے نظر مدینے میں

جہاں پہ اپنے پرائے سکون پاتے ہیں
وہ سایہ دار ہے ایسا شجر مدینے میں

یہ میرا جسم یقیناً ہے ہند میں میرے
ہمیشہ رہتے ہیں قلب و جگر مدینے میں

مرے نبی کی عجب شان سب نے دیکھی ہے
دعائیں ہوتی نہیں بے اثر مدینے میں

کمال بات ہے دنیا نے شاذؔ دیکھا ہے
نہیں ملا کوئی کڑوا ثمر مدینے میں

☆☆☆

نعت شریف

چمکے گی تری شاذ یہ تقدیر ہمیشہ
سرکار کی ہر طور ہے تنویر ہمیشہ

پیشانیٔ حسرت درِ آقا پہ جھکی ہے
ہے میرے تصور میں یہ تصویر ہمیشہ

نائب ہیں نبی کے انہیں کم تر نہیں سمجھو
ولیوں کی رہے گی یوں توقیر ہمیشہ

یہ دین کوئی اور نہیں دینِ نبی ہے
لگتا رہے گا نعرۂ تکبیر ہمیشہ

ہونٹوں کو سجا لینا درودوں سے نبی کی
ہر غم کی دوا ہے یہی اکسیر ہمیشہ

مر جاؤں تو لکھ دینا فقط نامِ محمد
رہتی ہے گلے میں یہی تحریر ہمیشہ

جو ان کا نہیں ہے وہ خدا کا بھی نہیں ہے
کرتا ہوں یہی شاذؔ میں تقریر ہمیشہ

☆☆☆

نعت شریف

بڑا دلکش بڑا پُرنور طیبہ کا نظارہ ہے
وہاں آرام کرتا آمنہ کے دل کا پارہ ہے

مرے آقا وہاں سے بھی بہت بے خوف گزرے ہیں
جہاں جبریل کو لگتا شرارہ ہی شرارہ ہے

میں ان کی شان وعظمت کو بیاں کس منہ سے کر پاؤں
محمد نام اپنے آپ میں پورا ادارہ ہے

اگر دامن ذرا چھوڑا نبی کا ہم نے ہاتھوں سے
سمجھ لو پھر جہاں والو خسارہ ہی خسارہ ہے

ذرا سا بھی انہیں کم تر کسی نے دل میں بھی جانا
نہ دنیا میں نہ عقبیٰ میں کہیں اس کا گزارہ ہے

لباس ان کا بشر سا ہے مگر ہم سے نہیں ہیں وہ
مرا کہنا نہیں ہے یہ تو قرآں کا اشارہ ہے

زمانے کی ہر اک ٹھوکر یہ کہتی شاذؔ ہے مجھ سے
گناہوں کے سمندر میں انہیں کا در کنارہ ہے

☆☆☆

نعت شریف

مقدر سے وہ رحمت کا سمندر دیکھ آئے ہیں
خدا شاہد مدینے کا جو منظر دیکھ آئے ہیں

مدینے کی زیارت کی طوافِ کعبہ کر آئے
جسے آقا نے چوما ہے وہ پتھر دیکھ آئے ہیں

نبی کے در پہ جو جائے وہ سب کی بات سنتے ہیں
سنورتا ہے وہاں کیسے مقدر دیکھ آئے ہیں

انہیں جنت کی خواہش اب کبھی ہو ہی نہیں سکتی
رسول اللہ کا محراب و منبر دیکھ آئے ہیں

فرشتوں کے پروں میں آگ لگ جاتی اگر جاتے
نبی معراج میں جا کر وہاں پر دیکھ آئے ہیں

وہاں پر شاذ ہر دم نور کی برسات ہوتی ہے
مجھے وہ لوگ کہتے ہیں جو جا کر دیکھ آئے ہیں

☆☆☆

نعت شریف

کچھ یقیں اچھا لگا ہے نا گماں اچھا لگا
کل جہاں میں سرورِ کون و مکاں بہتر لگا

قافلے تو اس جہاں نے سیکڑوں دیکھے مگر
بس حسین ابنِ علی کا کارواں اچھا لگا

جو رضا رب کی تھی اس میں ہو گئے راضی خلیل
یوں خلیل اللہ کو وہ امتحاں اچھا لگا

پھول تو حسنین ہیں باغِ نبی میں اس لئے
ہر چمن سے مصطفیٰ کا گلستاں اچھا لگا

جس نے دیکھا گنبد خضریٰ اسے پوچھ ذرا
اس جہاں میں پھر اسے کوئی کہاں اچھا لگا

اس لئے آرام فرما ہیں وہاں میرے حضور
عائشہ بی بی کا ان کو آستاں اچھا لگا

عشق کی منزل میں جس نے رکھ دیا پہلا قدم
شاذ پھر اس کو نہ پل بھر یہ جہاں اچھا لگا

☆☆☆

نعت شریف

کس منہ سے میں بیاں کروں عزت حضور کی
قرآن خود بتاتا ہے عظمت حضور کی

اللہ ان کی بات نہ ٹالے گا حشر میں
جنت میں پہلے جائے گی امت حضور کی

وشنام سن کے آپ سدا مسکرائے ہیں
کتنی حسین لگتی ہے عادت حضور کی

عادت درود پڑھنے کی ڈالو گے آج تو
محشر میں کل ملے گی شفاعت حضور کی

اعلیٰ سبھی نبی ہیں یقیناً ہی دوستو
افضل ہے اس جہاں میں نبوت حضور کی

بارش ہوئی تھی نور کی ہم سب کو ہے پتہ
جب آمنہ کے گھر تھی ولادت حضور کی

دوزخ کا خوف شاذ ہمیں اس لئے نہیں
ہم بھی حضور کے ہیں یہ جنت حضور کی

☆☆☆)

نعت شریف

مرحبا کس کو کہوں تم مرحبا ہو یا نبی
ہر طرف پھیلا اندھیرا تم ضیا ہو یا نبی

آپ سے بڑھ کر جہاں میں کس کی عظمت ہے بھلا
کہہ رہا قرآن بھی خیرالوریٰ ہو یا نبی

قبر کے گہرے اندھیرے کا ہمیں کیا خوف ہو
ہم غریبوں کے لئے شمس الضحیٰ ہو یا نبی

گر خدا تم کو کہا تو کفر میں پھنس جاؤں گا
میں کہوں گا ہاں مگر نورِ خدا ہو یا نبی

ہر گھڑی سب کو دیا ہے پارسائی کا سبق
پارسا جس کو کہوں وہ پارسا ہو یا نبی

پھول پتے بیل بوٹے آپ کا کلمہ پڑھیں
ساری دنیا کے لئے بس آشنا ہو یا نبی

روضۂ اطہر کو دیکھوں بس یہی ارمان ہے
شاذ رمزی کے لئے دل کی صدا ہو یا نبی

☆☆☆

نعت شریف

نوری منبر سجایا مزہ آگیا
جشن ایسا منایا مزہ آگیا

یا نبی مرحبا یا نبی مرحبا
ایسا نعرہ لگایا مزہ آگیا

آمدِ مصطفیٰ کی سنی جب خبر
مطّلب نے اُٹھایا مزہ آگیا

ان کے آتے ہی بارش غضب کی ہوئی
یہ جہاں جگمگایا مزہ آگیا

جب حلیمہ چلیں لے کے سرکار کو
اونٹنی کو چلایا مزہ آگیا

ایک جانب کا ہی دودھ پیتے تھے بس
اپنا حصہ بتایا مزہ آگیا

شاذؔ کا کون ہے اک سوا آپ کے
حال رو کر سنایا مزہ آگیا

☆☆☆

نعت شریف

ابتدا اپنی کروں آج اُن کی بات سے
اب تلک روشن ہے دنیا شاذ جن کی ذات سے

ربِّ ھبلی امتی ہر دن کہا ہے آپ نے
آپ واقف ہیں مرے آقا مرے حالات سے

کیا سہانی رات تھی جب عرش پر سرکار تھے
بے بہا تحفے ملے معراج کی اس رات سے

چند لمحوں کے لئے مہمان جب آقا ہوئے
غار کی تقدیر بدلی ہجر کے لمحات سے

اس ضعیفہ کی عیادت کرنے آئے ہیں حضور
روز پتھر آپ نے کھائے ہیں جس کے ہاتھ سے

اب تو آقا اپنی چوکھٹ پر بلا لیجئے مجھے
ہو گیا مجبور اب تو میں مرے جذبات سے

اپنی امت کا انہیں سب حالِ دل معلوم ہے
باخبر ہیں وہ یقیناً شاذؔ کے صدمات سے

☆☆☆

نعت شریف

کون ہے جواب اس کا لا جواب آیا ہے
نور کا وہ پیکر ہے بے نقاب آیا ہے

ہر سبق نرالا ہے اُس حیاتِ کامل کا
رات دن پڑھو جس کو وہ نصاب آیا ہے

دوسرا بشر ایسا آج تک نہیں دیکھا
رحمتیں بھی لے کر جو بے حساب آیا ہے

سنگِ در تمہارا ہو اور ہو جبیں میری
جاگتی ان آنکھوں میں ایک خواب آیا ہے

کیا کہا بشر کوئی ہے یہاں مکمل کون
وہ نبی ہمارا ہے ہاں جناب آیا ہے

اس جہاں میں جو کہہ دے خود سا ہی بشر ان کو
پھر اسی کی قسمت پر اک عذاب آیا ہے

وہ نبئ اول ہیں وہ نبئ آخر ہیں
شاذؔ میرے قرآں میں یہ خطاب آیا ہے

☆☆☆

نعت شریف

ہر گام جس کی زندگی تو با اصول ہے
اللہ کا وہ پیارا دلارا رسول ہے

ان کو بشر کہوں تو میں کیسے کہوں بھلا
عرشِ بریں بھی آپ کے قدموں کی دھول ہے

دنیا تری خوشی کا طلبگار میں نہیں
نسبت سے ان کی ہے تو ہر اک غم قبول ہے

سجدے میں سرکٹا دیا امت کے واسطے
اس کو حسین کہتے ہیں زہرا کا پھول ہے

وہ وجہِ کائنات ہیں یا عام سے بشر
اندھا ہو عقل کا تو یہ حجت فضول ہے

دریا پہاڑ اور یہ آب و ہوا تمام
مرضی مرے نبی کی ہے رب کا نزول ہے

اک بار جا کے دیکھوں مدینہ میں رو برو
پھر شاذؔ زندگی کی یہ قیمت وصول ہے

☆☆☆

نعت شریف

حضرت عمر نے خود ہی یہ اعلان کر دیا
میرے نبی نے مجھ کو مسلمان کر دیا

یہ بات اے حضور! کسی اور میں کہاں
اک اک نظر میں صاحبِ ایمان کر دیا

امت سے اتنا پیار ہے مولا حسین کو
کنبے کا کنبہ آپ نے قربان کر دیا

ایسے دئے ہیں قول علی مرتضیٰ نے بس
دینِ نبی کو اور بھی آسان کر دیا

رب کتنا پیار کرتا ہے اپنے حبیب سے
عرشِ بریں کا آپ کو مہمان کر دیا

کتنے غلام آپ کے ایسے ہیں ہند میں
نظرِ کرم نے آپ کی سلطان کر دیا

اے شاذؔ رہنما کی ضرورت نہیں مجھے
معمور میرے واسطے قرآن کر دیا

☆☆☆

نعت شریف

میں نے مانا مرے آقا کہ خطاکار ہوں میں
پھر بھی حسنین کے صدقے کا طلبگار ہوں میں

میرے آقا ہیں بڑی شان کے رحمت والے
ایک میں ہوں کہ ہمیشہ سے گنہگار ہوں میں

مجھ کو الفت ہے نبی سے میں نبی کا بندہ
کربلا تیری زمیں کا بھی طلبگار ہوں میں

میرا ایمان ہے سب انکا دیا کھاتے ہیں
اور ہر حال میں آقا کا نمک خوار ہوں میں

ہر ولی دیکھئے نائب ہے نبی کا میرے
سارے ولیوں کا حقیقت میں طرفدار ہوں میں

میرے سرکار نے ایمان کی دولت بخشی
مجھ کو لگتا ہے یقیناً کوئی زردار ہوں میں

شاذؔ کی اتنی تمنّا ہے مدینہ دیکھوں
یا نبی آپ کا بس آپ کا بیمار ہوں میں

☆☆☆

نعت شریف

کبھی دیکھوں مدینے کے حسیں گلزار کا پرچم
مرے دل پر نصب ہے سیّدِ ابرار کا پرچم

ہمارا دین ہے یہ ہم جسے اسلام کہتے ہیں
مری نظروں میں ہے یہ عابد بیمار کا پرچم

جسے الفت ہے آقا سے ہوا جو ان کا دیوانہ
اسے اچھا نہیں لگتا کوئی سنسار کا پرچم

نبی کے راستے پر تُو ذرا سا دیکھ لے چل کر
زمانہ یاد رکّھے گا ترے کردار کا پرچم

محبت آج تو کر لے ابھی ہے وقت ہاتھوں میں
ملے گا حشر میں بھی دیکھنا سرکار کا پرچم

مری عزت بچا لینا قیامت میں مرے آقا
لگایا ہے کلیجے سے تمہارے پیار کا پرچم

قلم سے شاذؔ اپنے بس یوں ہی تو نعت لکھتا جا
اگر چاہے کہ اونچا ہو ترے اشعار کا پرچم

نعت شریف

ان سے پہلے کوئی کب ہے آیا گیا
لا مکاں پر نبی کو بلایا گیا

سارے نبیوں سے رتبہ بڑا آپ کا
یوں امام ان کو سب کا بنایا گیا

مسکراتے رہے شکر کرتے رہے
چاہے جتنا بھی ان کو ستایا گیا

صرف انسان کیا ہے فرشتوں میں بھی
ان کی عظمت کا پرچم اٹھایا گیا

آسماں سے اتر کر ملک آگئے
جشن سرکار کا جب منایا گیا

ان کی آمد کی برکت ہے یہ دوستو
یہ زمیں اور فلک جو سجایا گیا

شاذؔ غم سے ملی ہے نجات اب مجھے
حال رو کر انہیں جب سنایا گیا

نعت شریف

وہ نبی خدا کا عظیم ہے نہیں جس کی کوئی مثال ہے
اسے میں بھلا لکھوں کیسے کیا وہ کمال کا بھی کمال ہے

نبی معتبر ہیں سبھی مگر یہ شرف ملا ہے تجھے فقط
تری عظمتوں کی نہ انتہا سرِ عرش رب سے وصال ہے

میں دعا کروں وہ عطا کریں مجھے چاہئے بھلا اور کیا
وہاں ہر عطا کا ہے در کھلا یہاں میرا دست سوال ہے

مجھے تم بتاؤ اے حاجیو وہاں کیسے باغ و بہار ہیں
نہیں دیکھی طیبہ ابھی تلک مرے دل میں اتنا ملال ہے

یہاں کون ہے مرا چارہ گر وہی آخری ہو مرا سفر
مجھے آقا در پہ بلائیے مرا جینا اب تو محال ہے

تری دید ہو میری عید ہو یہی زندگی کی ہے آرزو
وہ پڑے ہیں پالے غموں سے بس یہاں ہر خوشی کو زوال ہے

وہاں سب دکھوں کا علاج ہے یہ سنا ہے میں نے بڑوں سے بھی
یہی شاذؔ کا بھی یقین ہے وہاں جو گیا وہ نہال ہے

نعت شریف

ہم کہیں ذکر کبھی ان کا اگر کرتے ہیں
میرے آقا بھی مدینے سے نظر کرتے ہیں

میں بھی اک روز مدینے کا نظارہ کر لوں
جن کی قسمت ہو مدینے کا سفر کرتے ہیں

صرف انساں ہی نہیں آپ کا دیوانہ ہے
ورد آقا کی درودوں کا شجر کرتے ہیں

ایسی سرکار زمانے میں کوئی اور نہیں
جی حضوری تو یہاں شمس و قمر کرتے ہیں

با خدا تیری دعاؤں میں اثر بھی ہوگا
ان کی تعریف اگر قلب و جگر کرتے ہیں

کوئی عالم تو نہیں ہوں میں شعور اتنا ہے
ان کے الفاظ ہمیں اب بھی خبر کرتے ہیں

شاذؔ احکام بھلائے تو زمانہ گزرا
ہم بھی دعویٰ تو محبت کا مگر کرتے ہیں

☆☆☆

نعت شریف

ضرورت کیا مجھے، مانگوں میں اس ظالم زمانے سے
بنا مانگے ہی ملتا ہے نبی کے آستانے سے

نبی کی آل کا صدقہ مرے مولا عطا کر دے
یہ دنیا پل رہی ہے باخدا ان کے گھرانے سے

فرشتے بھی مرے گھر میں یقیناً آ کے بیٹھے ہیں
یہ برکت ہے نبی کے نام کی محفل سجانے سے

وہ رحمت بن کے آئے ہیں زمین و آسماں تم پر
بہاریں ناز کرتی ہیں نبی کے مسکرانے سے

سبھی شاہ و گدا جا کر وہاں دامن پسارے ہیں
سبھی نے جھولیاں بھرلیں محمد کے خزانے سے

جہالت کا زمانہ تھا بڑی تھی گمرہی اس دم
دلوں میں نور پھیلا آپ کے تشریف لانے سے

ابھی ہے وقت ان کو شاذؔ رو رو کے منالے تو
قیامت میں نہ مانے گا خدا ہرگز منانے سے

☆☆☆

نعت شریف

دونوں جہاں میں قائم جلوہ ہے مصطفیٰ کا
جنت کے وہ ہیں مالک کعبہ ہے مصطفیٰ کا

جس نے بھی ان کو دیکھا اس نے یہی کہا ہے
بس لائق تلاوت چہرہ ہے مصطفیٰ کا

روئے زمیں پہ ایسی کوئی جگہ کہاں ہے
حورو ملک کا مرکز روضہ ہے مصطفیٰ کا

جس کو شہیدِ اعظم کہتی ہے دنیا ساری
ابنِ علی یقیناً! بچہ ہے مصطفیٰ کا

گنتی کے تھے بہتر لاکھوں کا لاؤ لشکر
کربل میں بھوکا پیاسا کنبہ ہے مصطفیٰ کا

ایسا سخی جہاں میں کوئی ہوا نہ ہوگا
مخلوق جو بھی کھائے صدقہ ہے مصطفیٰ کا

کلمے کی ایسی طاقت دیکھی ہے شاذؔ میں نے
ہر امتی سے اپنے رشتہ ہے مصطفیٰ کا

☆☆☆

نعت شریف

دنیا میں کہیں ایسی قیادت نہ ملے گی
میرے نبی کی جیسی شرافت نہ ملے گی

منکر جو نبی کے ہیں وہ مانیں مرا کہنا
جنت یہ نمازوں کی بدولت نہ ملے گی

آقا نے نمازوں کو کہا آنکھوں کی ٹھنڈک
چھوڑو گے نمازیں تو یہ راحت نہ ملے گی

قرآن ہی رہبر ہے مسلمان یہ تیرا
اب اور کسی کو بھی نبوت نہ ملے گی

دنیا کی محبت سے نکل آ تو مسلماں
ورنہ تجھے آقا کی شفاعت نہ ملے گی

وہ قبر میں جا کر بھی دعا کرتے رہے ہیں
دنیا میں کہیں ایسی محبت نہ ملے گی

تو شاذؔ زمانے کے ہر اک پھول کو چن لے
ان کے لبوں کی جیسی نزاکت نہ ملے گی

☆☆☆

نعت شریف

دراصل وہ ہی آپ کا سچا غلام ہے
ہر لمحہ جس کے لب پہ درود و سلام ہے

تعریف ہر ورق پہ لکھی ہے حضور کی
قرآن جس کو کہتے ہیں رب کا پیام ہے

مالک ہیں دوجہاں کے وہ شاہِ امم بھی ہیں
ہاتھوں میں بس انہیں کے یہ سارا نظام ہے

یہ مرتبہ خدا نے کسی کو نہیں دیا
عرشِ بریں پہ صرف انہیں کا قیام ہے

خود سا بشر انہیں میں بھلا کیسے مان لوں
ہر اک نبی کا کون بتاؤ امام ہے

قرآں نے کر دیا ہے یہ اعلان بار بار
اب ان کے نام پر ہی نبوت تمام ہے

قربان میری جان ہے ان کے ہی نام پر
ان کے لئے ہی شاذؔ یہ میرا کلام ہے

☆☆☆

نعت شریف

چمن چمن میں یہ مہکی بہار ہے ان سے
عطائے نعمتِ پروردگار ہے ان سے

انہیں کے واسطے رب نے جہاں بنائے ہیں
ہر ایک شئے پہ یہ نقش و نگار ہے ان سے

سوائے ان کے نہیں کوئی غم گسار مرا
تڑپتے دل کو مرے بس قرار ہے ان سے

انہیں کی نظر کرم ہے جو ہنس رہا ہوں میں
لباس غم کا مرے تار تار ہے ان سے

رکھا ہی کیا ہے مدینے میں ایک سوا ان کے
مدینے تیری فضا مشکبار ہے ان سے

چلے ہیں ان کے اشارے پہ چاند اور سورج
اے آسمان یہ تیرا سنگار ہے ان سے

انہیں کے نام کی برکت کہ شاذؔ ہے شاعر
جو شاعروں میں ہے وہ بھی شمار ہے ان سے

☆☆☆

نعت شریف

چاہئے جس کو شفاعت ان کی
اس پہ لازم ہے محبت ان کی

ہم کو رضواں کی ضرورت کیا ہے
ہم بھی ان کے ہیں یہ جنت ان کی

حال بیمار کا جا کر پوچھو
کتنی پیاری ہے یہ سنت ان کی

کوئی دشنام کہے کہتا رہے
مسکرا دینا ہے عادت ان کی

بعد مرنے کے نہ کچھ پاؤ گے
وقت ہے کر لو اطاعت ان کی

ہر عمل اس کا عبادت ہوگا
جو بھی اپنائے گا سیرت ان کی

زندگی شاذؔ سنور جائے گی
اب تو ہو جائے زیارت ان کی

☆☆☆

نعت شریف

بتلاؤں کسے کیسے معیار محمد کا
مقبول عبادت ہے دیدار محمد کا

اس عشق کی عظمت کا انداز نرالا ہے
دنیا کو شفاء دیتا بیمار محمد کا

دنیا میں کہیں ایسی قربانی نہیں دیکھی
کربل میں لٹا جیسے گھر بار محمد کا

مومن وہی ہے کامل ایماں اُسی کا پختہ
نظروں میں رکھا جس نے کردار محمد کا

جب موت مجھے آئے آئے انہیں کے در پر
افضل ہے جہاں بھر سے مینار محمد کا

جنت کے وہی مالک ایمان یہی میرا
محشر میں سجا ہوگا دربار محمد کا

ظاہر میں بشر ہیں وہ اے شاذؔ حقیقت میں
رب کی ہی رضا سمجھو اظہار محمد کا

☆☆☆

نعت شریف

دنیا کی چھوڑ یار محمد کی بات کر
محشر کے تاجدار محمد کی بات کر

رشتے سبھی فریب سے لگتے ہیں اب مجھے
امت کے غم گسار محمد کی بات کر

میرے نبی کے جیسا نہیں کوئی دوسرا
مجھ پر چڑھا خمار محمد کی بات کر

پڑھ لے درود جھوم کے اپنے رسول پر
یوں عافیت سنوار محمد کی بات کر

عاشق نبی کے جو بھی ہیں جنت میں جائیں گے
تیرا بھی ہو شمار محمد کی بات کر

تجھ کو نہیں جو چین کہیں ایک پل ذرا
مل جائے گا قرار محمد کی بات کر

اے شاذؔ تیرا کون سوا ان کے دہر میں
سن لیں گے وہ پکار محمد کی بات کر

☆☆☆

نعت شریف

آج محفل سجی میرے سرکار کی
بات ہوگی یہاں شاہِ ابرار کی

دل کو تھامو ذرا ان پہ بھیجو درود
آپ امت ہیں نبیوں کے سردار کی

اور کچھ بھی نہیں چاہئے مصطفیٰ
ہو اجازت مجھے آقا دیدار کی

میرے غم کی دوا ایک در آپ کا
آقا لے لو خبر اپنے بیمار کی

جس کی تعریف خود پورا قرآں کرے
کیسی ہستی ہے وہ رب کے دلدار کی

غار میں کام آیا لعابِ دہن
شان تو دیکھئے میرے غم خوار کی

شاذؔ جنت میں جانے سے روکے گا کون
اک ضرورت ہے بس ان کے اقرار کی

☆☆☆

نعت شریف

خدایا نعت جب لکّھوں عبادت کی طرح لکّھوں
حقیقت جب لکّھوں ان پر حقیقت کی طرح لکّھوں

ہر اک جملہ صداقت ہے نبی نے جو بھی فرمایا
حدیث پاک بھی لکّھوں صداقت کی طرح لکّھوں

سلام ان پر خدا کا خود یہاں جبریل لاتے ہیں
سلام ان پر جو میں لکّھوں عقیدت کی طرح لکّھوں

وہ جب بھی بات کرتے ہیں تو لب سے پھول جھڑتے ہیں
لبِ نازک اگر لکّھوں نزاکت کی طرح لکّھوں

تڑپ کر دل یہ کہتا ہے مرا بھی یا رسول اللہ
یہ نعرہ دل سے جب لکّھوں حرارت کی طرح لکّھوں

یقیں اتنا رہے کامل خدا یا قبر تک میرا
جو نامِ مصطفیٰ لکّھوں فضیلت کی طرح لکّھوں

ریا کاری سے اپنے شاذؔ کو محفوظ کر دینا
لکھوں ان سے محبت ہے محبت کی طرح لکّھوں

نعت شریف

ہم اپنی جان دیتے ہیں یہ دیں بیچا نہیں کرتے
نبی والے کبھی ایمان کا سودا نہیں کرتے

رکھو آنکھوں پہ قابو یہ ہمیں آقا نے سمجھایا
جدھر ایماں کو خطرہ ہو ادھر دیکھا نہیں کرتے

نبی رحمت یہاں بن کر سبھی کے واسطے آئے
کسی مذہب سے دل میں بیر ہم پالا نہیں کرتے

سبھی نبیوں کی خواہش تھی کہ اس امت میں پیدا ہوں
ہماری سادگی دیکھو کہ اترایا نہیں کرتے

فقط یہ میں نہیں کہتا مرا قرآں بھی کہتا ہے
جو عاشق ہیں نبی کے غم سے گھبرایا نہیں کرتے

محمد نام پر شیدا نہیں ہیں جو بھی دنیا میں
مزا وہ زندگی کا پھر کبھی پایا نہیں کرتے

عبادت نعت کہنا ہے عبادت نعت پڑھنا ہے
حقیقت شاذؔ اتنی ہے یہ جھٹلایا نہیں کرتے

نعت شریف

مرے ہاتھ دونوں خالی تو ہے داتا بے مثالی
میں گدا ہوں تیرے در کا ترے در کا ہوں سوالی

تری انگلیوں سے چلتے یہاں چاند اور سورج
کوئی حشر تک نہ بھولے ترا معجزہ ہلالی

تو لباسِ آدمی میں اے خدا کے دوست آیا
تو نبی ہے ہر نبی کا تری ذات سب سے عالی

تری بزم میں فرشتے بھی ادب سے آ کے بیٹھیں
تری انجمن انوکھی تری شان ہے نرالی

یہ زبان کھولنے کی نہیں تھی جسے اجازت
ترے قرب کا نتیجہ ہے اذان یہ بلالی

تو نہیں ہے اس چمن میں بھلا کیسے مان جاؤں
یہ بہار تیرے دم سے تو ہی باغ کا ہے والی

مجھے تو نواز اتنا کہ مدینہ میں بھی دیکھوں
ترا شاذؔ پیش کردے یہ درود والی ڈالی

نعت شریف

تعریف رقم ان کی کروں کیسے قلم سے
مسرور ہوئی عرشِ بریں جن کے قدم سے

اس جیسا یہاں کوئی ہوا اور نہ ہوگا
کلمہ جو پڑھا دیتا ہے پتھر کے صنم سے

کعبے کا جھکاؤ یہ بتاتا ہے ہمیں بھی
طیبہ کی ہے نسبت کوئی مکے کے حرم سے

سرکار مرے سنتے ہیں سب دل کی صدائیں
پڑھتا ہوں درودیں میں یہاں بیٹھا عجم سے

محشر کا نظارہ بھی بہت خوب لگے گا
فریاد فرشتے بھی کریں شاہِ اُمم سے

آقا کی محبت کا شرف جس کو ملا ہے
مطلب نہیں رہتا ہے اسے رنج و الم سے

وہ دن مجھے قسمت سے مرے مولا دکھا دے
میں شاذؔ مدینے میں چلوں دیدۂ نم سے

نعت شریف

کیا کہوں کیسے کہوں اب میرے کیا ہیں مصطفیٰ
بس خدا کے بعد میرے ناخدا ہیں مصطفیٰ

اک سوا ان کے نہیں ہے کوئی بھی اپنا مرا
دوجہاں میں ایک واحد آسرا ہیں مصطفیٰ

مرضیٔ رب سے الگ مرضی کبھی ہوتی نہیں
نور بھی ہیں مصطفیٰ نورالہدیٰ ہیں مصطفیٰ

ایسا قائد اس جہاں نے آج تک دیکھا نہیں
دونوں عالم کے لئے اک رہنما ہیں مصطفیٰ

آپ کا حسنِ مبارک کیا کہوں رب کی قسم
باخدا ان چاند تاروں کی ضیاء ہیں مصطفیٰ

اس لئے میں پڑھ رہا ہوں اپنے آقا پر درود
رب مرا معبود ہے صلِّ علیٰ ہیں مصطفیٰ

اس زمیں کا ذرّہ ذرّہ آپ ہے اپنی مثال
شاذؔ رمزی دیکھ لے خیرالوریٰ ہیں مصطفیٰ

نعت شریف

ڈوبا ہوں مرے آقا ہر سمت خطاؤں میں
آئے گا سکوں اب تو طیبہ کی پناہوں میں

گزرے ہیں مرے آقا طیبہ تری گلیوں سے
کچھ بات الگ ہوگی طیبہ کی فضاؤں میں

میرے نبی کے جیسی الفت نہ کہیں ہوگی
امت کی بقاء چاہیں سرکار دعاؤں میں

جو کچھ بھی ضرورت ہے وہ مانگ لو اس در سے
ہرگز نہ کمی ہوگی آقا کی عطاؤں میں

بخشے گا خدا بیشک صدقے میں محمد کے
تاثیر کرو پیدا رو رو کے صداؤں میں

سنت ہی ادا ہوگی یہ سوچ کے نکلا ہوں
تکلیف بہت ہوگی سچائی کی راہوں میں

ان کا ہی وسیلہ ہے ان کا ہی کرم ہوگا
ہر روز اضافہ ہے اے شاذؔ گناہوں میں

نعت شریف

میرے لب پر اسی کی تو بات آج ہے
جس کو حاصل ہوئی رب کی معراج ہے

روز محشر اسی کو تلاشیں گے ہم
جس کے سر پر شفاعت کا اک تاج ہے

اس کے رستے پہ چلتے رہو مومنو
جنّتی راستوں کا جو منہاج ہے

چاند سورج ستارے زمیں آسماں
وہ ہی حاکم اسی کا ہی یہ راج ہے

ہر بشر کھا رہا ہے اسی کا دیا
سارا عالم اسی کا ہی محتاج ہے

کر رہے ہیں دعا رو کے کیوں مصطفیٰ
یہ ہمارے گناہوں کا اخراج ہے

یا نبی میرا محشر میں رکھنا بھرم
آپ کے ہاتھ میں شاذؔ کی لاج ہے

نعت شریف

رہوں کب تک یوں ہی میں آبدیدہ یا رسول اللہ
تمہارے بن نہیں کوئی وسیلہ یا رسول اللہ

درودوں کے سوا کوئی عمل مجھ سے نہیں ہوتا
مجھے آتا نہیں کوئی سلیقہ یا رسول اللہ

سبھی اہلِ نظر کہتے ہیں کعبہ کچھ جھکا دیکھا
سلامی آپ کو دیتا ہے کعبہ یا رسول اللہ

ہر اک شئے آپ کی دونوں جہاں کے آپ مالک ہیں
مگر کرتے رہے ہیں آپ فاقہ یا رسول اللہ

تم ہی ہو شافع محشر تم ہی ہو حاکم عالم
مرے دل کا ہے بس اتنا عقیدہ یا رسول اللہ

نبی سب نور ہیں بیشک مجھے تسلیم ہے لیکن
کوئی تم سا نہیں ہے برگزیدہ یا رسول اللہ

مرے دل کی صدا سن لیں کرم یہ شاذؔ پر کردیں
دعاؤں کا نہیں مجھ کو سلیقہ یا رسول اللہ

نعت شریف

مجرم ہوں مرے آقا خود اپنی نگاہوں میں
واللہ مجھے لے لیں اب اپنے غلاموں میں

مقبول مدینہ ہے سرکار کی آمد سے
خوشبو ہے پسینے کی طیبہ کی ہواؤں میں

جنت میں ہوا چرچا دنیا میں ملی شہرت
جو شخص بھی آیا ہے آقا کی پناہوں میں

سرکار کے روضے کا دیدار کروں میں بھی
تاثیر خدا دے دے لاچار صداؤں میں

جلّاد نے کربل میں ہرگز نہ ذرا سوچا
حسنین بھی کھیلے ہیں سرکار کی باہوں میں

عاصی ہوں بچا لینا محشر میں مرے آقا
ڈوبا ہوں گلے تک میں سرکار گناہوں میں

طیبہ کا بنے منگتا یہ شاذؔ خدا تیرا
میں رب سے یہی مانگوں ہر بار دعاؤں میں

نعت شریف

کیسے بیاں کرے کوئی رفعت رسول کی
قرآں ہمیں ملا ہے بدولت رسول کی

ایسا سخی جہاں میں ہوا ہے نہ کوئی ہو
یہ حشر تک رہے گی سخاوت رسول کی

سنت نبی کی یہ بھی ضروری ہے مومنو
دشمن پہ رحم کرنا ہے عادت رسول کی

ماتھے کے یہ نشان کسی کام کے نہیں
جنت میں لے کے جائے گی الفت رسول کی

ایمان اور کیا ہے سوا اس کے دوستو
ایمان ہے دلیل محبت رسول کی

اے شاذؔ سنّتوں کا یہاں احترام کر
پھر حشر میں ملے گی شفاعت رسول کی

☆☆☆

نعت شریف

شبِ معراج میں کیا کچھ نہیں سالار کے پیچھے
نبی سارے کھڑے ہیں سید ابرار کے پیچھے

حرا یہ تیری قسمت ہے شبِ ہجرت میں وہ آئے
یہ مکڑی کو سمجھ آیا کہ ہے کیا غار کے پیچھے

یزیدی ساری دنیا میں کہیں ڈھونڈے نہیں ملتے
کھڑے ہیں امتی سب عابدِ بیمار کے پیچھے

وفا کرنا تھا وہ وعدہ جو نانا کر کے آئے ہیں
یہی تھی مصلحت سجّاد کی انکار کے پیچھے

نبی کا جو بھی دشمن ہے یقیناً میرا دشمن ہے
لگادوں جان کی بازی میں اُس کردار کے پیچھے

جو عاشق ہیں نبی کے بس یہی پہچان ہے ان کی
کبھی چلتے نہیں وہ درہم و دینار کے پیچھے

نبی کو شاذؔ محشر میں وہ کیسے منہ دکھائے گا
نبی سے جو حسد رکھے چھپے مینار کے پیچھے

نعت شریف

مبارک ہو جہاں والو کہ اب بدرالدجیٰ آئے
زمانہ منتظر تھا جن کا وہ نورِ خدا آئے

یہ عبدالمطلب بولے اُٹھا کر گود میں پوتا
مبارک آمنہ بی بی شہِ ارض و سما آئے

بہاریں مسکراتی ہیں پرندے چہچہاتے ہیں
سبھی حورو ملک ہیں نغمہ زن شمس الضحیٰ آئے

نظامِ زندگی قائم جہاں میں آج سے ہوگا
مٹے گا شر زمانے سے مرے خیرالوریٰ آئے

ضرورت جو بھی جس کی ہو مرے آقا سے کہہ دینا
خوشی کے گیت سب گاؤ مرے حاجت روا آئے

خدا نے عمر جو بخشی یقیناً خوبصورت ہے
اُنہیں کے عشق میں گزرے تو جینے کا مزہ آئے

مجھے اب خوف ودوزخ کا بتاؤ شاذؔ کیوں کر ہو
شفاعت کے لئے دیکھو شفیعِ دوسرا آئے

نعت شریف

زندگی کی ہر خوشی ایسے منانا چاہیے
محفلِ میلاد سے اپنے گھر سجانا چاہیے

آپ مومن ہیں اگر تو پھر نبی کی شان میں
یا رسول اللہ کا نعرہ لگانا چاہیے

جب مصیبت آپ کے گھر آپ کی مہمان ہو
یا نبی صلِّ علیٰ ہی گنگنانا چاہیے

جب فرشتہ موت کا آئے جو میرے روبرو
یا نبی مجھ کو مدینے میں ٹھکانہ چاہیے

مصطفیٰ کے جیسی الفت کس کو ہوگی آپ سے
حال رو رو کر انہیں اپنا سنانا چاہیے

اک طرف دنیا کو رکھ دے اک طرف پیارے رسول
اس طرح سے نفس اپنا آزمانہ چاہیے

شاذؔ اک محفل سبھی ہو سب صحابہ اور حضور
دل یہ کہتا ہے مرا وہ ہی زمانہ چاہیے

نعت شریف

ہو میسر مجھے دیدار لکھے جاتا ہوں
میرے آقا مرے سرکار لکھے جاتا ہوں

کوئی بولا کہ لکھو نور کسے کہتے ہیں
میں فقط سیدِ انوار لکھے جاتا ہوں

والقمر یا کہیں واللیل جو لکھنا چاہا
ان کی زلفیں کہیں رخسار لکھے جاتا ہوں

ان کی گفتار کا انداز جو لکھنا چاہا
سورۂ رحمٰن ہی ہر بار لکھے جاتا ہوں

آپ یٰسین مزمل ہیں کہیں طٰہٰ ہیں
آپ ہی آپ کو سرکار لکھے جاتا ہوں

آپ نبیوں کے نبی آپ کا منصب اعلیٰ
رب کا محبوب میں دلدار لکھے جاتا ہوں

نعت لکھتا ہوں جو میں شاذؔ قلم سے اپنے
ہے عطا آپ کی اشعار لکھے جاتا ہوں

نعت شریف

میرے غم کی مجھے اب دوا چاہیے
میرے دل کو درِ مصطفیٰ چاہیے

میری عقبیٰ یقیناً سنور جائے گی
یا نبی آپ کی بس عطا چاہیے

روح پاکیزہ کرنے کی ہے جستجو
بس مدینے کی آب و ہوا چاہیے

آپ کے در کو پلکوں سے چوموں سدا
اک سوا اس کے اور مجھ کو کیا چاہیے

عاشقی کا تقاضہ یہی ہے فقط
آپ کے غم میں دل مبتلا چاہیے

سب ولی اولیاء جس پہ چلتے رہے
یا نبی بس وہی راستہ چاہیے

میرا کوئی نہیں ہے سوا آپ کے
میرے آقا مجھے آسرا چاہیے

نعت شریف

حکومت ان کی دنیا میں انہیں کا راج ہے بے شک
انہیں کے سر شفاعت کا سنہرا تاج ہے بے شک

عمل ایسا نہیں کوئی ملے جنت کا دروازہ
انہیں کے ہاتھ میں اب تو ہماری لاج ہے بے شک

میں کیسے مان لوں آقا نہیں ہو آج دنیا میں
جو کل تک تھا وہی رتبہ تمہارا آج ہے بے شک

مدینے کا نظارہ واقعی قسمت سے ہوتا ہے
مقدر کا سکندر با خدا الحاج ہے بے شک

تمہیں کو محسنِ انسانیت رب نے بنایا ہے
تمہیں سے آدمیت کی یہاں معراج ہے بے شک

وہاں انساں تو کیا حور و ملک بھی پہرہ دیتے ہیں
فرشتوں کی مدینے میں بڑی افواج ہے بے شک

محمد نام ہے جس کا جو بیٹا آمنہ کا ہے
وہی تو شاذؔ نبیوں کا بڑا سرتاج ہے بے شک

نعت شریف

میرے غم کی دوا مصطفیٰ مصطفیٰ
وہ ہیں صلِّ علیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

کیوں نہ پڑھتا رہوں میں درودِ نبی
خود خدا نے کہا مصطفیٰ مصطفیٰ

میرا کوئی نہیں اس کا غم کیا کروں
میرے حاجت روا مصطفیٰ مصطفیٰ

آپ کے واسطے ہیں بنے دوجہاں
آپ بعدِ خدا مصطفیٰ مصطفیٰ

روح جب جسم سے میرے پرواز ہو
میں کہوں مرحبا مصطفیٰ مصطفیٰ

ہر نبی آپ کا امتی باخدا
کہتے ہیں انبیاء مصطفی مصطفیٰ

شاذؔ لکھتا رہے آپ کی نعت ہی
ذہن کر دیں عطا مصطفیٰ مصطفیٰ

☆☆☆

نعت شریف

محبوب رب کا آپ ہی اپنی مثال ہے
دنیا میں اور کس کا یہ جاہ و جلال ہے

گستاخ جو نبی کا ہے مرجانا چاہئے
ہر اک بشر پہ خون ہی اس کا حلال ہے

جس نے حضور آپ کو دیکھا تو یہ کہا
یا رب ترے نبی میں ترا ہی جمال ہے

یہ مرتبہ کسی بھی نبی کو کہاں ملا
عرشِ بریں پہ آپ کا رب سے وصال ہے

ساتوں فلک پہ اس لئے گونجی ہے یہ اذان
میرے نبی کا لاڈلا پیارا بلال ہے

وردِ دورد اس لئے کرتا ہوں رات دن
جس کو درود کہتے ہیں مومن کی ڈھال ہے

میرے حضور شاذؔ کو طیبہ دکھا یئے
سرکار میرا ہند میں جینا محال ہے

نعت شریف

جس نے بھی محبت کی یہاں شاہِ امم سے
وہ دور ہوا دنیا کے سب رنج و الم سے

عاشق جو نبی کے ہیں عجب حال ہے ان کا
بیزار نہیں ہوتے کبھی ظلم و ستم سے

جو جسم کا اک روح سے ہوتا ہے تعلق
طیبہ کا وہی رشتہ ہے مکے میں حرم سے

مقروض ہے کعبہ اُسی دن سے مرے آقا
پڑھوایا جو کلمہ یہاں پتھر کے صنم سے

رورو کے دعا کرنا بھی سنت ہے نبی کی
مانگی ہے دعا آپ نے بھی دیدۂ نم سے

اوقات نہیں میری چلوں چار قدم بھی
طیبہ میں چلا جاؤں گا بس ان کے کرم سے

ایمان ہے وہ شاذؔ مری بات سنیں گے
رو رو کے دعا کرتا ہوں میں ارض عجم سے

نعت شریف

ہر گھڑی رکھی نظر میں مَیں نے بس عقبیٰ کی بات
اس لئے تو مانتا ہوں دل سے میں آقا کی بات

اب کسی بھی بات سے دل کو سکوں ملتا نہیں
چین دل کو بخشتی ہے بس وہی طیبہ کی بات

وہ کوئی جن و بشر ہو یا کوئی مخلوق ہو
سنتے ہیں دل سے سبھی بس آقا و مولا کی بات

یا نبی یا مصطفیٰ دل سے کہہ کر دیکھئے
وہ وہاں سے سن رہے ہیں ہر گھڑی شیدا کی بات

بو لہب نے لاکھ کوشش کی انہیں سمجھاؤں میں
آپ نے ہرگز نہیں مانی کبھی چاچا کی بات

ایک بس کردار آقا آپ کا دیکھوں گا میں
اس جہاں میں جب چلے گی با خدا داتا کی بات

زندگی بھر شاذؔ رمزی کا قلم جب بھی اٹھے
ذکر ہو شبیر کا یا پھر لکھوں نانا کی بات

نعت شریف

میرے دل میں لمحہ لمحہ ہے یہ خواہش یا نبی
دیکھ لوں میں بھی مدینہ ہے یہ کوشش یا نبی

خون کے رشتے جہاں میں میرے دشمن ہو گئے
سہ نہیں سکتا ہوں اب میں آزمائش یا نبی

آپ کے دیدار کے بن ایسا لگتا ہے مجھے
سانس لینے پر لگی ہے جیسے بندش یا نبی

اک سوائے آپ کے محشر میں میرا کون ہے
حشر میں کرنا مری رب سے سفارش یا نبی

روضۂ انور دکھا دیں زندگی میں ایک بار
دست بستہ کر رہا ہوں میں گذارش یا نبی

حاجیوں سے یہ سنا ہے ہو رہی ہے رات دن
آپ کے دربار میں رحمت کی بارش یا نبی

اک غلامِ مصطفیٰ ہوں میں کہوں گا شاذؔ یہ
قبر میں جس وقت ہوگی مجھ سے پرسش یا نبی

نعت شریف

مبارک ہو جہاں والو محمد مصطفیٰ آئے
خدا کی رحمتیں لے کر یہاں نورِ خدا آئے

ہر اک مومن کی دنیا میں یہی پہچان ہوتی ہے
جہاں نامِ محمد ہو وہاں صلِّ علیٰ آئے

شعورِ زندگی مجھ کو مرے آقا کہاں ملتا
بہت اچھا ہوا جو آپ لے کر راستہ آئے

کوئی پُرسانِ حال اپنا نہیں ہوتا زمانے میں
ہر اک بے بس ہر اک بے کس کا بن کر آسرا آئے

امامت کے لئے معراج میں جب آپ آئے ہیں
کھڑے ہو کر نبی بولے امام الانبیاء آئے

یہاں جو چاہئے جس کو وہ ان سے مانگ لے آکر
بھلا کرنے جہاں بھر کا حبیبِ کبریا آئے

کھلونے انگلیوں کے شاذؔ دیکھو چاند سورج ہیں
قسم اللہ کی بن کر سراپا معجزہ آئے

نعت شریف

ہم کبھی نعت گنگناتے ہیں
ساری دنیا کو بھول جاتے ہیں

ان کی سیرت کو یاد کرتا ہوں
غم مجھے جب کبھی ستاتے ہیں

دونوں عالم کے ہیں وہی مالک
پارے قرآن کے بتاتے ہیں

چوٹ دل پر کوئی جو اپنا دے
یہ بھی سنّت ہے مسکراتے ہیں

بے سبب جب کوئی ستائے تو
آپ ہی آپ یاد آتے ہیں

آپ رحمت ہیں دو جہاں کے لئے
آپ کا صدقہ ہم بھی کھاتے ہیں

شاذؔ دل سے جو نعت کہتا ہے
ناز اس کے ملک اٹھاتے ہیں

نعت شریف

مرے گناہوں کا پورا شمار سامنے ہو
بچانا آقا جو پرور دگار سامنے ہو

مجھے یہ موت بھی آئے تو بس مدینے میں
جہاں سے جب اٹھوں ان کا دیار سامنے ہو

خدا کے واسطے آقا مجھے بچا لینا
جو میرے جرموں کی لمبی قطار سامنے ہو

عزیز میرے مجھے قبر میں اتاریں جب
کھلے جو آنکھ تو دل کا قرار سامنے ہو

درود پڑھ کے میں سوؤں تو خواب میں میرے
مدینہ تیرا ہی باغ و بہار سامنے ہو

میں پل صراط سے گزروں خدا خدا کر کے
خدا کا دوست وہ عالی وقار سامنے ہو

اُٹھے یہ قبر سے محشر میں شاذؔ جب یارب
ترے نبی کی سبھی رہ گزار سامنے ہو

نعت شریف

ہر اک منظر سہانا تھا نظاروں کا سماں روشن
نبی دنیا میں جب آئے بہاروں کا سماں روشن

نبی کو گود میں لے کر حلیمہ خود یہ کہتی تھیں
حلیمہ دیکھ لے تو رہگزاروں کا سماں روشن

جو رستہ آپ نے آقا دیا ہے اپنی امت کو
اسی رستے پہ چل کر غم گساروں کا سماں روشن

اُسی نورانی انگلی کا اشارہ ہائے کیا کہنا
قسم اللہ کی ہے چاند تاروں کا سماں روشن

کئی برسوں کا سوکھا تھا نہیں برسا ذرا پانی
وہ جب آئے ہوا پھر تو ہزاروں کا سماں روشن

نبی کے جو بھی عاشق ہیں سبھی شہکار ہیں ان کے
قیامت میں رہے گا شاہکاروں کا سماں روشن

جہاں پر شاذؔ آقا کے قدم چومے ہیں مٹی نے
ہوا ہے اس زمیں کے رہگزاروں کا سماں روشن

نعت شریف

اللہ کے دلدار ہیں سرکارِ دوعالم
اُمت کے طلبگار ہیں سرکارِ دوعالم

اب کوئی نبوت کی عدالت نہیں ہوگی
بس آخری سرکار ہیں سرکارِ دوعالم

محشر میں وہاں کوئی نہیں ہوگا ہمارا
ہر طور مددگار ہیں سرکارِ دوعالم

دونوں جہاں میں آپ کی چلتی ہے حکومت
نبیوں کے بھی سردار ہیں سرکارِ دوعالم

سچ بات ہی کہنے کی ہمیں دی ہے ہدایت
سچ کے ہی روادار ہیں سرکارِ دوعالم

حق آپ نے غیروں کا بھی باقی نہیں رکھا
وہ صاحبِ کردار ہیں سرکارِ دوعالم

ظالم ہو زمانہ مجھے پرواہ نہیں کوئی
اب شاذؔ کے غم خوار ہیں سرکارِ دوعالم

نعت شریف

رگ رگ میں بسا ہے مری اب ہائے مدینہ
میں کیا کروں یا رب مجھے دِکھ جائے مدینہ

ہر سانس مری صلِّ علیٰ روز پُکارے
دھڑکن سے مری دل کی صدا آئے مدینہ

ہر دن ہی دعا کرتا ہوں طیبہ کے لئے میں
بستر پہ مجھے رات کو تڑپائے مدینہ

اوقات کسی کی نہیں طیبہ جو چلا جائے
جاتا ہے وہی جس کو بھی بلوائے مدینہ

اے شہرِ مدینہ تری تقدیر بھی جاگی
سرکار جو ہجرت میں چلے آئے مدینہ

میں رختِ سفر باندھ کے بیٹھا ہوں کسی پل
قسمت سے جو مل جائے اشارہ ئے مدینہ

میں نعت لکھوں شاذؔ وہاں ان کے ہی در پر
پھر میرا مقدر بھی سنور جائے مدینہ

نعت شریف

کیا بتاؤں تمھیں اب میں شانِ رسول
خود فرشتے بھی ہیں پاسبانِ رسول

جن کو شبیر و شبر کہے کل جہاں
درحقیقت نواسے ہیں جانِ رسول

ایسی عزت جہاں میں کسے کب ملی
دونوں عالم میں ہیں قدردانِ رسول

میں گنہگار ہوں کیا اٹھاؤں قلم
عرشِ اعظم پہ ہے داستانِ رسول

جس کو قرآن ہم سب کہیں شوق سے
اصل میں تو ہے بس وہ زبانِ رسول

معتبر ہو گئی وہ جگہ حشر تک
گزرا ہے جس جگہ کاروانِ رسول

یا خدا یہ دعا شاذؔ کی سن ذرا
میری نعتیں بنیں ترجمانِ رسول

نعت شریف

لگیں وہ ہی مجھ کو قرینے کی باتیں
جو کرتا ہے مجھ سے مدینے کی باتیں

خدا تک رسائی نبی سے ہی ہوگی
کرو چھت سے پہلے ہی زینے کی باتیں

ربیع الاوّل محرم یا رمضاں مبارک
کروں اور کس کس مہینے کی باتیں

شرابِ محبت نبی کی پلا دو
کرو اور کچھ بھی نہ پینے کی باتیں

مجھے مشک و عنبر گوارا نہیں ہیں
کرو مجھ سے ان کے پسینے کی باتیں

جسے مل گیا ان کی الفت کا زیور
وہ کیوں کر کرے گا نگینے کی باتیں

جو شاذؔ ان کا شیدا سمندر میں اترا
وہ سنتا نہیں ہے سفینے کی باتیں

نعت شریف

گلوں پر غضب کا نکھار اللہ اللہ
وہ آمد پہ ان کی بہار اللہ اللہ

سبھی انبیاء نور بے شک خدا کے
وہ نبیوں میں اعلیٰ شمار اللہ اللہ

ہر اک دن دعا کی ہے امت کی خاطر
قیامت میں ان کا وہ پیار اللہ اللہ

علی فاطمہ دونوں نورِ نظر ہیں
نواسوں پہ آقا نثار اللہ اللہ

وہ مکے میں بے شک ستائے گئے ہیں
مدینے میں دل کا قرار اللہ اللہ

ذریعہ بنیں میری بخشش کا نعتیں
سلامت رہے یہ خمار اللہ اللہ

کبھی بد دعا شاذؔ کب دی نبی نے
سہے آپ نے سارے وار اللہ اللہ

نعت شریف

مٹائی ہے ظلمت لٹایا اجالا
وہ نامِ محمد ہے سب سے نرالا

اطاعت نبی کی یہاں جس نے کی ہے
یہ دنیا بچا لی ہے عقبیٰ سنبھالا

کریں جس کی توصیف قرآں کے پارے
نہیں ایسا دیکھا کوئی شان والا

وہ غارِ حرا اور وہ ہجرت کے لمحے
کبوتر کے انڈے وہ مکڑی کا جالا

محبت ملی ہے انہیں دو دو ماں کی
مدر آمنہ ہیں حلیمہ نے پالا

ہر اک پارہ ان کی ضیاء سے منوّر
ذہینوں نے پورا ہی قرآں کھنگالا

انہیں کی عطا ہے انہیں کا کرم ہے
جو ہر لفظ ہے شاذؔ دل سے نکالا

نعت شریف

بن کے رحمت جہاں میں ہیں آئے نبی
ابر بن کر جہاں پر ہیں چھائے نبی

کوئی دشنام کہتا تھا جب آپ کو
باخدا باخدا مسکرائے نبی

باعثِ فخر تو ہیں سبھی انبیاء
پورا اسلام دنیا میں لائے نبی

ایسی ہستی جہاں میں نہیں دوسری
ساری مخلوق ہے بس فدائے نبی

ایسا پیارا خدا کو کہاں کوئی ہے
عرش سے جا ملی ہے صدائے نبی

سب نے مرضی خدا کی ہی تسلیم کی
اور خدا کو ہے بھائی ادائے نبی

زندگی کا اثاثہ یہی عشق ہے
شاذؔ بس میرے دل میں سمائے نبی

نعت شریف

معشوق کاجب یہ عالم ہے دلدار کا عالم کیا ہوگا
ولیوں نے جھکایا شاہوں کو سرکار کا عالم کیا ہوگا

جب چاند کا سایہ ہوتا ہے سرکارِ دوعالم کے آگے
سرکار کے روئے انور پر انوار کا عالم کیا ہوگا

جینے کا سلیقہ سکھلایا مکےّ کی زمیں سے دنیا کو
واللہ مدینے والے کے اطوار کا عالم کیا ہوگا

جبریل امیں بھی گھبرائے اک خوف تھا ان کو جلنے کا
جب نور کو دیکھا نوری نے دیدار کا عالم کیا ہوگا

معراج میں جنت دیکھی ہے اور ساتوں فلک بھی دیکھے ہیں
کُنڈی بھی جو ہلتی پائی ہے رفتار کا عالم کیا ہوگا

اے شہرِ مدینہ تیری بھی تقدیر سنورنے والی تھی
مکّہ سے مدینہ جب آئے انصار کا عالم کیا ہوگا

اے شاذؔ قیامت میں آقا جب ساقئ کوثر خود ہوں گے
اس جام کی لذّت کیا ہوگی میخوار کا عالم کیا ہوگا

نعت شریف

ہمیں روضہ مدینے میں دکھا دیں ساقیٔ کوثر
مئے دیدار خوابوں میں پلا دیں ساقیٔ کوثر

سنہری جالیاں چوموں پڑھوں دل سے درودیں میں
تمنّا یہ مرے دل کی مٹا دیں ساقیٔ کوثر

جہنم کے سوا اس کا ٹھکانہ ہو نہیں سکتا
نظر سے جس کو اپنی خود گرا دیں ساقیٔ کوثر

کسی کو منہ دکھانے کی کسی میں تاب نہ ہوگی
قیامت میں اگر پردہ ہٹا دیں ساقیٔ کوثر

اجازت دیں ہمیں آقا درِ اقدس پہ ہم آکر
درودوں کے گہر دل سے لٹا دیں ساقیٔ کوثر

کروں تعریف میں کیسے کہاں سے لفظ میں لاؤں
لکھوں گا نعت سرور کی لکھا دیں ساقیٔ کوثر

ہمارا شاذؔ دنیا میں نہیں ان کے سوا کوئی
وہیں روداد جا کر ہم سنا دیں ساقیٔ کوثر

☆☆☆

نعت شریف

مدت سے ہے دل میرا بیمار مدینے کا
اللہ کرادے تو دیدار مدینے کا

جو چاہے وہ بن جائے مومن تو نہیں ہوگا
اللہ کا دشمن ہے غدّار مدینے کا

دنیا میں دوا کوئی پھر اس کی نہیں ملتی
جس کو بھی لگا دیکھو آزار مدینے کا

ہر ایک نبی اعلیٰ افضل ہیں نبی سارے
نبیوں کا نبی دیکھو سردار مدینے کا

رضوان تری جنت اعلیٰ ہے بہت اعلیٰ
جنت سے کہیں بڑھ کر گلزار مدینے کا

عقبیٰ بھی بنے میری دنیا بھی سنور جائے
دیدار کروں میں بھی اس بار مدینے کا

اے شاذؔ فرشتے بھی آتے ہیں زیارت کو
ہر دید کا مرکز ہے مینار مدینے کا

☆☆☆

نعت شریف

نہ چھو پایا نہ چھو پائے کوئی نام و نشاں تیرا
نہ ٹھہرا ہے نہ ٹھہرے گا کبھی یہ کارواں تیرا

سبھی پر ہے مرا ایمان کامل یا رسول اللہ
عیاں تیرا نہاں تیرا زمیں تیری زماں تیرا

ترے صدقے میں ہی رب نے کئے ہیں دو جہاں پیدا
تُہی مالک جہانوں کا مکیں تیرے مکاں تیرا

تجھے مختارِ کل کہہ کر مرا قرآں بلاتا ہے
یہاں جو کچھ ہے سب تیرا نہاں تیرا عیاں تیرا

مجھے تو خوف آتا ہے کروں تعریف میں کیسے
کہ جب قرآں بھی کرتا ہے ادب سے ہی بیاں تیرا

بشر کے بھیس میں رب نے تجھے رحمت بنایا ہے
لقب یوں ہی نہیں ہے با خدا یہ مہرباں تیرا

چرندوں اور پرندوں پر سخاوت شاذؔ دیکھی ہے
ہر اک منشا سمجھتے ہیں جہاں کے بازباں تیرا

☆☆☆

نعت شریف

جو بھی نبی کی شان کا غدّار ہو گیا
اپنے گلے کے واسطے تلوار ہو گیا

سیرت پڑھی ہے جس نے بھی سرکار آپ کی
وہ ہی جہاں میں صاحبِ کردار ہو گیا

عقبیٰ سنور گئی ہے یہ دنیا سنور گئی
روضے کا آپ کے جسے دیدار ہو گیا

سنّت پہ جس نے آپ کی دل سے کیا عمل
اس کا ضمیر واقعی بیدار ہو گیا

قرآن کیا ہے اصل میں مدحت ہے آپ کی
جس نے سمجھ لیا وہی گلزار ہو گیا

دل میں تھا بغض ہونٹوں پہ صلِّ علیٰ رکھا
اس کا عقیدہ مان لو بیکار ہو گیا

نعتیں لکھیں جو شاذؔ نے دنیا بدل گئی
سرکار یہ غلام بھی سرشار ہو گیا

☆☆☆

نعت شریف

مایوس نہیں دیکھا سرکار کی گلیوں میں
ایمان بھی ہے نکھرا سرکار کی گلیوں میں

دن رات مدینے میں بس نور کی بارش ہے
ہر چہرہ یہاں دمکا سرکار کی گلیوں میں

وہ حال ہر اک دل کا بہ خوبی سمجھتے ہیں
بن مانگے یہاں ملتا سرکار کی گلیوں میں

وہ جس کو بلاتے ہیں روضے کے نظارے کو
ہر طور وہی جاتا سرکار کی گلیوں میں

جس نے بھی وہاں دیکھا بیتاب نگاہوں سے
اک ابر کرم چھایا سرکار کی گلیوں میں

دنیا کے جھمیلے میں جو کچھ بھی یہاں کھویا
سب کچھ ہے وہاں پایا سرکار کی گلیوں میں

اب شاذؔ مجھے دے دے توفیق خدا اتنی
یہ وقت کٹے میرا سرکار کی گلیوں میں

☆☆☆

نعت شریف

آقا کی زندگی بھی بڑی با اصول ہے
دونوں جہاں کا پیارا یہ میرا رسول ہے

انصاف منکروں کو بھی ملتا ہے آپ سے
انصاف میرے آقا کو دل سے قبول ہے

جاہل ہی کوئی ہوگا جو خود سا کہے انہیں
ہم چیز کیا ہیں کہکشاں قدموں کی دھول ہے

احمد کہو اسے یا محمد کہو اسے
وہ آمنہ کے باغ کا پاکیزہ پھول ہے

تعریف پورے قرآں میں لکھی ہے آپ کی
قرآن میرے رب کا ہی بیشک نزول ہے

پاکیزگی کہو یا کہو فاطمہ اسے
بیٹی میرے نبی کی وہ زہرا بتول ہے

ان کو پسند جو بھی ہے لکھوائیں گے وہی
اے شاذؔ تیرا سوچنا بالکل فضول ہے

☆☆☆

نعت شریف

اس نے ہی کہا جو بھی مدینے میں گیا ہے
خوشبو سے معطر یہ مدینے کی ہوا ہے

ہر پھول بہت خوب، بہت خوب ہے لیکن
یہ سیدِ ابرار کے ہونٹوں کی ضیا ہے

یہ چاند ستاروں کی چمک کیا کہوں واللہ
سچ پوچھئے تو نورِ مجسم کی عطا ہے

گھبرا کے غموں سے تو کہاں جاتا ہے بندے
اس نامِ محمد میں ہر اک غم کی دوا ہے

آسان ہے اس رب کو منانا بھی آساں
راضی ہیں نبی تجھ سے تو راضی وہ خدا ہے

یہ بات سمجھ میں تجھے کیوں کر نہیں آتی
جو کچھ ہے رضا ان کی وہی رب کی رضا ہے

اللہ قیامت میں یہی تجھ سے کہوں گا
یہ شاذؔ بھی سرکار کے ہی درکا گدا ہے

☆☆☆

نعت شریف

اب نبی کی یاد میں یہ بیکلی اچھی لگے
جب تصور ان کا کرلوں زندگی اچھی لگے

بات یہ میری نہیں ہے میری کیا اوقات ہے
حور و غلماں کو بھی ان نوکری اچھی لگے

جَو کی روٹی اور چٹائی کا سدا بستر رہا
اور ہے کوئی جسے یہ مفلسی اچھی لگے

جب رہوں میں ہوش میں آتا ہے دنیا کا خیال
بس نبی کے عشق میں یہ بے خودی اچھی لگے

جو بھی عاشق ہیں نبی کے وہ کہیں گے حشر میں
یا خدا جنت سے طیبہ کی گلی اچھی لگے

آپ کا سایہ نہیں ہے نور سے معمور ہیں
چاند سورج کو بھی ان کی روشنی اچھی لگے

جو نبی کے عشق میں کھوئے ہوئے ہیں رات دن
بس انہیں کو شاذؔ میری شاعری اچھی لگے

☆☆☆

نعت شریف

سرکار سے سیکھا ہے کیا چیز سیاست ہے
چاروں ہی خلیفہ کا کیا دورِ خلافت ہے

ہوگا نہ قیامت تک اب اور کوئی لیڈر
سرکار دوعالم کی ہر سمت حکومت ہے

آئے ہیں نبی سارے آدم سے تو عیسیٰ تک
نبیوں کے نبی آقا کیا خوب رسالت ہے

دنیا کے مسلمانوں یہ بات مری مانو
ایمان کی جاں دیکھو آقا کی محبت ہے

یہ بات نبی جانیں یا میرا خدا جانے
معراج میں کیا دیکھا پوشیدہ حقیقت ہے

بدلے میں درودوں کے اعمال سنورتے ہیں
کیا خوب ہے یہ سودا کیا خوب تجارت ہے

دن رات لٹاتا ہے وہ شاذؔ خزانے کو
نایاب سخی میرا نایاب سخاوت ہے

نعت شریف

قرآں نے بتائی ہے ہمیں شانِ محمد
جبریل بھی دیکھے گئے دربانِ محمد

کوئی بھی چمن پھر اسے اچھا نہیں لگتا
جس نے کبھی دیکھا ہے گلستانِ محمد

ہر شخص کی معراج نمازوں کو بتایا
کیسے میں چکاؤں گا یہ احسانِ محمد

آلِ نبی قرآن کو مضبوط پکڑ لو
اُمت کے لئے ہے یہی فرمانِ محمد

شبیر علی فاطمہ کے لختِ جگر ہیں
سچ پوچھئے تو آپ ہیں ذی شانِ محمد

حسنین سے میں ہوں تو یہ حسنین ہیں مجھ سے
لوگوں نے سنا ہے یہی اعلانِ محمد

تا عمر لکھوں نعت میں سرکارِ جہاں کی
تا عمر رہے شاذؔ یہ فیضانِ محمد

نعت شریف

جو بھی جیتا ہے یہاں لے کے بھرم کا سایہ
وہ بھی چاہے گا قیامت میں کرم کا سایہ

عشق احمد میں ہوا غرق بشر جب کوئی
پھر کہاں اس پہ ہوا ہے کسی غم کا سایہ

کام آئے گا کہا کوئی بھی رشتہ اس دن
حشر میں ہوگا فقط شاہِ اُمم کا سایہ

ورد کر کے تو کبھی دیکھو درودوں کا ذرا
دور ہو جائے گا سب رنج و الم کا سایہ

بن کے رحمت وہ زمانے میں چلے آئے ہیں
ان کی آمد سے چھٹا ظلم و ستم کا سایہ

یا الٰہی تُو دکھا دے وہ مدینہ ان کا
میں بھی دیکھوں کبھی اک بار حرم کا سایہ

شاذؔ ہونٹوں پہ ہوں یہ پھول درودوں والے
جب کبھی دیکھوں یہاں ملکِ عدم کا سایہ

نعت شریف

کب حلیمہ نے انہیں سوچ کے پالا ہوگا
ان کے آنے سے مرے گھر میں اُجالا ہوگا

آج ہے وقت کرو خود کو حوالے ان کے
قبر میں جا کے بھی ان کا ہی حوالہ ہوگا

حشر میں آپ ہی واحد ہیں سہارا سب کا
کس قدر آپ کا انداز نرالا ہوگا

جوبھی دشمن ہیں نبی کے وہ سمجھ لیں اتنا
میرا دعویٰ ہے کہ منہ حشر میں کالا ہوگا

سارے نبیوں کی امامت کو جو آئے ہوں گے
اپنا دل سب نے بھلا کیسے سنبھالا ہوگا

کس نے سوچا تھا کبھی غارِ حرا کا منظر
آپ ہوں گے وہاں مکڑی کا بھی جالا ہوگا

عشق احمد میں قلم شاذؔ اٹھا لے اپنا
جو بھی تو شعر کہے گا وہ نرالا ہوگا

نعت شریف

ایسا کوئی ہوا ہے ہوگا نہ اس جہاں میں
مہمان بن کے آئے آقا ہی لا مکاں میں

درجہ بتا رہا ہے قرآن ان کا ایسا
کوئی بھی لا نہ پائے ہرگز کبھی گماں میں

دشمن بھی سر جھکا کر تعظیم دل سے کرتے
وہ بات ہم نے دیکھی سرکار کی زباں میں

پُر نور حسن ایسا دنیا میں کیا ہی ہوگا
ایسی چمک نہیں ہے ہرگز بھی کہکشاں میں

گفتار ایسی اعلیٰ قربان جاؤں یارب
قرآن بولتا ہے سرکار کے بیاں میں

اللہ سے نبی کا رشتہ میں کیا بتاؤں
کچھ راز ظاہری ہیں کچھ راز ہیں نہاں میں

محشر میں شاذؔ اٹھوں جب قبر سے میں اپنی
یارب مجھے اٹھانا سرکار کی اماں میں

نعت شریف

تعجب کچھ نہیں ہم کو کوئی انساں اگر آئے
سلامی آپ کو دینے مرے آقا شجر آئے

کرامت انگلیوں کی کون بھولے گا قیامت تک
اشارے پر نبی کے دیکھئے شمس و قمر آئے

ہر اک صیہونی کہتا تھا نبی آخر ہمیں میں ہے
قبیلے میں قریشیوں کے مگر خیرالبشر آئے

امام الانبیاء کب ہے کوئی ان کے سوا دوجا
نبی دنیا میں جو آئے ہیں بے شک معتبر آئے

مکمل دین تو بس آپ کے آنے سے آیا ہے
مگر آنے کو تو لاکھوں یہاں پیغامبر آئے

تصور میں جو رہتی ہیں مدینے کی سبھی گلیاں
خدایا میری آنکھوں کو وہی منظر نظر آئے

اندھیری قبر میں اے شاذؔ تیرا کون تھا آخر
مری فریاد کو سن کر مرے آقا مگر آئے

نعت شریف

بے شک خدا کے نور کی تنویر آپ ہیں
یعنی کلامِ پاک کی تفسیر آپ ہیں

ہاں میں گناہ گار ہوں اتنا تو ہے پتہ
سارے غموں کی ایک دوا اکسیر آپ ہیں

قدموں کی دھول آپ کے میرا سکون ہے
ٹوٹے ہوئے دلوں کے ہی دلگیر آپ ہیں

اس کے سوا حضور میں اب اور کیا کہوں
جنت ہے میرا خواب تو تعبیر آپ ہیں

عرشِ معلیٰ آپ سے روشن ہے آج بھی
آدم نے جو پڑھی تھی وہ تحریر آپ ہیں

اسلام وہ محل ہے زمانے کے سامنے
بنیاد جس کی آپ ہیں تعمیر آپ ہیں

پہلے لکھا دورد کو پھر دھوکے پی لیا
اے شاذؔ اس درود کی تاثیر آپ ہیں

نعت شریف

کیوں نہ پڑھوں درود میں ان کے جناب میں
مالک کہا گیا جنہیں رب کی کتاب میں

انساں میں جس کا کوئی تصور نہ کر سکے
وہ بات سب نے دیکھی رسالت مآب میں

ان کے پسینے کی وہ مہک لا جواب تھی
خوشبو نہ ایسی ہوگی کسی بھی گلاب میں

غارِ حرا نے ہم کو بتایا ہے مومنوں
تریاق تھا کمال کا ان کے لعاب میں

یوسف کا حسن واقعی اپنی مثال ہے
ٹھہرے کہاں وہ آپ کے حسن و شباب میں

میرے حضور سے کوئی کر لے ذرا سوال
معنی ہزار ہوتے ہیں ان کے جواب میں

دنیا کی ہر خوشی سے بڑا اُن کا غم لگا
لذّت وہ شاذؔ دیکھی غمِ اضطراب میں

نعت شریف

بخشی مرے آقا نے ہمیں یہ بھی بصارت
مومن کے لئے ٹھیک نہیں نظر حقارت

بستر تھا چٹائی کا غذا جَو کی تھی روٹی
سرکار کیا کرتے تھے محنت سے تجارت

بے شک میں گنہگار ہوں توبہ کروں کیسے
محبوبِ خدا دیجئے خوابوں میں بشارت

سرکار کی الفت میں ہی ایمان چھپا ہے
باقی ہے درودوں سے ہی ایماں میں حرارت

ایسا تھا سلوک آپ کا سرکارِ مدینہ
دشمن بھی کیا کرتے تھے چہرے کی زیارت

ان کو بھی سدا آپ نے ہنس ہنس کے دعا دی
جو لوگ کیا کرتے تھے آقا سے شرارت

محشر میں بہت شور بپا ہوگا وہاں شاذؔ
سرکار ہی فرمائیں گے محفل کی صدارت

نعت شریف

ہر دم مجھے خیال یہ شاہِ اُمم رہے
عشق نبی سے بڑھ کے نہ کوئی بھی غم رہے

اُن کے بتائے راستے پہ عمر بھر چلوں
نظروں میں میری ان کا ہی نقشِ قدم رہے

پلکوں سے اپنی چوم لوں طیبہ کی سرزمیں
گلیوں میں ان کی جاؤں تو سر میرا خم رہے

دونوں کا احترام کروں اے مرے خدا
حرمت نبی کے روضے کی پاسِ حرم رہے

پڑھ کر درود عاقبت اپنی سنوار لوں
میری زباں میں یا خدا جب تک بھی دم رہے

نعتِ نبی لکھوں میں محبت میں ڈوب کر
ہاتھوں میں میرے یا خدا جب تک قلم رہے

دنیا میں جس طرح سے سنبھالا ہے شاذؔ کو
محشر میں بھی حضور کی نظرِ کرم رہے

نعت شریف

درجہ بیاں کروں کہ میں عظمت بیاں کروں
کیا کیا حضور آپ کی ندرت بیاں کروں

رحمت جہاں میں آپ یقیناً حضور ہیں
نرمی بیاں کروں کہ شجاعت بیاں کروں

لفظِ حسین آپ کے آگے حقیر ہے
چہرہ بیاں کروں کہ میں رنگت بیاں کروں

پھولوں نے بھیک مانگی نزاکت کی رات دن
ان کے لبوں کی کیسے میں نزاکت بیاں کروں

تعریف جب خدا کرے اپنی کتاب میں
اوقات کیا ہے میری جو مدحت بیاں کروں

کوڑا جو ان پہ ڈالے اسی کو دعائیں دیں
الفاظ ہی نہیں کہ شرافت بیاں کروں

دنیا کا حال شاذؔ بتایا حضور نے
کیا کیا میں کیسے کیسے بصارت بیاں کروں

☆☆☆

نعت شریف

نبیوں کے باغ کا وہ انوکھا ہی پھول ہے
اللہ کا نبی وہ محمد رسول ہے

آرام اس میں کرتے ہیں سرکارِ دوجہاں
رحمت کا اس لئے تو مدینہ نزول ہے

برساتِ نور چلتی ہے آقا کے ساتھ ساتھ
قدموں میں ان کے دیکھئے پاکیزہ دھول ہے

بیمار اور بچے پہ کوئی کرے نہ وار
آقا کا ہی دیا ہوا جنگی اصول ہے

ان کے لئے خدا کی کوئی شرط ہی نہیں
آقا کی جو رضا ہے وہ رب کو قبول ہے

دنیا خراب کرلی ہے عقبیٰ ہوئی خراب
دشمن ہوا نبی کا وہ انساں فضول ہے

دنیا پہ ناز کرتے ہیں نادان ہیں وہ شاذؔ
صدقہ مرے نبی کا سبھی ارض و طول ہے

نعت شریف

بڑا ہے نام تو بیشک خدا کا
مگر ثانی کہاں ہے مصطفیٰ کا

سلیقہ ہی نہیں ہم کو دعا کا
کھلا ہے در سدا انکی عطا کا

کوئی جو گنبد خضریٰ سے گزرے
معطر ہے وہی جھونکا ہوا کا

جسے خاک مدینہ مل گئی ہے
اسے کیا کام ہے کوئی دوا کا

مدینے جیسا کوئی شہر کب ہے
یہی کہنا رہا باد صبا کا

ابھی آنسو بہا ان کو منا لے
ابھی ہے وقت پیارے التجا کا

سنو اے شاذؔ رمزی بات مانو
سنیں گے حال وہ ہی غم زدہ کا

نعت شریف

رات دن میں گنگناؤں یہ ہی نغمہ آپ کا
جنتی باغوں سے بڑھ کر ہے مدینہ آپ کا

آپ نبیوں کے نبی ہیں اور سراپا نور ہیں
نور سے معمور دیکھا بچہ بچہ آپ کا

جب نواسہ پیٹھ پر تھا سجدہ لمبا کر دیا
دیکھنے والوں نے دیکھا ہے یہ جذبہ آپ کا

اک جہنم کے سوا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں
ہو گیا منکر اگر کوئی جو بندہ آپ کا

کل قیامت میں ملے گا آپ کا سایہ ضرور
اس جہاں نے تو نہیں دیکھا ہے سایہ آپ کا

آپ کا بخشا ہوا ہم کھا رہے ہیں رات دن
چارو جانب بٹ رہا ہے ایک صدقہ آپ کا

آپ کے بن شاذ رمزی کی عبادت کچھ نہیں
یہ نمازیں اور روزے سب ہیں تحفہ آپ کا

☆☆☆

نعت شریف

ہر دور میں رہے گا زمانہ رسول کا
محشر میں بھی ملے گا سہارا رسول کا

روح الامیں لقب ہے تو جبریل جن کا نام
آنکھوں سے مل رہے ہیں وہ تلوہ رسول کا

محشر میں صرف انکا ہی سایہ نصیب ہے
اس واسطے نہیں یہاں سایہ رسول کا

ستر ہزار سال میں دکھتا تھا ایک بار
روح الامیں نے دیکھا وہ تارا رسول کا

عرش بریں پہ ذکرِ نبی کی وہ دھوم ہے
اللہ کو عزیز ہے پیارا رسول کا

آل رسول اور یہ قرآن تھام لو
بھولے گا کون کیسے یہ خطبہ رسول کا

ذکر نبی بھی ایک عبادت ہے مومنو
یوں شاذ کو عزیز ہے چرچا رسول کا

☆☆☆

نعت شریف

اور دنیا میں کہاں ایسی کسی کی صورت
منفرد رب نے عطا کی ہے نبی کی صورت

آپ جب تک نہیں آئے تھے جہاں میں آقا
کس نے دیکھی تھی زمانے میں سخی کی صورت

ان کے روضے کا تصور میں نظارہ کر لے
جس نے دیکھی نہیں دنیا میں خوشی کی صورت

آپ کے لب کا ہی صدقہ مجھے محسوس ہوا
باغ میں غور سے دیکھی جو کلی کی صورت

لے کے جبریل چلے آئے سلام اکبر
آپ سے بات کرے رب تو وحی کی صورت

آپ جیسا غنی دنیا میں کوئی کب آیا
آپ سرکار سراپا ہیں غنی کی صورت

شاذ رمزی کو بلا لیں مرے آقا طیبہ
ایک اک لمحہ گزرتا ہے صدی کی صورت

☆☆☆

نعت شریف

ہمارے دین کا محور شریعت آپ ہی تو ہیں
نبی لاکھوں ہوئے شان رسالت آپ ہی تو ہیں

میں مومن ہوں مرا اتنا عقیدہ ہے مرے آقا
خدا کے بعد بس پوری حقیقت آپ ہی تو ہیں

تصور آپ کا ہر اک عبادت کا ہی مظہر ہے
مری نظروں میں بس قصرِ عبادت آپ ہی تو ہیں

مجھے تسلیم ہے آقا خدا ہرگز نہیں ہیں آپ
خدا کے نور کی سچی زیارت آپ ہی تو ہیں

اماموں کا وہ رتبہ ہے سبھی ہیں لائق تعظیم
امام الانبیاء شان امامت آپ ہی تو ہیں

تصدق آپ کا شیدا بہاریں آپ پر قرباں
قسم اللہ کی وہ جان رحمت آپ ہی تو ہیں

خدا را شاذ کو اپنے قیامت میں بچا لینا
چلوں گا جن کے سائے میں وہ حضرت آپ ہی تو ہیں

☆☆☆

نعت شریف

اسلام کی جہاں میں ہے جاگیر آپ سے
نور خدا کی ملتی ہے تنویر آپ سے

بیشک کلام پاک خدا کی کتاب ہے
قرآن کی ملی ہمیں تفسیر آپ سے

دین مبیں کا جوش و جنوں آپ ہیں حضور
ہم کو ملا ہے نعرۂ تکبیر آپ سے

آدم نے نام آپ کا دیکھا ہے عرش پر
رب نے سجائی عرش پہ تحریر آپ سے

انداز گفتگو مرے آقا کمال ہے
ہم سیکھتے ہیں آج بھی تقریر آپ سے

مالک ہیں دو جہان کے سرکار آپ ہی
قائم ہے دو جہان کی تصویر آپ سے

رشتے تمام دیکھ کے دنیا میں بار بار
منسوب شاذؔ کر لیا دلگیر آپ سے

☆☆☆

نعت شریف

اعلیٰ سے بھی اعلیٰ ہے وہ معیار نبی ہیں
ثانی ہی نہیں جسکا وہ کردار نبی ہیں

یاسین کہیں طٰہٰ کہیں پر ہیں مزمل
دراصل تو قرآن کا اظہار نبی ہیں

خود رب نے کہا ہے ورفعنا لک ذکرک
مخلوق رعایا ہے تو سرکار نبی ہیں

سورج کی تمازت سے کرے کون حفاظت
ہر حال ہمارے تو مدد گار نبی ہیں

وہ صرف محبت ہی لٹانے نہیں آئے
اقلیمِ ذہانت کے بھی سردار نبی ہیں

دنیا میں کہیں مومنو مایوس نہ ہونا
ہر قافلے کے قافلہ سالار نبی ہیں

محشر کا تجھے خوف بھلا کس لئے ہوگا
جب شاذ ترے سامنے غمخوار نبی ہیں

☆☆☆

نعت شریف

مرے نبی سے مجھے اس طرح محبت ہو
خیال ان کا سدا شامل عبادت ہو

نہیں ہے کوئی بھی حسّان جیسا نعتوں میں
مرے حضور ذرا مجھ پہ بھی عنایت ہو

خوشی کو بیچ کے انکا ہی غم خریدوں میں
تمام عمر مری بس یہی تجارت ہو

در رسول پہ اک نعت گنگناؤں میں
کبھی نصیب مجھے بھی تو یہ سعادت ہو

سوائے انکے مجھے کچھ بھی نا نظر آئے
عقیدتوں سے بھری دل میں وہ محبت ہو

جہاں سے جاؤں تو آقا میں اس طرح جاؤں
قضا کے وقت فقط آپ ہی کی مدحت ہو

پڑھے گا شاذ وہی قبر میں درود ان پر
درود پڑھنے کی جسکو یہاں بھی عادت ہو

☆☆☆

نعت شریف

میں نے دیکھی عجب روشنی نعت میں
مل گئی اک نئی زندگی نعت میں

ان کی تعریف میں جب قلم یہ اٹھا
ذہن کو مل گئی تازگی نعت میں

انکے ہونٹوں کا جب ذکر میں نے کیا
میرے رب نے رکھی چاشنی نعت میں

انکا کردار جب نظم میں نے کیا
خود بخود آ گئی سادگی نعت میں

جب لکھا انکا طرز تکلّم کہ بس
جھوم کر آ گئی نغمگی نعت میں

اتنی شدّت سے سوچوں نبی یا نبی
مجھکو صورت دکھے آپ کی نعمت میں

اس تصور کا عالم بتاؤں کسے
شاذ چھانے لگی بیخودی نعت میں

☆☆☆

نعت شریف

لازم ہے مومنوں پہ یہ عادت درود کی
جنت میں لے کے جائے گی چاہت درود کی

تسلیم کر لیں آپ سبھی میری بات کو
قرب نبی ہے مومنو قربت درود کی

ہر ایک شئے پہ لازم و ملزوم ہے درود
جن و ملک بھی کرتے ہیں کثرت درود کی

ورد درود دل سے ذرا کر کے دیکھئے
برسے گی گھر میں آپ کے رحمت درود کی

کہتے ہوئے ملے ہیں مجھے سب مفکرین
کوئی بیاں نہ کر سکے برکت درود کی

ایمان میرا ہے کہ خدا بخشے گا ضرور
محشر میں جب ملے گی شہادت درود کی

میں نے بڑوں سے شاذ سنا ہے یہ بار بار
رب کے قریب کرتی ہے الفت درود کی

☆☆☆

نعت شریف

کھلتے رہیں لبوں پہ یہ صل علی کے پھول
نکلیں مرے قلم سے بھی حمد و ثنا کے پھول

نوری ہیں سب نبی یہ حقیقت ہے مومنو
عرش بریں پہ پہنچے مرے مصطفٰی کے پھول

کربل کی سر زمیں تری قسمت کی بات ہے
بکھرے ہوئے ہیں چار سو خیرالوریٰ کے پھول

اسلام کے گلشن میں مہکتے ہیں کو بہ کو
خلفائے راشدین کی مہر و وفا کے پھول

امت کے واسطے جو ہوئے ہیں وہ اشکبار
قرب الٰہی پاتے ہیں انکی دعا کے پھول

اب تک کھلے ہوئے ہیں عقیدت کے باغ میں
حسان جامی اور یہ احمد رضا کے پھول

اتنی دعا ہے شاذؔ کی اپنے رحیم سے
مرجھائیں نہ کبھی یہ ہماری صدا کے پھول

☆☆☆

نعت شریف

کس نے یہاں پہ دیکھی ہے امن و اماں کی نبض
سرکار دیکھ لیتے ہیں دونوں جہاں کی نبض

ذکر نبی ہر ایک مرض کی دوا ہوا
پڑھ کر درود چلتی ہے اب میری جاں کی نبض

ایسا طبیب اور جہاں میں کوئی کہاں
دیکھی حضور آپ نے ہی بیزباں کی نبض

حسن و شباب ایسا خدا نے کسے دیا
دیکھا انہیں تو تھمنے لگی کہکشاں کی نبض

کیسے کہوں کہ غیب کی انکو خبر نہیں
آقا نے ہی بتائی عیاں اور نہاں کی نبض

مومن وہی ہے جسکا بھی کامل یقین ہے
دوزخ میں لے کے جائے گی وہم و گماں کی نبض

اتنا یقین شاذ مجھے حشر تک رہے
انکے وجود سے ہے یہ ارض و سماں کی نبض

☆☆☆

نعت شریف

کیسے کروں نہ شاذ میں مدحت رسول کی
غیروں کو بھی پسند ہے خصلت رسول کی

ہم کو یہی بتاتی ہے سیرت رسول کی
دشمن کو پیار دینا ہے سنت رسول کی

قرآن کہہ رہا ہے یہی چیخ چیخ کر
اللہ سے ملاتی ہے چاہت رسول کی

حاسد مرے نبی کا تو بخشا نہ جائے گا
قرب خدا ہے مومنو قربت رسول کی

حور و ملک بھی آتے ہیں کرنے انہیں سلام
خلد بریں سے بڑھ کے ہے تربت رسول کی

مالک ہیں دو جہان کے بیشک مرے حضور
دنیا رسول کی ہے یہ جنت رسول کی

اے شاذ میری بات کی تو گانٹھ باندھ لے
محشر میں کام آئے گی نسبت رسول کی

☆☆☆

نعت شریف

مدینے والو میں صدقے تم پر تمہاری قسمت چمک رہی ہے
نبی کو اچھا لگا مدینہ نبی کی قدرت چمک رہی ہے

بلال حبشی خوشی مناؤ ملا ہے تم کو مقام عالی
نبی سے الفت جو تم نے کی تھی وہی رفاقت چمک رہی ہے

سدا رہے ہیں سدا رہیں گے نبی کے دشمن ذلیل ہو کر
نبی کا پرچم اٹھا ہوا ہے نبی کی شہرت چمک رہی ہے

جہاں میں دشمن ہیں جو نبی کے سبھی کہیں گے بروزِ محشر
نبی نے جسکا کیا تھا وعدہ وہی شفاعت چمک رہی ہے

کوئی بھی خطہ نہیں ہے ایسا جہاں پہ مومن نہیں ملیں گے
انہیں کی رحمت انہیں کی عظمت انہیں کی برکت چمک رہی ہے

ہر ایک مومن ادب سے لیتا ہر اک صحابہ کا نام نامی
صحابیوں نے نبی سے کی تھی وہی محبت چمک رہی ہے

اے شاذؔ میں نے سمجھ لیا ہے ہر اک ولی ہے نبی کا نائب
جہان بھر میں جو اولیاء ہیں نبی کی چاہت چمک رہی ہے

☆☆☆

نعت شریف

یہ صبح و شام ادب سے مدام پڑھتے ہیں
درود ان پہ انہیں کے غلام پڑھتے ہیں

کلام پاک کا محور ہے ذات آقا کی
جگہ جگہ پہ محمد کا نام پڑھتے ہیں

شجر حجر ہوں کہ برگ و ثمر زمانے کے
درود ہم ہی نہیں یہ تمام پڑھتے ہیں

انہیں سمجھ میں نبی کا یہ مرتبہ آیا
کبھی جو غور سے رب کا کلام پڑھتے ہیں

مقام انکا بشر کیسے تو سمجھ پائے
فرشتے خلد میں ان پر سلام پڑھتے ہیں

ادب سے سر کو جھکا لیتے ہیں محبت میں
کبھی کہیں بھی تمہارا جو نام پڑھتے ہیں

ہماری آنکھوں سے بہتے ہیں شاذ پھر آنسو
کبھی جو آپ کا دور نظام پڑھتے ہیں

☆☆☆

نعت شریف

کوئی کیسے کرے گا شمار آپ کا
کس جگہ پر نہیں اختیار آپ کا

اور چاہے نہ کچھ جاں نثار آپ کا
اپنی آنکھوں سے دیکھوں مزار آپ کا

میرے آقا کرم مجھ پہ اتنا کریں
قبر میں چاہیے بس حصار آپ کا

موت کے وقت ایسا ہو میرے حضور
نام لیتا رہوں بار بار آپ کا

میرے آقا یہاں کس کو اپنا کہوں
ایک بس نام ہے غمگسار آپ کا

خواب میں میرے اس وقت آنا حضور
منتظر جب رہے اشکبار آپ کا

اور اسکے سوا کوئی غم ہی نہ ہو
شاذ یوں ہی رہے بیقرار آپ کا

☆☆☆

نعت شریف

پھول انکی یادوں کے دل میں جب مہکتے ہیں
یا نبی یہ ارماں کے پنچھی بھی چہکتے ہیں

ذکر جب بھی ہوتا ہے یا نبی مدینے کا
اشک میری آنکھوں سے خود بخود ٹپکتے ہیں

نیند گہری لیتے ہیں جب درود پڑھ کر ہم
رات بھر مدینے کی گلیوں میں بھٹکتے ہیں

رات کو تصور میں روضۂ مبارک ہو
منہ دبا کے بستر میں خوب ہم سسکتے ہیں

تنہا بند کمرے میں اک سرور ہوتا ہے
جام انکی یادوں کے رات بھر چھلکتے ہیں

حق پرست رہتے ہیں دشمنوں کے نرغے میں
ہم نبی کے عاشق ہیں اس لئے کھٹکتے ہیں

خاک میں مدینے کی کس طرح ملوں دل پر
شاذ میرے جذبے اب سینے میں بھڑکتے ہیں

☆☆☆

نعت شریف

کرتا نہیں ہوں بات کبھی میں غرور کی
جنت میں لے کے جائیں گی نعتیں حضور کی

حنّانہ تیرا عشق درختوں میں ہے مثال
آہ و فغاں تو دیکھئے میٹھے کھجور کی

کل کائنات آپ کے زیر اثر رہے
مرضی یہی ہے مومنو ربِّ غفور کی

پرچم مرے نبی کا جھکایا نہ جا سکا
کرنے کو دشمنوں نے تو کوشش ضرور کی

موسیٰ کو ضد میں کیا ملا پروردگار سے
حالت بتا رہی ہے ہمیں اب بھی طور کی

عشقِ نبی میں ڈوب کے نعتیں لکھوں مدام
خواہش نہیں ذرا مجھے غلماں کی حور کی

اے شاذ مجھکو آج بھی اتنا یقین ہے
میں قبر میں کروں گا زیارت حضور کی

☆☆☆

نعت شریف

ان جیسی جہاں میں کوئی سرکار نہیں ہے
ان کے سوا اللہ کا دل دار نہیں ہے

معراج کے جیسا کوئی دیدار نہیں ہے
محبوب و محب میں کوئی دیوار نہیں ہے

اک آپ کے جیسا کوئی غمخوار نہیں ہے
منکر کو بھی اس بات سے انکار نہیں ہے

دنیا میں بہت آئے سخی ابن سخی بھی
ہاں آپ کے جیسا کوئی ذردار نہیں ہے

دعویٰ ہے سبھی کا ہیں مریض شہ بالا
قرنی سا مگر کوئی بھی بیمار نہیں ہے

لاکھوں نبی آئے یہاں بیشک مرے آقا
سرکار مگر آپ سا کردار نہیں ہے

یہ انکا کرم ہے جو تجھے مل گئی جنت
تو شاذ ورنہ خلد کا حقدار نہیں ہے

☆☆☆

نعت شریف

دونوں عالم میں ہے تازگی آپ سے
اپنا ثانی ہیں بس آپ ہی آپ سے

نور تو سب نبی ہیں خدا کی قسم
چار سو بکھری ہے چاندنی آپ سے

اس تصور پہ قربان میں یا نبی
میری ہر شام ہے سرمئی آپ سے

آپ کی جب سے سیرت پڑھی یا نبی
میری ہر سانس ہی جڑ گئی آپ سے

گنگنانے لگا جب سے نعت نبی
میری سانسوں میں ہے نغمگی آپ سے

وہ خدا کا ہوا ہے نہ ہوگا کبھی
جسنے کی ہے یہاں سرکشی آپ سے

جو بھی عشق نبی میں فنا ہو گیا
شاذ اس کو ملی زندگی آپ سے

☆☆☆

نعت شریف

کبھی مدینے میں اک دن مقام ہو جائے
پھر اسکے بعد ہمیشہ قیام ہو جائے

یہ تاج شاہی رکھے گا وہ اپنی ٹھوکر میں
کوئی جو آپ کا دل سے غلام ہو جائے

جو صدق دل سے زیارت کرے گا روضے کی
مرا یقین ہے دوزخ حرام ہو جائے

غلام بن کے بکوں انکا میں مدینے میں
انہیں کے نام پہ سودا بے دام ہو جائے

خدا کرے کہ وہ دن بھی ضرور میں دیکھوں
حرم میں صبح مدینے میں شام ہو جائے

تجلیاں ہوں نظر میں تمام طیبہ کی
وہیں پہ میرا بھی قصہ تمام ہو جائے

ابھی تلک تو ہوئی نعت میرے آقا کی
چلو اے شاذ اب ان پر سلام ہو جائے

☆☆☆

نعت شریف

فقط ایسا نہیں کوئی سخنور نعت پڑھتا ہے
یہ دریا نعت پڑھتا ہے سمندر نعت پڑھتا ہے

نبی کے عشق کا دیکھو عجب عالم ہے دنیا میں
پرندے چہچہاتے ہیں کبوتر نعت پڑھتا ہے

کبھی پروانے کا عشق حقیقی سوچ کر دیکھو
کسی شمع فروزاں میں وہ جل کر نعت پڑھتا ہے

کوئی پیسہ کماتا ہے وسیلہ نعت کا لے کر
کوئی تنہائی میں بیٹھا قلندر نعت پڑھتا ہے

جہاں کچھ دیر کو آقا مرے تشریف رکھتے تھے
وہی اک پیڑ ہے اب بھی تناور نعت پڑھتا ہے

جسے پاگل سمجھتے ہو جسے کہتے ہو دیوانہ
خرد کی حد سے وہ باہر نکل کر نعت پڑھتا ہے

تصور میں مرے آقا مرے گھر شاذ جب آئے
مجھے ایسا لگا جیسے مرا گھر نعت پڑھتا ہے

☆☆☆

نعت شریف

نبی یا نبی کہہ کے ان کو پکاروں
اسی طرح سے زندگانی گزاروں

اصول نبی کا نہیں کوئی ثانی
تو پھر کیوں نہ میں اپنی قسمت سنواروں

مجھے مصطفیٰ کی اجازت ملے تو
مدینے میں اک رات میں بھی گزاروں

زبانِ نبی سے خدا بولتا ہے
بھلا کیوں نہ میں انکا صدقہ اتاروں

نبی کی وہ سیرت خدا کی قسم ہے
یہ دل چیز کیا ہے میں جاں اپنی ہاروں

محب اور محبوب دونوں ہی برتر
میں کعبے کو دیکھوں کہ روضہ نہاروں

ہیں پر نور آقا مرے شاذ رمزی
تو کیوں نا میں تقدیر اپنی نکھاروں

☆☆☆

نعت شریف

یہ جنت کا نظارا ہے مدینے کا ہرا گنبد
فرشتوں نے پکارا ہے مدینے کا ہرا گنبد

خدا کے نور کی بارش وہاں ہر سمت ہوتی ہے
خدا نے خود سنوارا ہے مدینے کا ہرا گنبد

امام الانبیاء شاہ دو عالم کا وہ مسکن ہے
غریبوں کا سہارا ہے مدینے کا ہرا گنبد

یہ میرا دل تو کہتا ہے کہ میں رضوان سے کہہ دوں
تری جنت سے پیارا ہے مدینے کا ہرا گنبد

گناہوں کا سمندر ہے یہ دنیا میں سمجھتا ہوں
وہی میرا کنارا ہے مدینے کا ہرا گنبد

جہنم آگ کا دریا خدا تونے بنایا ہے
مگر میرا شکارا ہے مدینے کا ہرا گنبد

چمک جس کی کبھی اے شاذ پھیکی پڑ نہیں سکتی
چمکتا وہ ستارہ ہے مدینے کا ہرا گنبد

☆☆☆

نعت شریف

دکھاوا کچھ نہیں اس میں یہ اندر سے جڑا ہے
قسم اللہ کی یہ دل پیمبر سے جڑا ہے

حقیقت میں مرا ایمان ایسا ہے نبی پر
ذرا سا ایک قطرہ ہے سمندر سے جڑا ہے

پیمبر سے بڑا مشہور ہے رشتہ بلالی
اچانک سے نہیں یہ تو مقدر سے جڑا ہے

زمانے میں بظاہر ہیں سبھی عاشق نبی کے
جسے ہم عشق کہتے ہیں قلندر سے جڑا ہے

نہیں ہرگز نہیں اوقات میری نعت کہدوں
خدا شاہد نبی کا ذکر مظہر سے جڑا ہے

بتاؤ کس طرح سمجھاؤں جا کر منکروں کو
نبی کا نام تو ہر ایک منظر سے جڑا ہے

قیادت کی ضرورت کیا اسے اب شاذ ہوگی
جہاں میں جو مدینے والے رہبر سے جڑا ہے

☆☆☆

نعت شریف

فقط میرا ہی دل کب ان کی یادوں سے معطر ہے
ثنا انکی نسیم صبح کے بھی تو لبوں پر ہے

سلیقہ ہی نہیں مجھکو میں انسے مانگ لوں ورنہ
محمد نام ہی خود میں سخاوت کا سمندر ہے

بس اک دن میں نے سوچا تھا لکھوں گا نعت سرور کی
یقیں مانو مرا یہ ذہن اس دن سے منور ہے

ابھی تک حاضری میری نہیں ہو پائی ہے بیشک
تصور میں مدینے کا مرے ہر ایک منظر ہے

اسی سے پوچھ کر دیکھو گیا ہے جو بھی طیبہ میں
مدینے کی ہوا جیسے کوئی آغوشِ مادر ہے

یہی محسوس ہوتاہے خیالوں میں مجھے اکثر
میں انکے در پہ پہنچا ہوں مرا میں دیدۂ تر ہے

درودوں کے سوا تحفہ انہیں میں شاذ کیا دوں گا
خوشی سے پیش کر دوں گا مرے کاندھوں پہ جو سر ہے

☆☆☆

نعت شریف

انسے برتر خدا کے سوا کون ہے
یہ نبی نے بتایا خدا کون ہے

انبیاء تو بہت سے ہیں آئے مگر
رب کا محبوب اور دوسرا کون ہے

پیدا ہوتے ہی رشتے ہزاروں بنے
اک سوا انکے حاجت روا کون ہے

آپ ہی اپنا کہہ دیں مجھے یا نبی
کس کو اپنا کہوں اب مرا کون ہے

آپ کو ہی پتہ ہے کہ معراج میں
سامنے کون تھا اور چھپا کون ہے

بس خدا جانے یا آپ جانیں نبی
لفظ کن کی وہ میٹھی صدا کون ہے

شاذؔ اب تک یہی راز ہے پردے میں
کون دیتا ہے اور مانگتا کون ہے

☆☆☆

نعت شریف

خدا سے میں اتنی دعا مانگتا ہوں
مدینے کی ٹھنڈی ہوا مانگتا ہوں

کہاں کچھ زیادہ سوا مانگتا ہوں
نبی سے نبی کی عطا مانگتا ہوں

قیامت میں بس لاج رکھ لینا میری
میں اتنا ہی صلِّ علیٰ مانگتا ہوں

نظر میں رہے میری روضہ نبی کا
میں روضے سے انکے ضیاء مانگتا ہوں

کسی در پہ دامن پسارا نہیں ہے
تمہیں سے میں خیرالوریٰ مانگتا ہوں

یہ سورج غموں کا جلاتا بہت ہے
میں رحمت کی چھائی گھٹا مانگتا ہوں

نبی جس میں راضی ہیں میں اس میں راضی
فقط شاذؔ انکی رضا مانگتا ہوں

☆☆☆

نعت شریف

ہے اسم پاک معطر حضور دیکھیں تو
مہک رہا ہے مرا گھر حضور دیکھیں تو

اندھیری قبر کا کچھ خوف ہی نہیں مجھکو
چمک اٹھے گا مقدر حضور دیکھیں تو

سنہری جالی کے آگے کھڑا ہوا ہوں میں
حسین کتنا ہے منظر حضور دیکھیں تو

مرا وظیفہ ہو صلِّ علیٰ لحد میں بھی
یہی درود ہو لب پر حضور دیکھیں تو

مصلّہ آپ سنبھالے ہوئے ہیں اے آقا
کھڑے ہیں پیچھے پیمبر حضور دیکھیں تو

میں مانتا ہوں گناہوں کا اک سمندر ہے
بنے گا ریت سمندر حضور دیکھیں تو

نہیں ہے آپ سے پیارا کوئی بھی شاذ مجھے
بچھی ہے پیار کی چادر حضور دیکھیں تو

☆☆☆

نعت شریف

دنیا میں سبھی سے ہے بڑا نام محمد
عرش الٰہی پر ہے لکھا نام محمد

اللہ نے قرآن میں محبوب کہا ہے
خود میں نے کئی بار پڑھا نام محمد

اس نام کے صدقے میں ملی پہلی معافی
آدم کی معافی ہے بنا نام محمد

ایسے ہی کوئی نام یہ ہم تک نہیں آیا
نبیوں سے رسولوں سے چلا نام محمد

ویسے تو انہیں سب نے مسیحا کہا دل سے
عیسیٰ نے مگر دل سے کہا نام محمد

مشکل تھا جہاں بھر سے اندھیروں کو مٹانا
روشن ہوا گھر گھر میں دیا نام محمد

محشر میں پکارو گے کسے شاذ بتاؤ
کوئی بھی نہیں ہوگا سوا نام محمد

نعت شریف

ہر ایک زمانہ ہی بس ان کا زمانہ ہے
ایماں جو نہیں اس پر دوزخ ہی ٹھکانہ ہے

مالک ہیں دو عالم کے ہیں دونوں جہاں ان کے
قرآن سے ہے ثابت نا کوئی فسانہ ہے

سرکار کے کنبے کا ہر فرد ہے پاکیزہ
پر نور ہے ہر بچہ کیا نوری گھرانہ ہے

سکے ہیں درودوں کے بوسیدہ سی جھولی میں
مقبول کریں آقا اتنا ہی خزانہ ہے

تشریف جہاں میں جب لائے ہیں مرے آقا
پر کیف سا منظر ہے کیا وقت سہانہ ہے

اشعار مرے پڑھ کر سب شاذ یہ کہتے ہیں
واللہ حقیقت میں یہ ان کا دوانہ ہے*

☆☆☆

نعت شریف

وہ خیرالبشر ہیں وہ اولاد آدم
وہ محبوبِ رب ہیں وہ فخر دو عالم
نہیں انکے جیسا مقام اس جہاں میں
نبی ہیں وہ نبیوں کے سب سے مقدم
بشر انکو خود سا کہوں بھی تو کیسے
وہ نور خدا ہیں وہ نور مجسم
انہوں نے سجائیں حقیقت کی راہیں
اٹھایا انہوں نے صداقت کا پرچم
وہ نور الہدیٰ ہیں وہ بعد خدا ہیں
وہی سب سے اعلی وہی سب سے اعظم
خدا کی قسم کیا ہے گفتار انکی
وہ طرز تکلم ہے جیسے کہ ریشم
جو کہنا ہے کہہ دے وہ غمخوار تیرے
وہی شاذ ہیں تیرے زخموں کا مرہم*

☆☆☆

نعت شریف

بھرا ہوا تھا یہ دل تو میرا اے میرے آقا غم و الم سے
بہار آئی حضور میرے قسم خدا کی تمہارے دم سے

جو وہ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا ہیں دونوں عالم ہی محترم سے
صدائے حق نا سنائی دیتیں کہیں بھی ہم کو عرب عجم سے

امین تم ہو تمہی ہو صادق متین تم ہو تمہی محمد
نہیں ہے ثانی تمہارا کوئی تمہی ہو یکتا کہوں قسم سے

نبی کی عزت نبی کی حرمت جھکا ہوا ہے ادب سے کعبہ
نبی کا درجہ بلند و بالا پتہ چلا ہے ہمیں حرم سے

انہیں کی آمد سے یہ ہوا ہے سلیقہ جینے کا جو ملا ہے
ملا ہے قرآں خدا کو جانا نجات ہم کو ملی صنم سے

چرند انکے پرند انکے یہ فرش انکا وہ عرش انکا
تمام قرآں ہے نعت انکی میں شاذؔ کیا کیا لکھوں قلم سے

☆☆☆

نعت شریف

تعریف میں انکی جو یہاں میں نے لکھا ہے
دراصل کرم انکا ہے انکی ہی عطا ہے
دیدار فقط آپ نے معراج میں پایا
موسیٰ سے کوئی پوچھ لے کیا انکو ملا ہے
بیشک ہیں ہزاروں ہی نبی آپ سے پہلے
یہ سچ ہے مقام آپ کا ان سب سے جدا ہے
کہہ دوں گا فرشتوں سے مجھے چھیڑو نہ ہرگز
ہوٹوں پہ مرے نام ابھی صل علیٰ ہے
یہ مشک یہ عنبر کی ضرورت نہیں مجھکو
نعتوں سے ابھی ذہن مرا مہکا ہوا ہے
اس خاک مدینہ کو میں چہرے پہ ملوں گا
ہو جائے مدینے کا سفر یہ ہی دعا ہے
صدیق عمر اور نبی تینوں کو دیکھوں
اے شاذؔ مرے دل کی فقط اتنی صدا ہے

☆☆☆

نعت شریف

اسے کیا خوف دوزخ کا عجب اس پر نکھار آیا
عقیدت سے کوئی لمحہ جو طیبہ میں گزار آیا

کہیں کنکر کہیں پتھر بتوں نے بھی پڑھا کلمہ
مگر بو جہل ظالم کو نہ ان پر اعتبار آیا

چمن میں پھول کلیاں پتا پتا ناز کرتا ہے
درختوں نے سلامی دی ہمارا غمگسار آیا

حلیمہ نے کہا گھر میں مرے جب تک رہے آقا
مرے در پر کبھی اک پل نہ لمحہ ناگوار آیا

مرا ایمان ہے یہ اور میں انکے نام کے صدقے
درودوں نے اسے توڑا غموں کا جو حصار آیا

ستایا ہوں زمانے کا مگر میں نے یہ دیکھا ہے
تصور میں انہیں لایا وہیں دل کو قرار آیا

مری کوشش سے کب اے شاذ میرے شعر ہوتے ہیں
وہیں پر نعت ہوتی ہے جہاں انکا خمار آیا

نعت شریف

نبی کے نام سے لب پر مرے افکار رہنے دو
جہاں والو انہیں کے عشق میں سرشار رہنے دو

مجھے گوشہ نشینی میں نبی کا ذکر کرنا ہے
مری شہرت میں ہے دیوار تو دیوار رہنے دو

یہ میری زندگی کشتی نبی پتوار ہیں میرے
یہ کشتی چھین لو مجھسے مگر پتوار رہنے دو

فرشتو تم در احمد سے میری روح لے جاؤ
مری آنکھوں کو لیکن حاصلِ دیدار رہنے دو

خوشی دنیا کی لے جاؤ اٹھا کر اے جہاں والو
میں انکے عشق میں بیزار ہوں بیزار رہنے دو

خلیفہ برج کو دیکھے یا کوئی آگرہ جائے
نگاہوں میں مری بس گنبد و مینار رہنے دو

کہوں گا شاذ میں انسے مدینے جب کبھی پہنچا
مجھے قدموں میں اپنے اب مرے سرکار رہنے دو

نعت شریف

کیوں کر نہ ہو عزیز یہ گلزار مصطفیٰ
جنت سے ہے حسین یہ مینار مصطفیٰ

ساتوں فلک پہ ہوتا ہے چرچا حضور کا
حور و ملک بھی کرتے ہیں اذکار مصطفیٰ

بے دام خود کو بیچ دوں وہ بھی خوشی کے ساتھ
تقدیر سے ملے مجھے بازارِ مصطفیٰ

قرآن کہہ رہا ہے یہی چیخ چیخ کر
انکار ہے خدا کا یہ انکار مصطفیٰ

کامل مسلماں ہو گیا وہ ہی جہان میں
جسکی سمجھ میں آ گیا کردار مصطفیٰ

دشمن بھی احترام سے پلکیں بچھاتے ہیں
کچھ اس طرح کی ہوتی ہے گفتار مصطفیٰ

دیکھا ہے شاذ میں نے بہت غور سے یہاں
فربہ وہی ہوا جو ہے بیمار مصطفیٰ

نعت شریف

کلام پاک سے بہتر کلام کوئی نہیں
بس ایک آپ ہیں خیر الانام کوئی نہیں

غلام یوں تو ہزاروں ہوئے زمانے میں
مگر بلال سے بڑھ کر غلام کوئی نہیں

خدا بھی آپ کو بھیجے سلام اے آقا
جہاں میں اس سے بڑا بھی سلام کوئی نہیں

خدا کا نور تو ہر شے میں ہم نے دیکھا ہے
سوائے آپ کے نور تمام کوئی نہیں

ریاستیں تو ہزاروں ہوئی ہیں دنیا میں
حضور آپ کے جیسا نظام کوئی نہیں

نبی رسول پیمبر بہت سے آئے ہیں
علاوہ آپ کے سب کا امام کوئی نہیں

شرف ملا یہ کسے شاذ اک سوا انکے
بدن میں اپنے ہی کرتا قیام کوئی نہیں

☆☆☆

مناجات

زندگانی کو معتبر کر دے
تو مجھے خود سے دے خبر کر دے
تلخئ جام پی رہا ہوں میں
تشنگی میری ہے اثر کر دے
جان پر آ بنی ہے اب میری
اب تو الفت کی اک نظر کر دے
درد حد سے گذر گیا اپنی
کوئی درماں تو چارہ گر کر دے
تیرا بندہ ہوں اے خدا میں بھی
اب تو پرنور دل جگر کر دے
تیری قدرت کے سب کرشمے ہیں
شام کر دے کبھی سحر کر دے
میں گناہگار ہوں مگر یارب
تو جو چاہے تو در گذر کر دے
جیسے سورج چمکتا ہے اے شاذؔ
زندگی اس طرح بسر کر دے

☆☆☆

سلام سرورِ کونین

میرے آقا میرے مولا لیجئے میرا سلام
ایک ادنیٰ سے سخنور کا ہے یہ ادنیٰ سلام
اے شہنشاہِ دو عالم آپ پر لاکھوں درود
میں وہ مفلس میں وہ عاصی لے کے جو آیا سلام
اپنے روضے کی زیارت کیجئے مجھکو نصیب
پڑھ رہا ہے اب تو میرے عشق کا دھارا سلام
آمنہ کے لاڈلے مجھ پر بھی ہو نظرِ کرم
ہے یقیں کامل یہ میرا آپ تک پہنچا سلام
پاسبانِ دین و دنیا آپ ہی سرکار ہیں
کیجیے مقبول اب جو بھی ہے یہ جیسا سلام
رحمۃ للعالمیں ہیں آپ ہر شئے کے لئے
آپ کے لطف و کرم کا ہے بہت پیاسا سلام
مالکِ کوثر تمہی ہو شافعِ محشر بھی تم
ذہن و دل پر ابر بن کر میرے ہے چھایا سلام
آپ کی جانب جھکا ہے رب کا کعبہ رات دن
یوں لگے ہے جیسے کعبہ روز ہے کہتا سلام
شاذ رمزی کے یہ رہبر ہیں غلامانِ رسول
ہے یقیں مجھکو سنوارے گا مرا عقبہ سلام

☆☆☆

شاذرسزی
چراغ عقیدت

شاذرسزی
چراغ عقیدت

چراغ عقیدت
شاذرسزی

چراغ عقیدت
شاذرسزی

شاذرسزی
چراغ عقیدت